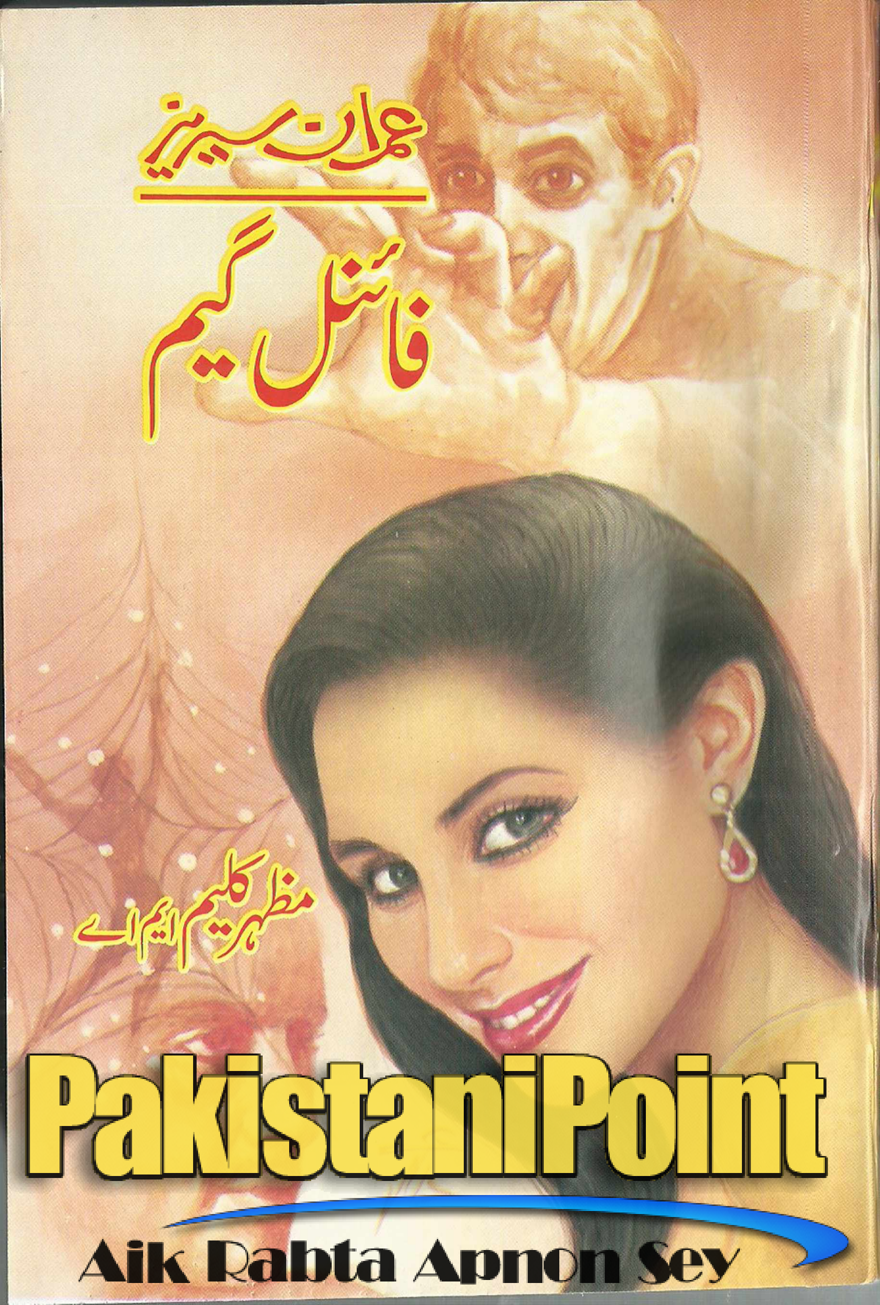

PakistaniPoint
Aik Rabta Apnon Sey

عمران سیریز

فائنل گیم

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

مظہر کلیم ایم اے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

جملہ حقوق دائمی بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں' بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
----------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ------ شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 175/-

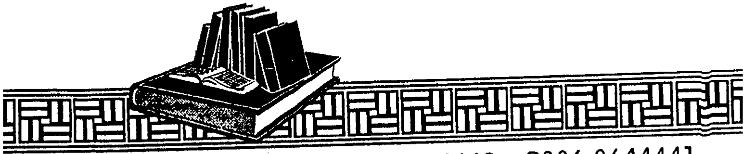

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ میرا نیا ناول 'فائنل گیم' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے امید ہے کہ میرا لکھا ہوا یہ ناول بھی آپ کے اعلیٰ معیار اور ذوق کا عین مطابق ہو گا۔ اس ناول میں آپ کو وہ سب کچھ پڑھنے کو ملے گا جس کی آپ کو خواہش ہوتی ہے۔ میں آپ کے لئے پانچ دہائیوں سے بھی زیادہ عرصہ سے لکھ رہا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے لکھے ہوئے ناول اب بھی آپ میں اتنے ہی مقبول ہیں جتنے پہلے ہوا کرتے تھے۔ ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی پڑھ لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہیں۔

لاہور شاد باغ سے محمد عامر لکھتے ہیں۔ مجھے آپ کے لکھے ہوئے ناول بے حد پسند ہیں اور میں سوائے آپ کے لکھے ہوئے ناولوں کے کسی اور رائٹر کے ناولوں کو ہاتھ بھی نہیں لگاتا اور نہ پسند کرتا ہوں کیونکہ جو آپ کا طرز تحریر ہے وہ کسی اور رائٹر کا ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ ہمارے لئے عرصہ دراز سے لکھ رہے ہیں اسی لئے آپ کی تحریروں کا ہمارے ذہنوں میں ایک خاص امیج بن چکا ہے اور اس امیج پر کسی اور کا پورا اترنا ناممکن ہے۔ آپ نے پچھلے ایک ناول کے پیش لفظ میں لکھا تھا کہ آپ جلد ہی بلیک تھنڈر پر نیا ناول لکھیں گے لیکن ابھی تک نہ بلیک تھنڈر کا کوئی ناول سامنے آیا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی اشتہار شائع ہوا ہے۔ امید ہے آپ جلد ہی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

میری اس درخواست پر عمل کریں گے اور ہمیں بلیک تھنڈر کے سلسلے کا نیا ناول پڑھنے کو ملے گا۔

”محترم محمد عامر صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی قدر شناسی کا بے حد شکریہ۔ آپ جیسے قاری میرے لئے سرمایہ افتخار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ میں اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کرتا ہوں کہ میرا ہر ناول آپ کے اعلیٰ ذوق اور معیار کے عین مطابق ہو جس میں مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں آپ کے لئے طویل عرصہ سے لکھ رہا ہوں اور آپ طویل عرصہ سے میرے لکھے ہوئے ناول پڑھ بھی رہے ہیں۔ آپ کے ذہن میں میرے لکھے ہوئے ناولوں کا جو امیج بن چکا ہے۔ اس امیج کو برقرار رکھنے کے لئے میں اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر لکھتا رہوں گا تاکہ آئندہ آنے والے ناول بھی آپ کے ذوق اور اعلیٰ معیار کے حامل ہوں گے۔ بلیک تھنڈر کے سلسلے پر کام ہو رہا ہے۔ جلد ہی آپ کو بلیک تھنڈر کے سلسلے کا نیا ناول پڑھنے کو ملے جائے گا۔ بس تھوڑا سا انتظار کر لیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چکوال سے آصف مرزا لکھتے ہیں۔ میں آپ کا مسلسل قاری ہوں۔ آپ کا ایسا شاید ہی کوئی ناول ہو جو میں نے نہ پڑھا ہو۔ میں آپ کے ہر ناول کو بے حد ذوق و شوق سے پڑھتا ہوں اور آپ کا لکھا ہوا ہر ناول دوسرے ناول سے منفرد اور دلچسپ ثابت ہوتا ہے جو آپ کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ میری طرف سے اس قدر خوبصورت، منفرد اور معیاری ناول لکھنے پر دلی مبارک باد قبول کریں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ سپیشل نمبر بھی لکھنے کا اہتمام کریں کیونکہ آپ کے سپیشل نمبر دوسرے تمام ناولوں سے یکسر انفرادیت کے حامل ہوتے ہیں۔ امید ہے میری اس خواہش کو آپ جلد ہی پورا کریں گے۔

محترم آصف مرزا صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بے حد شکریہ۔ میں آپ کے لئے ہی لکھتا ہوں اور میری ہر بار یہی کوشش ہوتی ہے کہ ہر نیا ناول میرے لکھے ہوئے سابقہ ناولوں سے قطعی منفرد نوعیت کا حامل ہو۔ بعض اوقات سابقہ ناولوں کی سچوئیشن نئے ناولوں میں محسوس ہوتی ہے لیکن چونکہ جاسوسی ادب کا دائرہ محدود ہوتا ہے اس لئے ایسی سچوئشنز کا ایک دوسرے سے مماثلت رکھنا عام سی بات ہے۔ کہانی کی کردارنگاری اور موضوع کو دیکھا جائے تو ہر ناول دوسرے سے الگ اور انفرادیت کا حامل ہوتا ہے۔ آپ نے سپیشل نمبر لکھنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے تو میں جلد ہی اس پر کام کروں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

لاڑکانہ سے جواد وسیم لکھتے ہیں۔ میں آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں لیکن آپ کو پہلی بار خط لکھ رہا ہوں۔ اس امید سے کہ آپ اس خط کو اپنے کسی ناول کی زینت بنائیں گے اور اس کا جواب بھی دیں گے۔ آپ کے لکھے ہوئے ناول انتہائی

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

بہترین اور اعلیٰ معیار کے حامل ہوتے ہیں جنہیں بار بار پڑھ کر بھی دلچسپی اور نیا پن محسوس ہوتا ہے۔ بس آپ سے ایک گزارش ہے کہ آپ اب جولیا اور عمران کی شادی کرا دیں۔

محترم جواد وسیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا بیحد شکریہ۔ آپ نے پہلی بار خط لکھا اور اسے کسی ناول کی زینت بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ کی یہ خواہش پوری کر دی گئی ہے۔ اس ناول میں آپ کا خط مع جواب حاضر ہے۔ آپ بھی جولیا اور عمران کی شادی کے خواہش مند ہیں تو اس کے لئے اتنا عرض کروں گا کہ یہ فیصلہ عمران اور جولیا نے کرنا ہے کہ انہوں نے شادی کرنی ہے یا نہیں۔ اگر کرنی ہے تو میں تو یہی کر سکتا ہوں کہ جب وہ شادی کا ارادہ کریں تو ان کے نکاح میں آپ کو لے کر بطور گواہ پہنچ جاؤں تا کہ ان کی شادی خانہ آبادی کے آپ بھی گواہ رہ سکیں اور میں بھی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

سوئس ایئر لائن کا دیو ہیکل مسافر بردار طیارہ اپنی پوری رفتار سے کرانس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اس طیارے میں دو سو پچاس مسافر سوار تھے۔ جن میں سوائے عمران کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام ممبران بھی موجود تھے۔ ان سب نے ایکریمین میک اپ کر رکھے تھے اور کاغذات کی رو سے وہ سیاح تھے۔

جولیا کے پاس سوئس پاسپورٹ تھا۔ جب کہ باقی تمام ممبران کا تعلق ایکریمیا کی مختلف ریاستوں سے تھا۔ کاغذات کی رو سے یہ سب پوری دنیا کی سیاحت کے لئے نکلے ہوئے تھے۔ یہ پالینڈ سے گریٹ لینڈ اور اب گریٹ لینڈ سے کرانس جا رہے تھے۔ وہ سب بھی دوسرے مسافروں کی طرح رسالے اور اخبارات کے مطالعے میں مصروف تھے۔ تنویر، جولیا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس پورے گروپ میں واحد تنویر تھا جس کے ہاتھ میں رسالہ نہ تھا اور وہ مسلسل جولیا کو دیکھنے میں دلچسپی لے رہا تھا جبکہ جولیا ایک رسالے

میں اس طرح غرق تھی کہ اسے تنویر کی کیفیت کا احساس تک نہ تھا۔

’’مس جولین‘‘...... آخر تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔
کاغذات میں جولیا کا نام جولین درج تھا۔

’’یس مسٹر رچرڈ‘‘...... جولیا نے چونک کر تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ تنویر کا اس میک اپ میں نام رچرڈ تھا۔

’’مس جولین۔ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے‘‘...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’پوچھو‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’میں نے سنا ہے کہ کرانس دنیا کا خوبصورت ملک ہے وہاں بے حد خوبصورت سپاٹس ہیں‘‘...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’یس مسٹر رچرڈ۔ آپ نے بالکل صحیح کہا ہے۔ کرانس واقعی دنیا کا حسین ترین ملک ہے اور اس ملک کے سپاٹس بھی اپنی مثال آپ ہیں اور میں آپ کو ایک اور بات بتاتی ہوں کہ آپ جس خوبصورتی کی بات کر رہے ہیں۔ یہ خوبصورتی دراصل انسان کے دماغ میں موجود ہوتی ہے۔ جو کچھ دماغ آنکھوں سے باہر دیکھتا ہے وہ حقیقت میں اس کی سوچ کا عکس ہوتا ہے اور یہی سوچ خوبصورتی کا معیار بن کر اس کے دل و دماغ پر اثر ڈالتی ہے‘‘...... جولیا نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد جہاز کے لینڈ ہونے کا اعلان ہونے لگا اور سب لوگ چونک کر بیلٹس وغیرہ باندھنے میں مصروف ہو گئے۔

جہاز کرانس دارالحکومت کے بین الاقوامی ایئر پورٹ پر لینڈ کرنے والا تھا۔ جہاز کے لینڈ کر جانے کے بعد اس میں موجود مسافر اٹھ کر نیچے آئے اور پھر ایک خوبصورت سی لگژری وین انہیں لے کر بین الاقوامی لاؤنج میں چھوڑ گئی۔ یہاں پر لینڈ کرنے والے مسافر کسٹم اور امیگریشن لاؤنجز کی طرف بڑھ گئے۔ جبکہ باقی مسافر جنہوں نے ابھی مزید سفر کرنا تھا وہیں ادھر ادھر گھومنے پھرنے میں مصروف ہو گئے۔ باہر جانے والے مسافروں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی شامل تھی۔ وہ سب اپنے بیگ اٹھائے امیگریشن ہال میں پہنچے اور پھر مختلف کاؤنٹر پر چیکنگ کے بعد جب انہیں اوکے کر دیا گیا تو وہ سب تیزی سے پبلک گیلری کی طرف بڑھ گئے۔

ایئر پورٹ کی پبلک گیلری بھی ایک بڑے ہال پر مشتمل تھی جہاں مسافروں کا استقبال کرنے کے لئے ان کے عزیز و اقارب یا دوست موجود تھے لیکن ظاہر ہے ان کے استقبال کے لئے کوئی موجود نہ تھا۔ اس لئے وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا، خوبصورت اور خوش شکل نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھتا ہوا آیا۔

’’پلیز ایک منٹ‘‘...... نوجوان نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو وہ سب رک گئے اور اس کی طرف دیکھنے لگے۔

’’کیا آپ سیاح ہیں‘‘...... نوجوان نے ان کی طرف دیکھتے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہوئے بڑے خوشامدانہ لہجے میں پوچھا۔

''جی ہاں۔ کیوں'' ...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ گڈ شو۔ میرا تعلق گریٹ ٹریول ایجنسی سے ہے۔ اگر آپ پسند کریں تو گریٹ ٹریول ایجنسی انتہائی مناسب معاوضے کے عوض آپ کی خدمت کرنے کے لئے حاضر ہے'' ...... اس نوجوان نے انتہائی خوش اخلاق لہجے میں کہا اور وہ سب چونک کر اس نوجوان کو دیکھنے لگے۔ جس کے چہرے پر کاروباری مسکراہٹ کی بجائے بڑی پرخلوص سی مسکراہٹ تھی۔

''گریٹ ٹریول ایجنسی کا نام تو واقعی کرانس کا معروف نام ہے بہرحال آپ کا نام'' ...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

''میرا نام ڈگلس ہے۔ یہ دیکھئے میرا شناختی کارڈ۔ تاکہ آپ کی پوری تسلی ہو سکے کہ میں واقعی گریٹ ٹریول ایجنسی کا نمائندہ ہوں۔ آپ یقین کریں پورے کرانس میں گریٹ ٹریول ایجنسی جسے جی ٹی اے کہا جاتا ہے، سے زیادہ مستعد اور سیاحوں کی پرخلوص خدمت کرنے والا دوسرا کوئی ادارہ نہیں ہے'' ...... نوجوان نے جیب سے ایک شناختی کارڈ نکال کر جولیا کی طرف مؤدبانہ انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا۔ کارڈ واقعی جی ٹی اے کا تھا اور اس پر اس نوجوان کا فوٹو اس کا نام اور تصدیق سب کچھ موجود تھا۔

''ٹھیک ہے۔ دیکھیں ہم ہوٹل میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ کیا آپ ہمارے لئے کسی پرسکون پرائیویٹ رہائش گاہ کا بندوبست کر

سکتے ہیں'' ...... جولیا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور کارڈ اس نے واپس کر دیا۔

''جی بالکل آئیں تشریف لائیں۔ باہر جی ٹی اے کی سپیشل اسٹیشن ویگن موجود ہے۔ میں آپ کو اس سے لے جاؤں گا اس کے آپ کو الگ سے چارجز بھی نہ دینے پڑیں گے'' ...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر گیٹ کی طرف مڑ کر بڑھنے لگا۔

''تو کیا آپ ہمیں کسی ہوٹل میں لے جائیں گے'' ...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہمارے پاس آپ جیسے معزز مہمانوں کو ٹھہرانے کا مخصوص انتظام ہے جو ظاہر ہے پرائیویٹ ہے'' ...... ڈگلس نے کہا۔

''میرا خیال ہے۔ یہاں کسی مہنگے ہوٹل میں رہنے سے اچھا ہے کہ ہم کسی پرائیوٹ جگہ پر رہ لیں'' ...... جولیا نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ باہر واقعی بالکل نئی اسٹیشن ویگن موجود تھا جس پر جی ٹی اے لکھا ہوا تھا۔

''ٹھیک ہے لیکن پہلے یہ بتا دیں کہ آپ کی خدمات کی فیس کیا ہو گی مسٹر ڈگلس'' ...... جولیا نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ڈگلس سے مخاطب ہو کر کہا۔ باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے۔

''یہ تو خدمات پر منحصر ہے مس اور آپ فکر نہ کریں۔ ہماری ایجنسی زیادہ افراد کو خصوصی ڈسکاؤنٹ بھی دیتی ہے'' ...... ڈگلس نے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

مسکراتے ہوئے کہا اور ویگن آگے بڑھا دی۔

”گڈ شو۔ میرا نام جولین ہے“...... جولیا نے کہا۔

”آپ سوئس معلوم ہو رہی ہیں“...... ڈگلس نے کہا۔

”ہاں میرا تعلق سوئٹزر لینڈ سے ہے“...... جولیا نے جواب دیا۔

”اور آپ کے یہ ساتھی“...... ڈگلس نے پوچھا۔

”ہمارا گروپ ہے اور ہمارے گروپ کے باقی سب ساتھیوں کا تعلق ایکریمیا کی مختلف ریاستوں سے ہے“...... جولیا نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”مس جولین۔ گریٹ ٹریول ایجنسی کا مقصد صرف اور صرف خدمت کرنا ہے اور آج تک گریٹ ٹریول ایجنسی سے کسی سیاح کو کوئی شکایت نہیں ہوئی اور نہ ہی آپ کو ہو گی“...... ڈگلس نے اس بار کاروباری لہجے میں جواب دیا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

”ہمیں آپ کی باتوں پر یقین ہے مسٹر ڈگلس“...... جولیا نے کہا۔

”شکریہ“...... ڈگلس نے کہا اور وہ ویگن کو تیزی سے کرانس کی صاف اور کشادہ سڑکوں پر دوڑاتا لے گیا۔ دو گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد ویگن مختلف سڑکوں پر سے گزرتی ہوئی ایک خاموش اور انتہائی پرسکون رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ کوٹھی کے گیٹ پر جی ٹی اے کا ایک چھوٹا سا بورڈ موجود تھا۔ ویگن روکتے ہی ڈگلس نیچے اترا اور اس نے

پھاٹک پر لگا ہوا تالا کھولا اور پھر پھاٹک کو دھکیل کر پوری طرح کھول کر وہ واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ویگن کوٹھی کے پورچ میں جا کر رک گئی۔ کوٹھی واقعی خاصی بڑی اور جدید انداز کی بنی ہوئی تھی۔

”تشریف لائیں میں آپ کو یہاں موجود سہولیات کے بارے میں بتا دوں“...... ڈگلس نے ویگن سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔ ڈگلس نے جب انہیں پوری کوٹھی دکھائی تو وہ واقعی خاصے حیران سے نظر آ رہے تھے کیونکہ کوٹھی ہر لحاظ سے فرنشڈ نظر آ رہی تھی۔ اس میں فون بھی تھا اور دو نئی کاریں بھی۔ کچن میں موجود ڈیپ فریزر اور دو بڑے ریفریجریٹر انواع و اقسام کی چیزوں سے بھرے ہوئے تھے۔

”گڈ شو۔ اس قدر مکمل انتظام“...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

”مس جولین۔ ہماری جی ٹی اے سیاحوں کی خدمت کرنے میں پورے کرانس میں مشہور ہے اور ہم آپ کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑیں گے“...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ویری گڈ۔ واقعی آپ کے انتظامات بہترین ہیں۔ ویسے اب بہتر یہی ہے کہ ہمارے درمیان معاوضہ وغیرہ طے ہو جائے تاکہ بعد میں کسی قباحت کا سامنا نہ کرنا پڑے“...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”او کے۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ آئیں ادھر لانگ روم میں

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

بیٹھتے ہیں''...... ڈگلس نے کہا اور پھر وہ ان سب کو لئے لانگ روم میں آ گیا۔

''تو بتائیں''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''پہلے آپ بتائیں کہ آپ یہاں کرانس میں کتنا عرصہ قیام کرنا چاہتی ہیں۔ کہاں کہاں کی سیاحت کرنا چاہتی ہیں اور خاص طور پر آپ سب کو کس قسم کی آسائشیں درکار ہیں۔ آپ صرف شہری اور دیہی علاقوں کی سیاحت میں دلچسپی رکھتی ہیں یا پھر پہاڑی مقامات کی اور جنگل کی بھی سیاحت کرنا پسند کریں گی''...... ڈگلس نے جیب سے ایک چھپا ہوا فارم نکال کر سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہمیں شہری اور دیہی علاقوں کی سیاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہ سب پہلے بھی دیکھ چکے ہیں اس بار ہمیں شہروں کی بجائے پہاڑی علاقوں اور جنگلات کی سیاحت میں زیادہ دلچسپی ہے۔ اس لئے اگر پہاڑی سلسلوں میں یا خاص طور پر جنگل کے علاقے میں آپ ہمارے لئے پر آسائش انتظام کرسکیں تو ہمارے لئے زیادہ بہتر ہو گا اور اسی مناسبت سے آپ معاوضہ طے کریں تو بہتر ہو گا''...... جولیا نے کہا اور اس کے باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈگلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے جیسا آپ چاہیں۔ گریٹ ٹریول ایجنسی پہاڑوں پر بھی آپ کی بھرپور خدمت کا فخر حاصل کرے گی۔ دیکھیں کرانس

میں پہاڑی علاقے بھی ہیں۔ صحرا بھی ہیں۔ سمندری سپاٹس بھی اور قریب ترین جزائر اور انتہائی با رونق شہر بھی ہیں۔ کیا آپ صرف پہاڑی علاقوں اور جنگل کی سیاحت چاہتی ہیں اور اس سلسلے میں یہ بھی وضاحت فرما دیں کہ پہاڑی علاقوں اور جنگل میں آپ کس قسم کے پہاڑی علاقوں کی سیاحت پسند فرمائیں گی تاکہ اسی لحاظ سے جی ٹی اے تمام انتظامات مکمل کر سکے''...... ڈگلس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میں کچھ سمجھا نہیں۔ کیا آپ وضاحت کریں گے کہ کس قسم کے پہاڑی علاقوں سے آپ کا کیا مطلب ہے مسٹر ڈگلس''...... اس بار جولیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''میں آپ کو تفصیل سے بتاتا ہوں جناب۔ آپ کو شاید علم نہیں لیکن پہاڑی علاقے کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ آباد اور تفریحی پہاڑی علاقے۔ ویران اور خشک پہاڑی علاقے۔ جہاں زندگی اپنی اصل شکل میں موجود ہوتی ہے اور یہاں موجود جنگل بھی ایسے ہیں کہ جہاں انسانی آبادی بھی موجود ہے اور جنگل کے کچھ حصے ایسے ہیں جہاں شکار کھیلا جا سکتا ہے''...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے صفدر کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ آپ کی اس خوبصورت بات نے ہماری چاہت بڑھا دی ہے کہ ان ویران علاقوں میں زندگی اپنی اصل شکل میں نظر آتی ہے۔ کیوں مس جولین۔ آباد اور تفریحی پہاڑی علاقے تو ہم

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نے بے شمار دیکھے ہیں۔ اس بار کیوں نہ زندگی کو اس کی اصل شکل میں قریب سے دیکھا جائے۔ یہ ایک نیا اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے لئے انتہائی حد تک خوشگوار تجربہ ہو گا“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں مسٹر جیرٹ۔ مگر باقی ساتھیوں کی رائے لینی بھی ضروری ہے“...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”مسٹر جیرٹ کی تجویز زیادہ اچھی ہے۔ اس بار واقعی ہمیں ایسے ہی علاقے دیکھنے چاہئیں لیکن وہاں سہولیات تو موجود نہ ہو گی“۔ تنویر نے کہا۔

”سہولیات کی آپ فکر نہ کریں۔ ہر قسم کی سہولیات مہیا کرنا جی ٹی اے کا کام ہے۔ آپ صرف مجھے اپنی چوائس کا بتائیں اور پھر باقی سب مجھ پر چھوڑ دیں۔ آپ کی سہولت کے تمام انتظامات کی ذمہ داری میری ہو گی“...... ڈگلس نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”اوکے مسٹر ڈگلس۔ آپ ہمیں کرانس کے انتہائی ویران اور خشک پہاڑی علاقے دکھائیں۔ ایسے علاقے جہاں واقعی زندگی کو اس کی اصل صورت میں اور انتہائی قریب سے دیکھا جا سکے اور ایسے جنگل بھی ہیں تو یہ ہماری زندگی کی یادگار سیاحت ہو گی“...... جولیا نے کہا۔

”جی ہاں۔ ان پہاڑیوں کی دوسری طرف جنگل بھی ہے ایک گھنا اور دنیا کا حسین ترین جنگل۔ وہاں بھی زندگی بستی ہے۔ آپ ایسا کریں کے نقشہ دیکھ لیں تاکہ آپ خود چوائس کر سکیں“...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنی جیب سے ایک نقشہ نکالا جی ٹی اے کی طرف سے ہی چھپا ہوا تھا۔ اس نے نقشہ درمیانی میز پر پھیلا دیا۔

”یہ دیکھیں۔ جہاں جہاں سرخ گول نشانات موجود ہیں۔ یہ سب جی ٹی اے کے ریسٹ ہاؤسز ہیں۔ ویران اور خشک پہاڑی سلسلے ادھر کرانس کی شمالی سرحد پر ہے اور یہیں ہے جنگل۔ پہاڑی سلسلے کو ریڈ ہلز کا سلسلہ کہا جاتا ہے اور جنگل کو ریڈ فورسٹ۔ ویسے اگر آپ واقعی زندگی کو انتہائی قریب سے دیکھنے کا خواہشمند ہیں تو میں آپ کو ان علاقوں کی سیاحت کا مشورہ دوں گا“...... ڈگلس نے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھیوں کا آنکھوں میں بیک وقت چمک سی لہرا گئی کیونکہ ان کی اپنی منزل بھی واقعی ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ ہی تھا اور اس لئے وہ گفتگو کے دوران آہستہ آہستہ ڈگلس کو اسی طرف لانا چاہتے تھے تاکہ اسے اصل بات کا شک نہ پڑ سکے۔ اب جبکہ ڈگلس نے خود ہی ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ کا نام لے لیا تھا۔ تو ظاہر ہے انہیں کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔

”اب اس بات کا مشورہ تو آپ دے سکتے ہیں مسٹر ڈگلس کہ کیا واقعی یہ علاقہ ہمارے لئے دلچسپ رہے گا“...... جولیا نے مسکراتے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہوئے کہا۔

''آپ قطعی بے فکر رہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یقیناً اس علاقے سے بے حد لطف اندوز ہوں گے اور میں خود آپ کے ساتھ چلوں گا اگر آپ اجازت دیں تو''...... ڈگلس نے کہا۔

''اور وری گڈ۔ اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ اچھا رہے گا۔ آپ میں واقعی بہترین ٹریول ایجنٹ کی تمام صلاحیتیں موجود ہیں''۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ مس۔ تو پھر یہ طے ہو گیا کہ آپ ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ کی سیاحت کرنا چاہتی ہیں''...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بالکل طے ہو گیا۔ اب آپ بتایئے کہ آپ اس سیاحت کے لئے کیا انتظامات کر سکتے ہیں اور اس کے لئے آپ کی ایجنسی کیا معاوضہ لے گی''...... جولیا نے کہا۔

''مس جولین۔ انتظامات آپ کی مرضی کے مطابق ہوں گے۔اس سیاحت کے لئے انتہائی طاقتور انجن والی تین جیپیں جن میں سے ایک پر کھانے پینے کا وافر اور مکمل سامان اس کے ساتھ ساتھ کیمپنگ کا مکمل سامان اور پہاڑی شکار کے لئے جدید ترین لائسنس یافتہ اسلحہ، دوربینیں، فوٹو گرافی کے لئے جدید کیمرے اور اسی قسم کے دوسرا سامان کے علاوہ میرے ساتھ چار اور آدمی ہوں گے۔ جو آپ کی حفاظت بھی کریں گے آپ کو گائیڈ بھی کریں گے

اور کیمپنگ اور کھانا وغیرہ پکانے کا کام بھی کریں گے۔ یہاں سے ہم خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے کا ریڈ ہلز پہنچیں گے جو اس پہاڑی سلسلے کے دامن میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہاں جیپیں اور دوسرا سامان پہلے ہی سے پہنچ چکا ہو گا۔ ہیلی کاپٹر واپس آ جائیں گا اور پھر ہم جیپوں کے ذریعے آگے بڑھ جائیں گے۔ میں نے وہ پورا علاقہ خود اچھی طرح دیکھا ہوا ہے۔ اس لئے آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ اب رہ گیا معاوضہ تو ریڈ ہلز میں آپ جتنے دن رہیں گی۔ فی دن دس ہزار ڈالرز اور ریڈ ہلز تک پہنچنے کا خرچہ پچاس ہزار ڈالر ہو گا اور واپسی کا خرچہ صرف بیس ہزار ڈالر۔ یہاں اس کوٹھی میں آپ جتنے روز قیام کریں تمام اخراجات دو ہزار ڈالر یومیہ ہوں گے''...... ڈگلس نے خالص کاروباری لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ آپ کی خدمات کے پیش نظر یہاں کا معاوضہ تو ٹھیک ہے لیکن ریڈ ہلز تک جانے کا معاوضہ آپ نے زیادہ بتایا ہے''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مس۔ آپ سے کیا چھپانا۔ پہاڑی علاقوں میں حکومت کی طرف سے جو رینجرز تعینات ہیں انہیں آپ کی کلیئرنس کا معاوضہ دس ہزار ڈالر دینے ہو گا ورنہ یہ لوگ قدم قدم پر تنگ کریں گے۔ دس ہزار ڈالر دینے کے بعد ہمیں ان کی طرف سے ایک خصوصی پاس مل جائیں گا جس کی موجودگی کا مطلب ہے کہ آپ کے بارے میں مکمل تحقیقات کر لی گئی ہیں اور آپ واقعی سیاح ہے اسمگلر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نہیں ہیں“...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تب ٹھیک ہے۔ اوکے۔ کتنی رقم پیشگی دینی ہوگی“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس سے پہلے آپ کو بتانا ہوگا کہ وہاں پہاڑیوں پر اور جنگل میں آپ کتنے روز رہنا چاہیں گی“...... ڈگلس نے پوچھا۔

”اگر ہماری دلچسپی رہی تو شاید ایک ماہ رہیں اور اگر دلچسپی نہ رہی تو ایک ہفتہ بعد واپس آ جائیں گے۔ بہرحال کم سے کم ایک ہفتہ اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ“...... جولیا نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ یہاں سے کب روانہ ہونا چاہتی ہیں“۔ ڈگلس نے پوچھا۔

”ہم شہروں میں رہنے کو ترجیح نہیں دیتے۔ ہو سکے تو آج ہی ہمیں لے جائیں یہاں سے“...... جولیا نے جواب دیا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ انتظامات کے لئے کچھ وقت چاہئے۔ آپ مجھے صرف آج رات کا وقت دے دیں۔ ہم کل صبح یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ اس لئے ایک روز یہاں کا لگایا جائے تو دو ہزار ڈالر، جانے کا پچاس ہزار ڈالر ایک ہفتہ وہاں رہنے کا خرچ ہوا ستر ہزار ڈالر۔ بلکہ سارا حساب ایک طرف کریں اور مجھ سے لم سم بات کر لیں۔ میں آپ کو یہ ساری چوائس ایک ماہ تک صرف چار لاکھ ڈالرز میں دے دیتا ہوں۔ ورنہ الگ الگ حساب کریں تو یہ معاوضہ کہیں زیادہ ہو سکتا ہے۔ آدھا معاوضہ آپ کو ایڈوانس دینا

ہوگا اور باقی معاوضہ آپ وہاں جا کر ادا کر سکتی ہیں یا اگر آپ چاہیں تو سارا معاوضہ یہاں ایڈوانس ادا کر دیں جیسے آپ کی مرضی۔ جو معاوضہ آپ ادا کریں گی اس کی باقاعدہ آپ کو رسید دی جائے گی“...... ڈگلس نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے رسید بک بھی نکال لی۔

”ہم فل پیمنٹ کریں گے مسٹر ڈگلس لیکن ساری پیمنٹ ہم کل آپ کو وہاں پہنچ کر ہی دے سکتے ہیں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اوکے۔ ڈن۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مجھے آپ پر اعتماد ہے“...... ڈگلس نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور رسید بک جیب میں ڈال کر کھڑا ہو گیا۔

”اگر ایجنسی کے لئے ضروری ہو تو کچھ ایڈوانس لے لیں“۔ جولیا نے کہا۔

”جی نہیں۔ ایسا ضروری بھی نہیں۔ یہ سب کچھ آپ کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ البتہ آپ اپنے کاغذات مجھے دے دیں تاکہ میں وزارت داخلہ اور وزارت سیاحت سے ان پر کلیرنس مہر لگوا لوں۔ ایک بار کلیرنس کی مہر لگ جائے تو پھر کوئی مسئلہ نہ ہوگا اور آپ یہاں آزادی سے جہاں چاہیں جا سکیں گے“...... ڈگلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ ویری گڈ۔ آپ واقعی کاروباری طور پر بے حد ہوشیار ہیں۔ شاید آپ ہمارے کاغذات وزارت داخلہ اور وزارت سیاحت

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

کی کلیئرنس مہر لگانے کے بہانے ادائیگی تک اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتے ہیں“...... صفدر نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

”ارے ارے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ کوٹھی اور اس میں موجود سامان۔ دو کاریں۔ فون سب کچھ آپ کے پاس ہے۔ آپ جس طرح چاہیں انہیں استعمال کریں البتہ کلیئرنس تو بے حد ضروری ہے۔ یہ اس ملک کا قانون ہے جو ہر سیاح پر لاگو ہوتا ہے چاہے وہ کہیں سے بھی کیوں نہ آیا ہو اور اس کا کسی بھی قومیت سے تعلق ہو“...... ڈگلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”او کے۔ ہم آپ کو کاغذات دے دیتے ہیں۔ اب ہمیں بتائیں کہ صبح روانگی کس ٹائم پر ہو گی“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کل صبح نو بجے آپ کو یہاں سے ویگن میں ائیر پورٹ جانا ہو گا وہاں خصوصی ہیلی کاپٹر موجود ہو گا۔ وہاں سے ہم روانہ ہو جائیں گے“...... ڈگلس نے جواب دیا۔

”کیا آپ ہمارے ساتھ ہوں گے“...... صدیقی نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا اور کسی وجہ سے اگر مجھے اپنا پروگرام کینسل بھی کرنا پڑا تو میں آپ کے ساتھ اپنا خصوصی آدمی بھیج دوں گا جو آپ کے لئے گائیڈ کے طور پر بھی کام کرے گا“...... ڈگلس نے جواب دیا۔

”او کے۔ تھینک یو۔ آپ اور آپ کی جی ٹی اے ایجنسی واقعی

شاندار کارکردگی کی حامل ہے“...... جولیا نے کہا اور پھر اس کے کہنے پر سب نے اپنے کاغذات ڈگلس کے حوالے کر دیئے اور ڈگلس سب کا شکریہ ادا کرتا ہوا ویگن میں بیٹھ کر کوٹھی سے باہر نکل گیا۔

”حیرت ہے۔ کرانس جیسے ملک میں اس قدر شاندار ٹریولنگ ایجنسی کم از کم یہ بات میرے حلق سے تو نہیں اتر رہی“...... ڈگلس کے جانے کے بعد تنویر بول پڑا۔

”ویسے ہے تو واقعی حیرت کی بات۔ لیکن یہ کوٹھی۔ یہاں موجود سامان۔ پھر مسٹر ڈگلس کا انداز۔ بہرحال کل تک پتہ لگ جائے گا۔ اگر دال میں کچھ کالا ہوا تو وہ بھی سامنے آ جائے گا“...... صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”اگر ساری دال ہی کالی ہوئی تو“...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہونے دو۔ ہم کالی دال سے سفید دال ڈھونڈ لیں گے“۔ صفدر نے جواباً مسکرا کر کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

”آپ سب کے خیال کے مطابق ہمیں کیا کرنا چاہئے“۔ صالحہ نے کہا۔

”کس بارے میں کہہ رہی ہو“...... صفدر نے پوچھا۔

”اس مسٹر ڈگلس اور اس کی گریٹ ٹریول ایجنسی کے بارے میں۔ کیا ہمیں اس پر اعتماد کرنا چاہئے“...... صالحہ نے جواب دیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

''اس کے انداز سے تو شک کرنے والی کوئی بات نہیں لگ رہی لیکن بہرحال ہمیں احتیاط تو کرنی ہو گی کیونکہ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے ہیں کہ ہم یہاں کس لئے آئے ہیں۔ بس حکم ملا کہ ہمیں سیر وتفریح کے لئے کرانس جانا ہے اور بس''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اس بار واقعی چیف نے نہ ہمیں بریف کیا ہے اور نہ ہی یہ بتایا ہے کہ ہمیں کرنا کیا ہے۔ ہم سب کے کاغذات الگ الگ قومیتوں کے بنائے گئے تھے اور ہمیں دو گھنٹوں میں ایئر پورٹ پہنچنے کا کہا گیا تھا اور پھر ہمیں جلدی میں کرانس روانہ ہونا پڑا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''سونے پہ سہاگے والی بات یہ ہے کہ اس بار ہم سب کو تو بھیجا گیا ہے لیکن ہمارے ساتھ ہمارا لیڈر ہی نہیں ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے عمران صاحب''...... چوہان نے کہا۔

''ہاں''...... صدیقی نے کہا۔

''ضروری نہیں کہ ہر بار ہمارا لیڈر وہ احمق ہی ہو۔ مس جولیا ہمارے ساتھ ہیں اور ڈپٹی چیف ہونے کی وجہ سے ہماری اصل لیڈر یہی ہیں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''عمران صاحب کا نام سن کر تم تو ہمیشہ منہ بناتے ہو اور ہم تو عمران صاحب کو مس کر رہے ہیں لیکن ان کی غیر موجودگی میں تم بہت خوش ہو رہے ہو اسی لئے تم کھلے کھلے سے لگ رہے ہو۔''

خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ایسی بات نہیں ہے''...... تنویر نے جھینپ کر کہا۔

''ایسی نہ ہو مگر ویسی بات ضرور ہے''...... خاور نے کہا۔

''چپ ہو جاؤ خاور۔ بلاوجہ کی بحث مناسب نہیں ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''لیکن میں تو بحث نہیں کر رہا ہوں''...... خاور نے فوراً کہا۔

''ہم یہاں کھل کر باتیں کر رہے ہیں کیا ہمارے لئے یہ مناسب ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''اوہ۔ کیوں۔ کوئی مسئلہ ہے کیا''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''پہلے ہمیں یہاں کی چیکنگ کرنی ہو گی اس کے بعد ہی اب ہم دوسری کوئی بات کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو۔ سب کام پر لگ جاؤ او اس رہائش گاہ کی ایک ایک انچ کی چیکنگ کرو''...... جولیا نے حکم دینے والے انداز میں کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ جولیا نے ہینڈ بیگ سے ایک لپ اسٹک نکالی۔ اس نے لپ اسٹک کے نیچے انگوٹھے کا دباؤ ڈالا تو لپ اسٹک کا اوپر والا ڈھکن خود ہی گھوما اور دوسرے لمحے اس کے ڈھکن والے حصے پر ایک پھول سا بن کر پھیل گیا۔ اس پھول والے حصے میں ایک بلب جل بجھ رہا تھا۔ اب یہ لپ اسٹک ایک جدید گائیگر میں بدل گئی تھی جس سے وہاں موجود چھوٹے سے چھوٹے بگ کا بھی آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا تھا۔ ایسے ہی جدید

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

گائیکر اور ضرورت کی چیزیں ہر وقت ان کے پاس رہتی تھیں اس لئے وہ سب رہائش گاہ کی چیکنگ کر رہے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد ان کی چیکنگ مکمل ہو گئی اور وہ سب ایک بار پھر ایک کمرے میں جمع ہو گئے۔

''سب اوکے ہے''...... ان سب نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ڈگلس غلط آدمی نہیں ہے''...... جولیا نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

''امید تو یہی کی جا سکتی ہے''...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''چیف نے ہمیں یہ تو نہیں بتایا ہے کہ ہم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں لیکن ہمیں جس طرح سے مختلف قومیتوں کا ظاہر کیا گیا ہے اور ہمیں مستقل میک اپ میں رہنے کا کہا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے یہاں آنے کا مقصد صرف سیر و تفریح نہیں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ ہمیں یقیناً کسی مشن پر بھیجا گیا ہے لیکن مشن کیا ہے اس کی ہمارے پاس کوئی تفصیل نہیں ہے''۔ صالحہ نے کہا۔

''صرف ہمیں کرانس کی ریڈ ہلز اور خاص طور پر ریڈ فورسٹ میں دلچسپی لینے اور وہاں کی سیر و تفریح کے لئے کہا گیا ہے اور ہمیں یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ ہم ان علاقوں میں جا کر صرف تفریح کریں

اور کچھ نہیں۔ اب سوچنے کی بات ہے کہ ہمیں خاص طور پر ان علاقوں میں تفریح کرنے کا کیوں کہا گیا ہے۔ کیا ہے ان علاقوں میں''...... جولیا نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ ہمیں جس مشن پر کام کرنا ہے اس کا تعلق انہی علاقوں سے ہو''...... صالحہ نے کہا۔

''دو علاقے ہیں ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ۔ ان دونوں جگہوں پر کیا ہو سکتا ہے۔ کوئی اسلحہ ساز فیکٹری یا پھر کوئی سائنسی لیبارٹری جس کی تباہی کے لئے ہمیں یہاں بھیجا گیا ہے۔ یہ ایسا ہی کچھ معاملہ لگتا ہے کیونکہ پاکیشیا میں تو ایسا کوئی چکر نہ تھا کہ کوئی سائنس دان اغوا ہو گیا ہو یا کسی کرانسی ایجنسی کے ایجنٹ نے کسی پاکیشیائی سائنس دان کا فارمولا چوری کر لیا ہو۔ اگر ایسا کچھ ہوتا تو اس کے لئے چیف ہمیں پہلے پاکیشیا میں تحقیقات کرنے کے لئے کہتا۔ پاکیشیا میں ہمیں بھاگ دوڑ کرنی پڑتی''...... صفدر نے سوچتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہے چیف نے ہمیں جس طرح فوراً کرانس بھیجا ہے اس کے مطابق یہاں تیزی سے کام کرنا ہو گا اور ان دونوں علاقوں کی چھان بین کرنی ہو گی تب پتہ چلے گا کہ ان علاقوں میں آخر ہے کیا''...... چوہان نے کہا۔

''کچھ نہ کچھ تو ہے کیونکہ ڈگلس نے کہا تھا کہ ان علاقوں میں بھاری تعداد میں رینجرز موجود ہیں جو خصوصی پاس رکھنے والے افراد

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کے سوا کسی کو اس طرف پھٹکنے تک نہیں دیتے ہیں۔ اگر یہ محض تفریحی مقامات ہیں تو پھر وہاں اس قدر بھاری تعداد میں رینجرز کا کیا کام''...... صدیقی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ واقعی یہ سوچنے کی بات ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''میں نے نقشہ غور سے دیکھا تھا۔ ریڈ ہلز کی دوسری طرف ایک گھنا جنگل موجود ہے اس جنگل کی سرحد ایک چھوٹی مگر خود مختار ریاست کنٹاس سے ملتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کرانس اور کنٹاس کی سرحدی پٹی ہو اس لئے وہاں حفاظت کے ایسے انتظامات ہوں''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیا یہ کنٹاس مسلم ریاست ہے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ یہودیوں کی ریاست ہے جو حال ہی میں کرانس سے الگ ہوئی ہے۔ یہ ریاست اسرائیل اور کرانس کے مشترکہ مفادات کے پیش نظر قائم کی گئی ہے جس کے لئے کرانس اور اسرائیل میں خصوصی معاہدے ہوئے ہیں۔ ابھی تک تو یہی کہا جا رہا ہے کہ اس ریاست کو مکمل طور پر کرانس سے الگ کر دیا گیا ہے اور وہاں کا نظام ان یہودیوں کے سپرد کر دیا گیا ہے لیکن اس کا حقیقت سے کتنا تعلق ہے اس کے بارے میں ابھی تک کوئی خبر باہر نہیں آئی ہے کیونکہ ماہرین کے کہنے کے مطابق کرانس کی ہسٹری کا یہ نیا اور انوکھا واقعہ ہے کہ کسی ریاست کو الگ کیا گیا ہو اور اس کی باگ ڈور بھی دوسری انتظامیہ کو سونپ دی گئی ہو''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو کہیں ایسا تو نہیں کہ چیف نے ہمیں اس ریاست کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے یہاں بھیجا ہو کہ ہم پتہ لگائیں کہ کرانس جیسے ترقی یافتہ اور جدید ٹیکنالوجی کے حامل ملک نے یہودیوں کے لئے الگ ریاست کیوں بنائی ہے اس میں ان کے مفادات کیا ہیں اور یہ الگ ریاست کنٹاس کا معرض وجود میں آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے''...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''اب جب تک ہمیں چیف بتائے گا نہیں اس وقت تک ہمارے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گا کہ ہمیں یہاں کس مقصد کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ چیف ہمیں خود کال کر کے مشن کے بارے میں بریف کرے یا پھر''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر بولتے بولتے رک گیا۔

''یا پھر کیا''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ عمران صاحب کو چیف نے ہم سے پہلے بھیجا ہو یا وہ آنے والے ہوں اور ان کے آنے کے بعد ہی ہمیں پتہ چلے گا کہ ہمارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر کا ایک بار پھر منہ بن گیا۔

''تمہیں تو سوائے عمران کے اور کچھ سوجھتا ہی نہیں ہے۔ جب دیکھو اسی کے بارے میں بات کرتے رہتے ہو''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

"اوہ۔ اگر تمہارا دل مطمئن نہیں ہے تو پھر ہمیں واقعی محتاط ہونا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہمیں ڈگلس کے بارے میں گریٹ ٹریول ایجنسی کے ہیڈ کواٹر فون کر کے معلومات لے لینی چاہئیں۔ اگر یہ اتنی ہی فعال اور بڑی ایجنسی ہے تو اس کا کوئی نہ کوئی ہیڈ کوارٹر تو ہو گا اور وہ یقیناً یہیں دارالحکومت میں ہی ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری یہ رائے ٹھیک ہے۔ ہمیں واقعی تصدیق کر لینی چاہئے"...... جولیا نے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے سائیڈ پر موجود ٹیلی فون کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس کا رسیور اٹھا لیا۔ ٹیلی فون میں ٹون موجود تھی۔ صفدر نے انکوائری کے نمبر پریس کئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... دو تین بار گھنٹی بجنے کی آوازیں سنائی دینے کے بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریٹ ٹریول ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر چاہئے"...... صفدر نے کہا اور جواب میں انکوائری آپریٹر نے فوراً نمبر بتا دیا۔ صفدر نے کریڈل دبا کر نمبر پریس کیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا آپ گریٹ ٹریول ایجنسی سے بول رہی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ بتائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتی

ہوں"...... اس بار دوسری طرف سے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کے جنرل منیجر کا نام کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ان کا نام سر مرفی کاڈے ہے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ میری ان سے بات کرائیں گی۔ مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کے بعد ایک ہلکی سی کلک کی آواز ابھری اور پھر ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ جنرل منیجر سپیکنگ"...... بولنے والے کا لہجہ باوقار تھا۔

"مسٹر مرفی کاڈے۔ آپ کی ایجنسی کے ایک صاحب مسٹر ڈگلس ہمیں ملے ہیں۔ ہم سیاح ہیں۔ انہوں نے پراڈ کالونی کی ایک کوٹھی میں ہمیں ٹھہرانا ہے اور ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ میں سیاحت کے لئے انہوں نے ہمارے ساتھ معاوضہ طے کیا ہے اور ہمارے کاغذات بھی وہ لے گئے ہیں۔ ہم نے سوچا کہ آپ سے تصدیق کر لی جائے"...... صفدر نے ایکریمیا کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اپنا نام نہیں بتایا"...... دوسری طرف سے مرفی کاڈے نے کہا۔

"میرا نام جیرٹ ہے"...... صفدر نے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

’’آپ فکر نہ کریں مسٹر جیرٹ۔ ڈگلس ہمارے بااختیار ایجنٹ ہیں اور آپ کے ساتھ ہونے والے معاہدے کی تفصیل انہوں نے ہیڈ کوارٹر کو بھجوا دی ہے اور اب وہ آپ کے کاغذات کی کلیئرنس کے لئے گئے ہیں‘‘...... دوسری طرف سے جنرل منیجر نے بڑے خوش اخلاقانہ لہجے میں جواب دیا۔

’’اوہ۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ‘‘......صفدر نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب نہ صرف صفدر بلکہ سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔ کیونکہ جنرل منیجر کی آواز اتنی بلند تھی کہ اس کی باتوں سب کے کانوں تک پہنچ گئی تھیں۔

’’حیرت ہے۔ کرانس میں ایسی جدید سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اس کا تو مجھے اندازہ بھی نہ تھا اور ہم یہاں پہلی بار تو آئے نہیں ہیں۔ پہلے تو ہمیں ایسا کوئی پروٹوکول یا سہولت فراہم نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی اس کے بارے میں ہمیں کچھ علم تھا سوائے اس کے کہ کرانس میں جی ٹی اے واقعی ایک بہترین ادارہ ہے جو سیاحوں کی سہولت کے لئے ہر قسم کے انتظامات کرتا ہے‘‘......تنویر نے کہا۔

’’ہوسکتا ہے کہ یہ یہاں ایسی ہی سہولیات مہیا کرتے ہوں۔ ہم نے پہلے ان سے رابطہ بھی تو نہیں کیا کبھی‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’ہاں لیکن اس کے باوجود مجھے تو ایسا احساس ہو رہا تھا جیسے ہمارے ساتھ باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کوئی گیم کھیلی جا رہی ہے۔ ڈیپ گیم‘‘......کیپٹن شکیل کے لہجے میں پریشانی تھی۔

’’مجھے تو اس میں کوئی گیم نہیں لگتی۔ شک مجھے بھی ہے لیکن اس قدر گہرا نہیں۔ اس لئے تو میں نے فوری طور پر رقم دینے سے انکار کر دیا تھا اور اب مجھے شرمندگی سی محسوس ہو رہی ہے کہ مسٹر ڈگلس ہمارے متعلق کیا سمجھتے ہوں گے‘‘......صفدر نے جواب دیا۔

’’اس کا روز کا کام ہے اور جس انداز میں وہ ہم سے پیش آ رہا تھا اس کی باتوں سے نیچرل طور پر ہر سیاح ہی چونکتا ہو گا‘‘۔ جولیا نے کہا۔

’’پھر بھی جب تک ہمیں یہاں آنے کے اصل مقصد کا نہیں بتایا جاتا اس وقت تک ہمیں ہر حال میں محتاط ہی رہنا ہو گا‘‘......کیپٹن شکیل نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

’’کیا خیال ہے ہمیں چیف کو خود کال کرنی چاہئے اور کچھ نہیں تو ہم انہیں یہاں پہنچنے کی اطلاع تو دے ہی سکتے ہیں‘‘...... صدیقی نے کہا۔

’’نہیں۔ مجھے یہ مناسب نہیں لگتا۔ چیف ہم سے خود رابطہ کریں تو بہتر ہو گا‘‘......جولیا نے کہا۔

’’لیکن چیف کو جی ٹی اے کے بارے میں بھی تو بتانا ضروری ہے ہوسکتا ہے کہ چیف نے ہمارے لئے یہاں رکنے کا کوئی اور انتظام کیا ہو‘‘......کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’نہیں۔ ایسی بات ہوتی تو چیف مجھے ضرور بتا دیتا۔ یہاں تک کہ ہمارے لئے چیف نے یہاں کسی ہوٹل میں کمرے بک کرائے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہوتے تو وہ اس کے بارے میں ہمیں ضرور بتاتا“...... جولیا نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ پھر تو ہمیں واقعی چیف کی ہی کال کا انتظار کرنا چاہئے“...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی یکلخت ان کے ایک طرف رکھے ہوئے سامان میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

”اوہ اوہ۔ ٹرانسمیٹر کال۔ شاید چیف کال کر رہا ہے اور یہ اچھا ہو گیا ہے کہ یہ کال ائیر پورٹ پر یا ڈگلس کی موجودگی میں نہیں آئی“...... جولیا نے چونک کر کہا اور پھر وہ تیزی سے سامان کی طرف بڑھی۔ اس نے اپنے بیگ میں سے ایک جدید فیشن کا لیڈیز میک اپ باکس نکالا۔

سیٹی کی آواز اس باکس میں سے نکل رہی تھی۔ جولیا نے جلدی سے باکس کھولا۔ اور اس میں موجود ٹیوبوں کو تیزی سے ادل بدل کرنے لگی اور اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور ہلکی سی سائیں سائیں کی آوازیں آنے لگیں۔ جولیا چند لمحے خاموش رہی پھر اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی۔

”ہیلو۔ جولیا انڈنگ۔ اوور“...... جولیا نے کہا۔ یہ جدید اور لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا جس کی کال نہ کیچ کی جا سکتی تھی اور نہ اسے ٹریس کیا جا سکتا تھا۔

”ایکسٹو۔ اوور“...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز

سنائی دی اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں کے چہرے بھی اس طرح چمک اٹھے جیسے انتہائی پریشانی کی حالت میں کسی گہرے دوست کی آواز سنائی دے گئی ہو۔

”لیس چیف۔ ہم پہنچ گئے ہیں چیف۔ اوور“...... جولیا نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے اور مجھے یقین ہے کہ جی ٹی اے کے انتظامات تمہیں پسند آئے ہوں گے۔ اوور“...... ایکسٹو کی نرم آواز سنائی دی اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں کے چہرے یکلخت حیرت سے بگڑ سے گئے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ اتنی جلدی ایکسٹو کو ان ساری باتوں کا کیسے علم ہو گیا۔ یوں لگتا تھا جیسے ایکسٹو کوئی روح ہو جو مسلسل ان کے ساتھ ساتھ رہتی ہو۔

”اوہ۔ تو یہ انتظامات آپ کی طرف سے تھے۔ اوور“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ظاہر ہے۔ میرے علاوہ یہ کام کون کر سکتا ہے۔ تم لوگوں کی رہائش اور باقی ضروریات کے لئے مجھے ہی سارے انتظامات کرنے ہوتے ہیں۔ اوور“...... چیف نے کہا۔

”اوہ۔ لیس چیف۔ یہ جی ٹی اے واقعی انتہائی فعال اور باوسائل ایجنسی ہے۔ مگر ہمارے یہاں آنے کے مقصد سے ہم لاعلم ہیں کیا آپ ہمیں بتائیں گے کہ ہمیں اس طرح اچانک اور غیر متوقع طور پر یہاں کس لئے بھیجا گیا ہے اور ہمارا مشن۔ اوور“...... جولیا نے شاید اپنے بے پناہ تجسس کی بنا پر مشن کے بارے میں پوچھنا چاہا

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

تھا لیکن پھر اس خوف کی وجہ سے وہ اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکی تھی کہ کہیں ایکسٹو ناراض نہ ہو جائے۔

"تمہارا یہ اندازہ درست ہے کہ تم سب کو ایک انتہائی اہم مشن پر کام کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ مشن کی تفصیلات سے جلد ہی تم کو آگاہ کر دیا جائے گا۔ اس وقت میرا تمہیں کال کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اس بار کرانس میں تمہارے مقابل ایک بڑی سرکاری ایجنسی آ رہی ہے اور اس ایجنسی کا نام ٹارج ایجنسی ہے۔ اس ایجنسی کے بارے میں مجھے جو معلومات ملی ہیں ان معلومات کے مطابق ٹارج ایجنسی کو کسی طرح اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کرانس آ رہی ہے۔ اس لئے انہوں نے تم لوگوں کو ٹریس کرنے کے لئے پورے دارالحکومت میں نگرانی کا انتہائی سخت جال بچھا رکھا ہے۔ تمہیں ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا تر رکھنے کے لئے مجھے فوری طور پر جی ٹی اے کو سامنے لانا پڑا۔ ایجنٹ ڈگلس جو تم لوگوں کو ملا ہے وہ اصل میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے۔ اب وہ اپنے ساتھ مخصوص افراد لے کر تمہارے ساتھ ریڈ ہلز پہنچے گا۔ تم لوگوں کی بھی باقاعدہ چیکنگ کی گئی ہے اور ڈگلس جب واپس آ گیا تو اس سے پوچھ گچھ ہوئی لیکن انتظامات ہی ایسے کئے گئے تھے کہ انہیں ابھی تک شک نہیں پڑ سکا اور وہ فی الحال مطمئن ہو گئے ہیں۔ مین فارن ایجنٹ ریڈ کارٹر پہلے ہی ریڈ ہلز میں موجود ہے۔ ڈگلس اب دو

ساتھیوں سمیت تمہارے ساتھ جائے گا۔ تم لوگوں نے ان سے مکمل تعاون کرنا ہے۔ ٹارج ایجنسی کا چیف کرنل الیگزینڈر ہے اور وہ اسی نام سے مشہور ہے۔ کرنل الیگزینڈر کا نمبر ٹو مارٹرس ہے جسے کرنل الیگزینڈر نے خاص طور پر تم لوگوں کو ٹریس کرنے کے لئے ایکٹیو کر رکھا ہے۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ وہ تم لوگوں کی تلاش میں زمین آسمان ایک کر رہا ہے۔ کوٹھی کی تو تم نے چیکنگ کر لی ہو گی لیکن ڈگلس تمہیں جس ہیلی کاپٹر میں لے جائے گا ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر ہائر کرنے والی ایجنسی میں ٹارج ایجنسی یا اس کے کسی سیکشن کا کوئی آدمی ہو اور وہ ہیلی کاپٹر میں کوئی طاقتور ڈکٹا فون پہنچا دے تاکہ وہ اپنی پوری تسلی کر سکے۔ اس لئے ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ تک پہنچنے تک تم سب نے بالکل اس طرح رہنا ہے جیسے تم لوگ واقعی سیاح ہو اور ڈگلس اور اس کے ساتھی ٹریولنگ ایجنسی کے ملازم۔ وہاں پہنچ کر جیپوں پر سوار ہونے کے بعد بے شک کھل کر باتیں کر سکتے ہو لیکن بہر حال انداز یہی رہے گا۔ عمران اپنے شاگرد ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ ایک دوسرے راستے سے وہاں پہنچے گا۔ وہ جب تک تم لوگوں سے خود رابطہ قائم نہ کرے تم نے وہاں سیاحت ہی کرنی ہے اس کے بعد عمران ہی تمہیں لیڈ کرے گا۔ وہ تمہیں مشن کی تفصیلات سے آگاہ کرے گا اور اس مشن میں تمہارا لیڈر رہے گا اور تمہیں ہر حال میں محتاط رہنا ہے۔ فون بھی سوچ سمجھ کر کرنا کیونکہ ٹیلی فون بھی ٹیپ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

طرح ہوشیار رہنا ہوگا۔ اس مشن میں معمولی سی کوتاہی بھی ناقابل برداشت ہو گی۔ اوور‘‘...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

’’یس چیف۔ لیکن عمران ہم تک کب پہنچے گا اور ہمارا اس سے بات کرنے کا ذریعہ کیا ہوگا۔ اوور‘‘...... جولیا نے پوچھا۔

’’وہ جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہنچے گا تو تم سے خود رابطہ کر لے گا۔ اوور‘‘...... چیف نے جواب دیا۔

’’یس چیف۔ اوور‘‘...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

’’سنو۔ جب تک ڈگلس سارے انتظامات مکمل نہیں کر لیتا تم رہائش گاہ تک محدود نہ رہو اور باہر نکل کر شہر میں گھومو پھرو۔ ایک جگہ بند ہو کر رہنا بھی تمہارے مشکوک ہونے کا باعث بن سکتا ہے۔ اوور‘‘...... چیف نے کہا۔

’’یس چیف۔ اوور‘‘...... جولیا نے کہا اور دوسری طرف سے چیف نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ جولیا نے ٹیوبوں کو دوبارہ ایڈجسٹ کیا تو سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی۔ جولیا نے باکس بند کر کے اسے دوبارہ بیگ میں رکھا دیا۔

’’چیف نے ٹھیک کہا ہے۔ ہمیں واقعی باہر نکل کر گھومنا پھرنا چاہئے‘‘...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ہم نے یہ چیکنگ تو کر لی ہے کہ یہاں کوئی بگ نہیں ہے

لیکن چیف نے جس طرح سے ہمیں محتاط رہنے کا حکم دیا ہے اس کا مطلب ہے کہ ہماری جدید سائنسی آلات سے چیکنگ کی جا رہی ہے اور ہو سکتا ہے کہ ٹارج ایجنسی والے مانیٹر کر رہے ہوں لیکن انہیں ابھی کوٹھی میں ڈکٹا فون پہنچانے کا موقع نہ ملا ہو اور وہ باہر سے ہی ہماری نگرانی کر رہے ہوں۔ جب ہم باہر جائیں گے تو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ لوگ اندر آ کر ہمارے سامان کی چیکنگ کریں اور پھر یہاں ڈکٹا فون نصب کر جائیں۔ ابھی تو ہم کھل کر باتیں کر رہے ہیں لیکن واپس آ کر ہمیں اور احتیاط کی ضرورت ہو گی۔ ہم نہ اپنے اصل نام لیں گے نہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ذکر کریں گے اور نہ ہی عمران صاحب کا‘‘...... صفدر نے کہا۔ اس بار اس نے کوڈ ورڈز میں بات کی تھی۔

’’تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ چیف نے مشن کی تفصیلات تو نہیں بتائی ہیں لیکن ہم سب کا یہاں آنا اور عمران کا الگ سے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ آنے سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ حالات ہمارے خیالات سے بھی اہم ہیں اور یہ مشن کوئی چھوٹا موٹا یا عام سا مشن نہیں ہے۔ یہ بڑا اور خطرناک مشن ہے جس میں کافی عرصہ بعد پوری ٹیم اکٹھی ہوئی ہے‘‘...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ بالکل۔ یہ مشن واقعی ہماری توقع سے کہیں بڑھ کر خطرناک ثابت ہونے والا ہے یہ یقیناً سپریم مشن ہو گا‘‘......جولیا

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر چلیں باہر جا کر کرانس کے دارلحکومت کی سیر کر لی جائے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ یہاں کاریں تو موجود ہیں۔ لیکن ہمیں یہاں کے ٹریفک قوانین کا بھی علم نہیں اور پھر ہم یہاں کی سڑکیں اور مقامات بھی نہیں جانتے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ٹیکسیاں ہی ہائر کی جائیں تو زیادہ بہتر ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں بالکل۔ اس طرح زیادہ آسانی رہے گی"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر چلو۔ جا کر تیار ہو جاؤ۔ پھر ہم ایک ساتھ یہاں سے باہر جائیں گے"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ تیار ہونے کے لئے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا لمبا تڑنگا اور بھرے ہوئے جسم کا نوجوان چونک پڑا۔ یہ مارٹرس تھا۔ کرانس کی ٹاپ سیکرٹ ٹارج ایجنسی کے چیف کرنل الیگزینڈر کا نمبرٹو۔ وہ دور سے کرنل الیگزینڈر کا رشتہ دار بھی تھا۔ اور اس سے پہلے وہ ملٹری سیکرٹ سروس میں ایک چھوٹے عہدے پر تھا۔ لیکن وہاں اس نے کئی ایسے کام کئے تھے کہ پوری ملٹری سیکرٹ سروس میں اس کا نام خاصا معروف ہو گیا تھا۔ ملٹری سیکرٹ سروس کا کرنل بارگ، کرنل الیگزینڈر کا دوست تھا۔ وہ دونوں اکثر آپس میں ملتے رہتے تھے اور کرنل بارگ کی موجودگی میں کئی بار مارٹرس سے بھی کرنل الیگزینڈر کی ملاقات ہو چکی تھی۔

کرنل بارگ مارٹرس کے بارے میں بہت تعریف کرتا تھا اس کے کارناموں کی تفصیل سن کر کرنل الیگزینڈر، مارٹرس سے بے حد مرعوب تھا اور پھر کرنل الیگزینڈر نے مارٹرس سے ملاقاتیں کر کے یہ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بھی چیک کر لیا تھا کہ مارٹرس واقعی خاصا ذہین، ہوشیار اور چالاک آدمی ہے اس لئے اس نے فوراً ہی دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ وہ مارٹرس کا ملٹری سیکرٹ سروس سے اپنی ٹارج ایجنسی میں تبادلہ کرا لے گا اور اسے اپنا نمبر ٹو بنائے گا۔

چنانچہ اس طرح مارٹرس جو ملٹری سیکرٹ سروس میں ایک چھوٹے رینک کا آدمی تھا ٹارج ایجنسی میں ٹرانسفر ہو کر آ گیا اور یہاں کرنل الیگزینڈر نے اسے اپنا نمبر ٹو تعینات کر دیا اس طرح مارٹرس ایک لحاظ سے کرنل الیگزینڈر کے بعد ٹارج ایجنسی کا سب سے بااختیار آدمی بن گیا تھا اور اس ترقی کے لئے چونکہ مارٹرس کرنل الیگزینڈر کا بے حد ممنون تھا اس لئے وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا تھا کہ کرنل الیگزینڈر اس کی کارکردگی سے خوش رہے۔

کرنل الیگزینڈر نے چند روز پہلے مارٹرس کو اپنے پاس بلایا تھا اور اسے خصوصی طور پر ہدایات دیتے ہوئے کہا تھا کہ اسے اپنے مخصوص ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کرانس پہنچ رہی ہے۔ وہ کب اور کن راستوں سے کرانس پہنچے گی اس کے بارے میں اسے تاحال کچھ معلوم نہیں ہوا تھا لیکن اس کے کہنے کے مطابق یہ طے تھا کہ آنے والے چند دنوں تک پاکیشیا سیکرٹ سروس جس کے ساتھ علی عمران بھی ہے کرانس پہنچ رہی ہے اور وہ کرانس میں کوئی اہم مشن مکمل کرنا چاہتی ہے۔

چیف نے اسے یہ بھی بتایا کہ اس کے پاس یہ معلومات بھی نہیں

ہیں کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کرانس میں کس مقصد کے لئے پہنچ رہے ہیں اور انہیں یہاں کون سا مشن درپیش ہے لیکن ان خطرناک لوگوں سے کوئی بعید نہیں کہ وہ یہاں آ کر کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اسے ہر صورت میں اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ عمران اور اس کے ساتھی جب کرانس پہنچیں تو نہ صرف ان کی کڑی نگرانی کی جائے بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو اس بات کا بھی پتہ لگایا جائے کہ وہ لوگ یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں۔

چیف نے اسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مشن کے بارے میں تو نہیں بتایا تھا لیکن چیف نے یہ ضرور کہا تھا کہ اگر نگرانی کے دوران عمران اور اس کے ساتھی اگر مشکوک سرگرمیوں میں ملوث دکھائی دیں تو وہ ان کے خلاف کھل کر کام کرے اور کرنل الیگزینڈر نے اسے مکمل طور پر نہ صرف تمام اختیارات بھی سونپ دیئے تھے بلکہ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں پوری تفصیلات بھی بتا دی تھی اور ساتھ ہی اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو گرفتار کر لینے یا ہلاک کر دینے میں کامیاب ہو گیا تو وہ اسے ٹارج ایجنسی میں سیکنڈ چیف کے عہدے میں ترقی دلا دے گا اور یہ عہدہ بہت بڑا تھا اس لئے مارٹرس نے پوری ایجنسی کی فورس کو دارالحکومت میں اس طرح پھیلا دیا تھا کہ ہر نئے آنے والوں کو مکمل چیکنگ کی جا سکے۔

مارٹرس فطری طور پر انتہائی ذہین آدمی تھا۔ اس لئے اس نے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

ایسے انتظامات کیے تھے کہ دارالحکومت میں جہاز، ریلوے یا سڑک کے ذریعے داخل ہونے والے ہر شخص کی مکمل چھان بین کی جاتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے پاکیشیا کے ساتھ ملحق تمام زمینی راستوں پر موجود چوکیوں پر بھی ٹارج ایجنسی کی فورس کے آدمیوں کو تعینات کر دیا تھا۔ ٹارج ایجنسی کی سپیشل فورس کو وہ خود کمانڈ کرتا تھا اور اس نے اس فورس کو کمانڈ فورس کا نام دیا ہوا تھا۔ اس کا اپنا ایک ہیڈ کوارٹر بھی تھا جہاں سے وہ کمانڈ فورس کو کمانڈ کرتا تھا۔

وہ خود ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا کر ان کی رپورٹیں لیتا۔ اور انہیں مزید ہدایات دیتا رہتا تھا۔ کرنل الیگزینڈر کسی نجی کام کے لئے بیرون ملک گیا ہوا تھا اور اس نے مارٹرس کو ایجنسی کے تمام اختیارات دے دیئے تھے۔ کرنل الیگزینڈر کو گئے ہوئے آج چھٹا روز تھا اور ان چھ دنوں میں اس نے اس قدر سختی سے ہر آنے والے کی جانچ پڑتال کرائی تھی کہ اسے یقین تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ان چھ دنوں میں کرانس میں داخل ہی نہیں ہوئے۔ فون کی گھنٹی سن کر مارٹرس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... مارٹرس نے ٹیلی فون کا رسیور کان سے لگاتے ہی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''روجر بول رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ روجر کمانڈ فورس کا انچارج تھا اور وہ صرف مارٹرس کو جواب دہ تھا۔

''کیوں فون کیا ہے''...... مارٹرس نے اسی انداز میں کہا۔

''آپ کو کرانس میں آنے والے سیاحوں کے ایک گروپ کے بارے میں رپورٹ دینی ہے باس''...... روجر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

''سیاحوں کے گروپ کی رپورٹ۔ کن سیاحوں کی بات کر رہے ہو''...... مارٹرس نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ گروپ دو عورتوں اور سات مردوں پر مشتمل ہے۔ عورت سوئس ہے۔ جبکہ دوسری عورت اور باقی سارے مردوں کا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ یہ گروپ ایکریمیا سے آیا ہے''...... روجر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''ایکریمیا سے تو روزانہ گروپس آتے رہتے ہیں۔ پھر ان میں ایسی کون سی خاص بات ہے جو تم مجھے رپورٹ کرنا چاہتے ہو''۔ مارٹرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان کے ساتھ سوئس عورت کا موجود ہونا مجھے کھٹک رہا ہے باس۔ باقی سب ایکریمی ہیں لیکن وہ ایک عورت سوئس ہے اور وہ بھی ان کے ساتھ ایکریمیا سے ہی آئی ہے''...... روجر نے کہا۔

''تو کیا تم نے ان کی چیکنگ کی ہے''...... مارٹرس نے کہا۔

''یس باس۔ ایئر پورٹ پر ان سے جی ٹی اے کا نمائندہ ملا اور وہ انہیں پراڈ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں لے گیا۔ ہم نے فوری طور پر پراگرس چیکر کی مدد سے ان کی نگرانی کی۔ ہم ان کی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

باتیں سننا چاہتے تھے لیکن ہمارے پاس ایسا کوئی سسٹم موجود نہ تھا۔
ہم نے اس رہائش گاہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے اور ان کی
مکمل نگرانی کر رہے ہیں۔ جی ٹی اے کا جو آدمی ان سے ملا تھا۔
ہم نے اسے کور کیا۔ اس کے پاس ان سب کے کاغذات تھے۔
میں نے اس سے کاغذات لئے اور ان کی چیکنگ کرائی۔ کاغذات
اوکے ہیں۔ ان افراد کے بارے میں جی ٹی اے کے نمائندے
نے جو تفصیلات بتائی ہیں وہ بھی نارمل ہیں اور اس آدمی سے ایک
اہم بات معلوم ہوئی کہ انہوں نے سیاحت کے لئے ریڈ ہلز اور ریڈ
فورسٹ جانے کا فیصلہ کیا ہے اور وہ کل وہاں روانہ ہوں گے لیکن
یہ فیصلہ ان کا نہ تھا بلکہ اس ایجنٹ نے بڑے ماہرانہ انداز میں انہیں
اس بات پر قائل کیا تھا۔ شاید زیادہ سے زیادہ رقم کمانے کے
لئے۔ پھر وہ ایجنٹ ان کے کاغذات کلیئر کرانے کے لئے لے گیا۔
اس ایجنٹ سے ہم نے تفصیلی پوچھ گچھ کی ہے اور جی ٹی اے کے
ہیڈ آفس سے بھی اس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔
سب اوکے ہے۔ کوٹھی میں موجود گروپ سیر کے لئے باہر گیا تو
میرے آدمیوں نے کوٹھی کے اندر جا کر ان کے سامان کی بھی
چیکنگ کی لیکن ان کے سامان میں بھی ایسا کچھ نہیں ملا ہے جس
سے انہیں مشکوک سمجھا جا سکے۔ اس لئے اب آپ کو رپورٹ دے
رہا ہوں“...... روجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا لیکن سب اوکے کا
نام سن کر مارٹرس کے آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک غائب ہو

گئی۔
”اگر سب اوکے ہے تو پھر مجھے کال کرنے کا کیا مقصد ہے
ٹرا۔ نانسنس“...... مارٹرس نے غصیلے لہجے میں کہا جیسے یہ ساری
تفصیلات بتا کر روجر نے اس کا وقت برباد کیا ہو۔
”سب اوکے ہونے کے باوجود مجھے اس سوئس لیڈی پر شک
ہے باس۔ نجانے مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے میں نے اسے
پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔ لیکن کہاں یہ مجھے یاد نہیں آ رہا۔ گو اس کا
چہرہ بدلا ہوا ہے لیکن اس کا قد کاٹھ اور اس کے چلنے کا انداز اور
خاص طور پر اس کا اور اس کے ساتھیوں کا محتاط انداز مجھے کھٹک رہا
ہے۔ یہی سب بتانے کے لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے تاکہ
ان کے بارے میں تفصیلات بتا کر آپ سے مزید احکامات لے
سکوں کہ انہیں کلیئر کر دیا جائے یا پھر انہیں اپنی کسٹڈی میں لے کر
ان سے بات کی جائے“...... دوسری طرف سے روجر نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
”اس وقت وہ لوگ کہاں ہیں“...... مارٹرس نے پوچھا۔
”تھوڑی دیر پہلے وہ ٹیکسیوں کے ذریعے سیر و تفریح کے لئے
گئے ہیں۔ وہ عام انداز میں گھومتے پھر رہے ہیں اور انہوں نے چند
مقامات پر ایکریمی ڈالر سے شاپنگ بھی کی ہے۔ ایک بار روم میں
جا کر انہوں نے جوا بھی کھیلا ہے اور وسکی بھی پی ہے اور اب انہوں
نے ایک مقامی سینما گھر میں فلم دیکھنے کے لئے سیٹیں ریزرو کرائی

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

ہیں اور ابھی یہ وہیں موجود ہیں''...... روجر نے جواب دیا۔

''کس سینما گھر میں ہیں وہ''...... مارٹرس نے پوچھا۔

''برائٹ لائٹ سینما گھر۔ اس کے ساتھ ایک ہوٹل بھی ہے اور ہوٹل کا بھی نام برائٹ لائٹ ہوٹل ہے''...... مارٹرس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان کی عدم موجودگی میں ان کا سامان ایک بار پھر خود اپنی نگرانی میں اچھی طرح چیک کرو اور وہاں ایس ایس وی کسی خفیہ جگہ لگا دو تاکہ رات کو ان کے درمیان ہونے والی گفتگو باقاعدہ ٹیپ کی جا سکے۔ اگر تمہیں ان پر شک ہے تو پھر انہیں فوراً کلیئر نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ان کی بات چیت سن کر ہی اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ لوگ واقعی سیاح ہیں یا کوئی اور۔ ہو سکتا ہے کوئی اہم بات سامنے آ جائے''...... مارٹرس نے کہا۔

''یس باس''...... روجر نے کہا۔

''ایک بات کا اور دھیان رکھنا۔ انہیں کسی بھی صورت میں اس بات کا علم نہ ہو کہ ان کی نگرانی کی جا رہی ہے اور ان کی بات چیت سننے کے لئے ہم نے ایس ایس وی نصب کیا ہے''۔ مارٹرس نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے روجر نے جواب دیا اور مارٹرس نے رسیور رکھ دیا۔

''دو عورتیں اور سات مرد آئے بھی ایکریمیا سے اور ان میں سوئس لڑکی روجر کو مشکوک معلوم ہو رہی ہے اور میری اطلاع کے

مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف بھی سوئس نژاد ہے۔ اس لئے واقعی انہیں خصوصی طور پر چیک کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ سیر و تفریح کے لئے ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ جانا چاہتے ہیں۔ یہ بات واقعی مشکوک کر دینے والی ہے۔ اس لئے مجھے خود چیک کرنا چاہئے''...... مارٹرس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر وہ سوچتا رہا پھر اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

''سارجنٹ پیوٹن سے میری بات کراؤ''...... مارٹرس نے کہا۔

''یس سر۔ میں ابھی بات کراتی ہوں''...... اس کی پرسنل اسسٹنٹ نے جواب دیا تو مارٹرس نے بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مارٹرس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... مارٹرس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''پیوٹن بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا انداز خاصا بے تکلفانہ تھا۔ یہ سارجنٹ پیوٹن اس کا گہرا دوست تھا۔ اس کا تعلق ٹارج ایجنسی سے ہی تھا۔ مارٹرس نے دوست ہونے کے ناتے ٹارج ایجنسی میں آتے ہی اسے مستقل طور پر اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ دونوں نے ابھی تک شادی نہیں کی تھی۔ اس لئے مارٹرس نے اسے اپنے ساتھ اپنے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

فلیٹ میں بھی رکھ لیا تھا۔ وہ دونوں اب رہتے بھی اکٹھے تھے۔ اس لئے ان دونوں کے درمیان خاصی بے تکلفی بھی ہو گئی تھی۔ سارجنٹ پیوٹن موٹے دماغ کا آدمی تھا۔ اس لئے وہ ڈائریکٹ ایکشن کا زیادہ قائل تھا جبکہ مارٹرس ذہنی منصوبہ بندی کا زیادہ قائل تھا۔ بس اس بات پر ان دونوں میں ہمیشہ اختلاف رہتا تھا۔ ورنہ باقی ہر معاملے میں وہ ایک دوسرے کے حامی تھے۔

"کہاں ہو تم پیوٹن"...... مارٹرس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں ہیڈ کوارٹر کے باہر ہی موجود ہوں۔ کیوں کیا ہوا"۔ پیوٹن نے کہا۔

"اپنی کار نکالو۔ مجھے ابھی تمہارے ساتھ برائٹ لائٹ ہوٹل جانا ہے"...... مارٹرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنے آفس سے نکل کر باہر آ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کار میں بیٹھا ہیڈ کوارٹر سے نکلا اور برائٹ لائٹ ہوٹل کی طرف روانہ ہو گیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مارٹرس تھا جبکہ اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر سارجنٹ پیوٹن موجود تھا۔

"یہ آج تم نے برائٹ لائٹ ہوٹل جانے کا ارادہ کیسے بنا لیا وہاں مجھے لنچ کرانے لے جا رہے ہو یا برائٹ لائٹ سینما میں مووی دکھانے کے لئے"...... سارجنٹ پیوٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ دونوں باتیں نہیں ہیں"...... مارٹرس نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"تو پھر۔ وہاں جانے کا مقصد کیونکہ جب سے چیف ملک سے باہر گیا ہے تم تو اپنے آفس کی کرسی سے چپک کر بیٹھ گئے تھے"۔ پیوٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف مجھ پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال گئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میں اس ذمہ داری سے پوری طرح سرخرو ہو سکوں"۔ مارٹرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس والا مسئلہ ہے"...... پیوٹن نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ گریٹ لینڈ سے آنے والی فلائٹ سے سیاحوں کا ایک گروپ یہاں آیا ہے۔ ان میں ایک سوئس لڑکی، ایک اور لڑکی اور سات ایکریمیا سے تعلق رکھنے والے مرد ہیں اور یہ گروپ ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ میں جانا چاہتا ہے۔ ان کے کاغذات بھی درست ہیں اور ہر قسم کی انکوائری بھی کر لی گئی ہے لیکن اس کے باوجود روجر اس سوئس لڑکی سے مشکوک ہے اور اس کا خیال ہے کہ وہ اسے پہلے سے جانتا ہے اور جب سے اس نے مجھے ان کے بارے میں بتایا ہے نجانے کیوں میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں۔ اس لئے میں انہیں خود چیک کرنے جا رہا ہوں"...... مارٹرس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا وہ برائٹ لائٹ ہوٹل میں رہ رہے ہیں"...... پیوٹن نے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

پوچھا۔

''نہیں جی ٹی اے ان سے ڈیل کر رہی ہے اور وہ پرائیویٹ کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں۔ وہ سینما گھر میں مووی دیکھنے آئے ہیں''۔ مارٹرس نے جواب دیا۔

''اگر وہ مشکوک نہیں ہے اور ان کے کاغذات او کے ہیں اور ان کی باقاعدہ چیکنگ بھی کر لی گئی ہے تو پھر اس میں اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت کیا ہے''...... پیوٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کہہ تو رہا ہوں کہ نجانے مجھے کیوں ان پر شک سا ہو رہا ہے اور خاص طور پر وہ سوئس نژاد لڑکی۔ ایکریمی گروپ کے ساتھ اس سوئس نژاد لڑکی کا کیا کام''...... مارٹرس نے کہا۔

''اگر تم اتنے ہی مشکوک ہو تو پھر انہیں پکڑ کر ہیڈ کوارٹر لے چلتے ہیں وہاں خود ہی سب کچھ اگل دیں گے''...... پیوٹن نے اپنی طبیعت کے مطابق رائے دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ فوری طور یہ سب کرنا غیر مناسب ہو گا۔ یہ مت بھولو کہ وہ غیر ملکی سیاح ہیں انہیں بین الاقوامی سیاحتی ادارے کا بھی تحفظ حاصل ہے اور ان کے سفارت خانوں کا بھی۔ اگر ہمارا شک غلط ثابت ہوا تو جان بخشوانا ناممکن ہو جائے گا''...... مارٹرس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ ہاں۔۔ یہ بات تو ہے لیکن پھر انہیں چیک کیسے کرو گے تم

خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ ان کے کاغذات درست ہیں اور ان کے سامان کی بھی چیکنگ کر لی گئی ہے''...... پیوٹن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ساری چیکنگ ہو چکی ہے لیکن اگر یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں تو پھر یقیناً یہ میک اپ میں ہوں گے۔ اس لئے انہیں دیکھ کر اندازہ تو لگایا جا سکتا ہے کہ وہ میک اپ میں ہیں یا نہیں''...... مارٹرس نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد ہیں تو پھر یہ یقیناً میک اپ میں ہوں گے۔ پھر تو ہمارے لئے اور بھی آسانی ہو جائے گی۔ ہم انہیں شک کی بنا پر گرفتار کر سکتے ہیں اور اسی شک کی بناء پر ہم ان کے میک اپ بھی چیک کر سکتے ہیں۔ کسی جدید ترین میک اپ واشر کی مدد سے۔ اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے''...... پیوٹن نے کہا۔

''ایک بار انہیں دیکھ لوں تو پتہ چل جائے گا کہ یہ میک اپ میں ہیں یا نہیں اور تم جانتے ہو کہ میں میک اپ شدہ چہروں کو بخوبی پہچان جاتا ہوں۔ ایک بار مجھے پتہ چل گیا کہ یہ میک اپ میں ہیں تو پھر میں ایسا ہی کروں گا''...... مارٹرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک جدید انداز میں تعمیر شدہ بارہ منزلہ خوبصورت ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی۔ اس ہوٹل میں سینما گھر، بار رومز، کلب اور کمرشل مال موجود تھے۔ اسی لئے یہاں ہر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

وقت رش رہتا تھا اور پارکنگ بھی بھری رہتی تھی۔ اس وقت بھی یہاں واقعی بے پناہ رش تھا۔ وسیع و عریض پارکنگ کے علاوہ ہوٹل کا کمپاؤنڈ کاروں سے بھرا ہوا تھا۔

”یہاں تو ہر وقت رش لگا رہتا ہے جیسے سارے کرانس کے لوگ بس یہیں آ کر جمع ہو جاتے ہیں“...... پیوٹن نے مسکرا کر کہا۔

”ہاں۔ کرانس کا سب سے بڑا کمرشل پوائنٹ ہے یہ اس لئے ہر کوئی یہاں آ تا جاتا ہے“...... مارٹرس نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور کار ایک خالی جگہ پر روک دی پھر وہ دونوں کار سے نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوٹل کے مین ہال کی طرف بڑھ گئے۔ جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوئے ایک آدمی تیزی سے ان کی طرف آیا۔ یہ روجر تھا۔

”وہ لوگ سینما ہال سے نکل کر ہوٹل کے ہال میں آ گئے ہیں اور اب کونے والی سیٹوں پر موجود ہیں وہ سب“...... روجر نے کہا اور ہال کے ایک کونے کی طرف آنکھوں سے اشارہ کیا۔ ہال میں کافی رش تھا۔ خوبصورت اور نوجوان ویٹرس انتہائی چست لباس میں ملبوس پورے ہال میں تتلیوں کی طرح اڑتی پھر رہی تھیں۔

”واہ۔ یہاں تو واقعی جشن کا سا سماں ہے۔ پورے دارالحکومت کا حسن یہاں اکٹھا ہے“...... پیوٹن نے ہال میں نظریں دوڑتے ہوئے کہا اور مارٹرس مسکراتا ہوا وسیع و عریض کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں چار لڑکیاں بے حد مصروف نظر آ رہی تھیں۔ کاؤنٹر کی

سائیڈ پر کھڑے ہو کر مارٹرس کی نظریں تیزی سے پورے ہال کا جائزہ لینے لگیں اور اس کی نظریں ہال کے مغربی کونے میں جم گئیں جس کے بارے میں روجر نے اسے بتایا تھا۔ وہاں واقعی ایک بڑی میز کے گرد نو افراد موجود تھے۔ ان میں ایک انتہائی خوبصورت سوئس لڑکی تھی جبکہ ایک اور لڑکی کے ساتھ سات لمبے تڑنگے اور بھرپور جسم رکھنے والے مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے شراب کے پیگ پڑے ہوئے تھے اور وہ آپس میں باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ شراب سپ کرنے میں بھی مصروف تھے۔

”یس سر فرمائیں“...... کاؤنٹر پر موجود ایک لڑکی نے فارغ ہوتے ہی مارٹرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ٹارج ایجنسی“...... مارٹرس نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس کی جھلک کاؤنٹر گرل کو دکھاتے ہوئے کہا۔

”اوہ یس۔ یس سر۔ فرمائیں“...... لڑکی نے کارڈ دیکھتے ہی بوکھلا کر اور بے حد مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”وہ مغربی کونے میں جو نو سیاحوں کا گروپ بیٹھا ہے اس کے ساتھ مجھے دو سیٹیں چاہئیں ابھی اور اسی وقت“...... مارٹرس نے سخت لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ سیٹیں تو نہیں ہیں لیکن میں آپ کے لئے ابھی سپیشل کرسیاں اور میز لگوا دیتی ہوں“...... لڑکی نے کہا۔

”اوکے۔ جو کرنا ہے جلدی کرو“...... مارٹرس نے سر ہلاتے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہوئے اسی انداز میں کہا اور لڑکی نے فون کا رسیور اٹھا کر کسی سے بات کرنی شروع کر دی۔

”اس طرف تھوڑی سی جگہ خالی ہے جناب۔ وہاں ایک چھوٹی میز اور دو کرسیاں لگ سکتی ہیں۔ میں نے کہہ دیا ہے۔ دو منٹ میں آپ کے لئے انتظام ہو جائے گا“...... کاؤنٹر گرل نے رسیور رکھ کر مارٹرس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”تھینکس“...... مارٹرس نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہاں واقعی ایک چھوٹی میز اور دو کرسیاں لگا دی گئیں۔ وہاں جگہ بے حد تنگ تھی لیکن بہرحال وہ دونوں اب سیاحوں کے اس گروپ کے بالکل قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ مارٹرس نے بھی مخصوص برانڈ کی شراب کا آرڈر دے دیا لیکن اس کی نظریں اس گروپ کا جائزہ لینے میں مصروف تھا وہ سب آپس میں ہنسی مذاق میں مصروف تھے۔ ان کا انداز بے حد نارمل تھا اور وہ شکل و صورت سے واقعی ایکریمی دکھائی دے رہے تھے البتہ ایک لڑکی سوئس نژاد دکھائی دے رہی تھی۔

”میں نے ان سب کے چہرے بغور دیکھے ہیں۔ مجھے تو ان میں سے کوئی ایک بھی میک اپ میں نہیں لگ رہا ہے“...... پیوٹن نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔ یہ ان کے اصل چہرے ہیں ان پر میک اپ کا کوئی نشان تک موجود نہیں ہے۔ لیکن ایک بات

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں“...... مارٹرس نے کہا۔

”کون سی بات“...... پیوٹن نے چونک کر کہا۔

”ان کے قدوقامت جسامت اور ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ سیاح نہیں ہیں“...... مارٹرس نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو پھر“...... پیوٹن نے چونک کر پوچھا۔

”سنو۔ ان کی اصلیت جاننے کے لئے ہمیں ایک کھیل کھیلنا پڑے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوا تو لازماً یہ سامنے آ جائیں گے“......مارٹرس نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔

”کیسی گیم“...... پیوٹن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”آسان سی گیم ہے۔ تم خود پر سہم زدہ ہونے اور ڈرنے والی کیفیت طاری کر لو۔ میں تم سے ٹارج ایجنسی کے ایجنٹ کے حوالے سے ہی غصیلے انداز میں پوچھ گچھ کرتا ہوں اور میں تم پر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہونے کا شک کروں گا لیکن تم انکار کرتے رہنا۔ اگر ہماری گیم کامیاب رہی تو یہ سب یقیناً چونک کر ہماری طرف دیکھیں گے ہماری یہ گیم کچھ دیر چلے گی اگر یہ عام سیاح ہوئے تو لازماً چند منٹوں کے بعد یہ ہماری بات چیت میں دلچسپی لینے کے بجائے اپنی باتوں میں کھو جائیں گے اور اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہوئے تو پھر فطری طور پر ان کی دلچسپی قائم رہے گی“...... مارٹرس نے بڑے ذہانت بھرے انداز میں کہا اور

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

پیوٹن نے سر ہلا دیا۔

''گڈ آئیڈیا''...... پیوٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے چہرے پر خوف اور پریشانی کے تاثرات ظاہر کرنا شروع کر دیئے۔ اس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا اور وہ یوں سہمے ہوئے انداز میں دکھائی دینے لگا جیسے وہ واقعی اپنے سامنے موت کا چہرہ دیکھ رہا ہو۔

''بس بہت ہو گیا۔ میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اپنی اصلیت میں آ جاؤ اور جو سچ ہے وہ بتا دو''...... اچانک مارٹرس نے تیز اور اونچے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسا اسے غصہ آ رہا ہو۔

''مم مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں جناب۔ آپ کو بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ آپ تو خواہ مخواہ مجھ پر شک کر رہے ہیں جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میرا پاکیشیا سیکرٹ سروس تو کیا کسی بھی سروس سے تعلق نہیں ہے۔ تو پھر خواہ مخواہ آپ مجھ پر اس قدر غصہ کیوں کر رہے ہیں''...... پیوٹن نے پریشانی مگر قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ ٹارج ایجنسی احمقوں کا ٹولہ ہے۔ جو تم جیسے پاکیشیائی ایجنٹوں کو پہچان نہیں سکتی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم میک اپ میں ہو اور پھر میرے پاس معتبر اطلاعات موجود ہیں۔ میں چاہوں تو تمہیں ابھی اور اسی وقت اپنی گرفت میں یہاں سے لے جا سکتا ہوں لیکن میں تمہیں ایک موقع دے رہا ہوں اور

میں چاہتا ہوں کہ تم خود سامنے آ جاؤ ورنہ جانتے ہو تمہارا حشر عبرتناک بھی ہو سکتا ہے''...... مارٹرس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ آپ کو جو معتبر اطلاع ملی ہے وہ غلط ہے۔ اور پھر آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ میں میک اپ میں ہوں اور میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ میں تو یہاں روز آتا ہوں اور کھانا کھا کر شراب پی کر واپس چلا جاتا ہوں۔ آپ نے مجھ سے دوستی بڑھائی پھر یہاں سپیشل سیٹیں لگوا دیں لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ جو میں نہیں ہوں وہ صرف آپ کے کہنے پر بن جاؤں اور وہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ۔ یہ تو میرے ساتھ زیادتی ہے۔ سراسر زیادتی''...... پیوٹن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہونہہ۔ تم شاید یہاں اپنے کسی ساتھی کی وجہ سے اس قدر پرسکون ہو لیکن یاد رکھو۔ میں یہاں اکیلا نہیں ہوں۔ یہاں ٹارج ایجنسی کے بے شمار مسلح افراد موجود ہیں اور ان سب کی نظریں ہم پر خاص طور پر تم ہیں۔ اس لئے کوئی بھی شرارت تمہیں مہنگی پڑ سکتی ہے اور میں تمہارے ساتھ ایک رعایت کر سکتا ہوں کہ اگر تم مجھے کوئی ایسا ثبوت دکھا دو جسے دیکھ کر میں یہ یقین کر لینے پر مجبور ہو جاؤں کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے تو میں واپس چلا جاؤں گا ورنہ میرے ایک اشارے پر تمہاری لاش یہاں پھڑکتی نظر آئے گی''...... مارٹرس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

”مجھے کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں یہیں کا رہنے والا ہوں اور نجانے کس نے آپ کو ٹارج ایجنسی میں شامل کر لیا ہے۔ آپ کرانس کے ایک شہری پر غیر ملکی ہونے کا شبہ کر رہے ہیں۔ یہ دیکھیں میرا آئی ڈی کارڈ۔ اس کارڈ کے رو سے میں محکمہ تعلیم میں ملازم ہوں۔ دیکھیں غور سے دیکھیں اور اگر چاہیں تو آپ اس کی تصدیق بھی کر سکتے ہیں“...... پیوٹن نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر بڑے غصیلے انداز میں مارٹرس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ مارٹرس نے اس سے کارڈ لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ کارڈ کی آڑ میں وہ ان نو افراد کی طرف دیکھ رہا تھا جنہوں نے انہیں باتیں کرتے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے چونک کر ان کی طرف دیکھا تھا لیکن چند لمحوں بعد وہ پھر سے اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے تھے جیسے انہیں ان کی باتوں سے کوئی سروکار نہ ہو۔

”ٹھیک ہے۔ یہ کارڈ میں اپنے پاس رکھتا ہوں۔ میرے آدمی تم پر نظر رکھیں گے۔ جب تک تصدیق نہیں ہو جاتی تم ہماری نگرانی میں رہو گے“...... سمجھے تم“...... مارٹرس نے کہا اور پھر وہ کھڑا ہو کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔

”شکل سے ہی مجھے انتہائی احمق اور پاگل آدمی لگتا ہے۔ بلا وجہ مجھ پر شک کر رہا ہے اور اس نے میری جان خواہ مخواہ کی مصیبت میں ڈال دی تھی۔ نانسنس“...... پیوٹن نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور وہ بھی اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ہوٹل سے باہر نکل

آیا۔ اس کا رخ سیدھا کمپاؤنڈ کی طرف تھا۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر وہ دائیں طرف مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ کچھ دور جا کر وہ ایک گلی میں مڑا اور پھر سائیڈ پر رک گیا۔ چند لمحوں بعد مارٹرس کی کار گلی کے سامنے آ کر رکی۔ اور پیوٹن جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا مارٹرس نے کار آگے بڑھا دی۔

”ہاں۔ کیا نتیجہ نکالا ہے تم نے“...... پیوٹن نے پراشتیاق لہجے میں کہا۔

”ظاہری طور پر تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہماری باتوں میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں اور اپنی باتوں میں مصروف ہیں لیکن میں نے یہ بات خاص طور پر نوٹ کی ہے کہ ان کے کان کھڑے تھے اور وہ مسلسل ہماری باتوں میں دلچسپی لیتے رہے ہیں“...... مارٹرس نے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ مشکوک ہیں“...... پیوٹن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں“...... مارٹرس نے مختصر سے انداز میں کہا۔

”تو پھر اب کیا کرنا ہے“...... پیوٹن نے چونک کر پوچھا۔

”فی الحال تو ہم ہیڈ کوارٹر چل رہے ہیں۔ یہاں روجر اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ ہیڈ کوارٹر جا کر ان سیاحوں کی باقاعدہ گرفتاری کے احکامات جاری کر کے انہیں ہیڈ کوارٹر بلواؤں گا اور

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

پھر ان سے باقاعدہ پوچھ گچھ کی جائے گی۔ بظاہر وہ میک اپ میں بھی نہیں لگ رہے لیکن مکمل اطمینان تب ہو گا جب ان کے چہرے میک اپ واشر سے واش کئے جائیں گے اور یہ سب کر کے ہی میری تسلی ہو گی''...... مارٹرس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا ان کے سفارت خانے وغیرہ کوئی رکاوٹ نہیں ڈالیں گے''...... پیوٹن نے پوچھا۔

''تم جانتے ہو کہ جب میں کسی پر شک کرتا ہوں تو اس وقت تک چین نہیں لیتا جب تک میرا شک دور نہ ہو جائے اور اس معاملے میں کوئی میرے راستے میں ٹانگ نہیں اڑا سکتا۔ جب تک میں ان کی مکمل چیکنگ نہ کر لوں مجھے سکون نہیں آئے گا۔ بعد میں جو ہو گا سو دیکھا جائے گا''...... مارٹرس نے کہا۔

''یہی مناسب رہے گا''...... پیوٹن نے کہا۔

''تم نے بھی ان کی طرف غور سے دیکھا تھا۔ تم کیا کہتے ہو۔ شکار کو سونگھنے کی حس تم بھی تو رکھتے ہو''...... مارٹرس نے کہا۔

''تمہارے والی بات ہے۔ بظاہر تو ان میں ایسا کچھ دکھائی نہیں دیا ہے لیکن ان کے قد کاٹھ سے لگتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے ہم آئے تھے اور یہ شک اس وقت تک ختم نہیں ہو گا جب تک ان کی مکمل جانچ پڑتال نہ کر لی جائے''...... پیوٹن نے کہا تو مارٹرس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے کے دوران کار میں خاموشی طاری رہی۔ مارٹرس نے ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی

باقاعدہ اس گروپ کی گرفتاری کے تحریری احکامات جاری کئے اور پھر وہ اطمینان سے بیٹھ گئے۔ پیوٹن اس کے دفتر میں ہی موجود تھا۔

''یہ لوگ کب تک یہاں پہنچیں گے''...... پیوٹن نے پوچھا۔

''زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں''...... مارٹرس نے جواب دیا اور پھر واقعی ایک گھنٹے کے بعد انٹرکام کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی۔

''لیں''...... مارٹرس نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

''سر۔ چیکنگ روم سے کرسٹ بول رہا ہوں دو عورتیں اور سات مرد سیاحوں کا گروپ چیکنگ روم پہنچ گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ میں آ رہا ہوں''...... مارٹرس نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''آؤ پیوٹن۔ اب فیصلہ ہو جائے گا کہ میرا شک درست ہے یا نہیں۔ اگر یہ اصل لوگ ہیں تو ان کی موت کا وقت آ گیا ہے۔ اب یہ میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکیں گے''...... مارٹرس نے کہا۔

''اور اگر یہ وہ لوگ نہ ہوئے تو''...... پیوٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو ان سے معذرت کر کے انہیں جانے دیں گے اس کے سوا ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہو گا''...... مارٹرس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پیوٹن بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں آفس سے نکلے اور باہر موجود ایک راہداری میں آ گئے اور

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

پھر رکے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے وہ راہداری میں بڑھتے چلے گئے۔ مارٹرس اور پیوٹن کے چہرے پر جوش کے تاثرات تھے جیسے وہ کوئی بہت بڑا معرکہ سر کرنے جا رہے ہوں اور اس معرکے میں انہیں جیت اپنے ہی حصے میں آتی ہوئی دکھائی دے رہی ہو۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تہہ خانے میں اتر کر ایک بڑے ہال کمرے میں داخل ہوئے۔ جہاں لوہے کی مخصوص کرسیوں پر نو سیاح افراد حیران و پریشان سے لوہے کے راڈز میں جکڑے بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں چار مشین گن بردار افراد بھی موجود تھے جو انتہائی مستعد دکھائی دے رہے تھے۔

”آخر یہ سب کیا ہے۔ ہمیں یہاں کیوں لایا گیا ہے اور ہمیں آپ کے ساتھیوں نے ایسے باندھ رکھا ہے جیسے ہم بہت بڑے مجرم ہوں“...... ان افراد میں موجود اسی لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا جو سوئس نژاد دکھائی دے رہی تھی۔

”کیا تم سب واقعی میں سیاح ہو“...... مارٹرس نے ان کے قریب جا کر انتہائی طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہم سیاح ہی ہیں اور آپ۔ آپ تو وہی ہیں نا جو ہوٹل میں اس دوسرے آدمی پر شک کر رہے تھے مگر اب آپ دونوں ایک ساتھ ہیں اور اکٹھے کھڑے ہیں یہ کیا چکر ہے اور آپ نے ہمیں یہاں کیوں بلوایا ہے“...... اس عورت نے جو جولیا تھی خاصے سخت لہجے میں کہا۔

”وہ سب ہمارا گیم پلان تھا“...... پیوٹن نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

”گیم پلان۔ کیا مطلب۔ کیسا گیم پلان“...... ایک نوجوان نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہم نے جان بوجھ کر تمہارے سامنے وہ سب باتیں کی تھیں۔ ہم ان باتوں سے تمہارا رسپانس دیکھنا چاہتے تھے اور ہم نے جو سوچا تھا ٹھیک ویسا ہی ہوا تھا اور اس گیم پلان کے نتیجے میں تم یہاں نظر آ رہے ہو۔ ہم جو باتیں کر رہے تھے اس میں تمہاری خصوصی دلچسپی بتا رہی تھی کہ تم سیاح نہیں ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہو اور اب تمہاری لاشیں ہی یہاں سے واپس جائیں گی“...... مارٹرس نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا بکواس ہے۔ کیا اس ملک میں قانون نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہمارے کاغذات موجود ہیں۔ وہ سب اوکے ہیں صرف اس بات سے کہ ہم نے تمہاری باتوں میں دلچسپی کیوں لی، تم ہمیں ہلاک کر دینے کی دھمکیاں دے رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو“...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

”یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ سنو میرا نام مارٹرس ہے مارٹرس اور میرا تعلق کرانس کی سب سے بڑی اور فعال ٹارج ایجنسی سے ہے۔ ٹارج ایجنسی کا چیف کرنل الیگزینڈر ہے اور میں اس کا نمبر ٹو ہوں۔ سمجھی تم۔ میرے ایک اشارے پر تم سب گولیوں سے چھلنی ہو سکتے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

ہو۔ اس لئے تم سب کے لئے بہتر ہو گا کہ میرے سامنے تمیز اور عزت سے بات کرو۔ اب میں تمہارا بولنے کا یہ انداز پسند نہیں کروں گا''...... مارٹرس نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہم آپ سے عزت اور تکریم سے ہی بات کریں گے جناب لیکن یہ بھی تو دیکھیں کہ ہم باقاعدہ حکومت کی اجازت سے سیر و تفریح کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہمارے کاغذات مکمل ہیں اور ہمارے پاس سیاحت کے خصوصی پاس بھی موجود ہیں''...... دوسرے آدمی نے کہا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ واقعی اس ماحول میں بے حد گھبرایا ہوا ہو۔

''جو بھی ہے۔ ہمیں تم پر شک ہے۔ ہم تمہیں اپنی تسلی کے بعد ہی یہاں سے جانے دے سکتے ہیں ورنہ نہیں''...... مارٹرس نے کہا۔

''کیا چاہتے ہو''...... دوسری لڑکی نے ان کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔

''ابھی پتہ چل جائے گا''...... مارٹرس نے کہا۔

''کیوں فضول میں وقت ضائع کر رہے ہو۔ ان کے میک اپ واش کراؤ۔ ابھی سب کچھ ہمارے سامنے آ جائے گا''...... ساتھ کھڑے ہوئے پیوٹن نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ ابھی ان کے اصل چہرے سامنے آ جاتے ہیں ان کو میک اپ واشر سے چیک کرو''...... مارٹرس نے

چونکتے ہوئے پیچھے کھڑے ایک آدمی سے کہا اور سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔ اس ٹرالی پر ایک مشین تھی۔ مشین کی سائیڈ میں ایک کنٹوپ تھا جس میں ایک بڑی نال کے ساتھ بہت چھوٹی چھوٹی رنگ برنگی تاریں مشین کے ساتھ ایڈجسٹ تھیں۔ اس آدمی نے ٹرالی اس سوئس نژاد عورت کے قریب روکی اور پھر کنٹوپ ہک سے نکال کر اس نے سوئس نژاد عورت کے سر پر چڑھایا اور اسے بند کرنے لگا۔ کنٹوپ نے سر اور گردن تک اس عورت کا پورا چہرہ ڈھانپ دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کا بٹن دبایا تو مشین میں سے سیٹی کی ہلکی ہلکی آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں کے بعد مشین آف ہو گئی۔

''یہ کیا ہوا ہے۔ یہ مشین کیوں آف ہو گئی ہے''...... مارٹرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مشین نے اپنا کام پورا کر لیا ہے باس۔ اب میں کنٹوپ ہٹاتا ہوں۔ اگر اس کے چہرے پر میک اپ ہوا تو وہ واش ہو گیا ہو گا''...... اس آدمی نے کہا اور پھر اس نے کنٹوپ ہٹایا تو یہ دیکھ کر نہ صرف اس آدمی بلکہ مارٹرس اور پیوٹن کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ کنٹوپ ہٹنے کے بعد بھی اس لڑکی کا وہی چہرہ نظر آ رہا تھا۔ جو کنٹوپ چڑھنے سے پہلے تھا۔

''ہونہہ۔ یہ تو میک اپ میں نہیں ہے''...... پیوٹن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

''دوسری لڑکی کو چیک کرو''...... مارٹرس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور وہ آدمی ٹرالی دھکیلتا ہوا دوسری لڑکی کے پاس پہنچ گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کے سب چیک ہو چکے تھے۔ لیکن کوئی بھی میک اپ میں ثابت نہ ہوا تھا۔

''یہ سب کیا ہے۔ آخر ان کے میک اپ واش کیوں نہیں ہوئے''...... مارٹرس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ ہم میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہیں ہے۔ اب تمہیں یقین آ جانا چاہئے کہ ہم وہ نہیں جو تم سمجھ رہے ہو''۔ عورت نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں ہے۔ ممکن ہے تم سب نے کوئی نیا اور انتہائی جدت کا حامل میک اپ کر رکھا ہو''۔ مارٹرس نے غراتے ہوئے کہا۔

''ایسا کچھ نہیں ہے۔ تم ہماری بات پر یقین کرو۔ اگر تم چاہو تو ہمارے کاغذات ایکریمی سفارت خانے سے چیکنگ کرا لو۔ چاہو تو ایکریمیا سے بھی تصدیق کرا سکتے ہو اگر اس پر بھی تم مطمئن نہیں ہوتے تو پھر جو چاہے کرلو۔ ہماری کھالیں چھیل کر دیکھ لو لیکن یہ سن لو کہ تمہیں بہرحال خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ ہم ہوٹل سے آتے ہوئے ویٹر کو کہہ آئے تھے کہ وہ جی ٹی اے کو ہماری گرفتاری کے متعلق فون کر دے اور جی ٹی اے نے اب تک یقیناً ہمارے سفارت خانوں سے رابطہ کر لیا ہو گا۔ اس کے بعد تمہارا جو بھی حشر ہو۔ تم

بہتر سمجھ سکتے ہو''......عورت نے کہا۔

''مجھے تمہاری کسی بھی بات کا کوئی خوف نہیں ہے۔ میرا تعلق ٹارج ایجنسی سے ہے اور ٹارج ایجنسی کو مکمل اختیارات حاصل ہیں۔ ایکریمیا تو کیا تمہارا تعلق کسی بھی ملک سے ہو ہم چیکنگ کے لئے کسی کو بھی یہاں لا سکتے ہیں اور اس کے لئے ہم کسی بھی سفارت خانے کو بھی جواب دہ نہیں ہیں''...... مارٹرس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''بہرحال۔ اب اور کیا چیکنگ کرنا چاہتے ہو''...... اس بار ایک غصیلے نوجوان نے کہا۔

''تم لوگ ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ میں کیوں جانا چاہتے ہو''۔ مارٹرس نے جولیا کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

''ہم پہاڑی مقامات کی سیاحت کو ترجیح دیتے ہیں اور خاص طور پر ہمیں وائلڈ لائف بے حد پسند ہیں۔ ہم نے ایری زون سمیت دنیا کے بے شمار جنگلات کی سیر کی ہے اس بار ہماری کرانس کے جنگل کو دیکھنے کی خواہش ہے اور ہماری اطلاع کے مطابق اس جنگل میں سخت پہرہ ہے لیکن اس کے باوجود سیاحوں کی خواہش پر انہیں مشروط طور پر جانے کی اجازت ہوتی ہے اور ہم نے وہ اجازت بھی حاصل کر لی ہے۔ اس لئے تمہیں اس بات پر ہم سے سوال کرنے کی بجائے ہمارے اجازت نامے کو ہی دیکھ کر مطمئن ہو جانا چاہئے اور ہمیں چھوڑ دینا چاہئے''...... جولیا نے جواب دیا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

"کیا تم ان کی لیڈر ہو"...... مارٹرس نے کہا۔

"ہاں میں گروپ لیڈر ہوں اور ہمارے درمیان شروع سے یہی طے ہے کہ لیڈر میں ہی ہوں گی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اسی لئے تمہارے سوا کوئی دوسرا بات نہیں کر رہا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں اس وقت تو تمہیں رہا کر دیتا ہوں لیکن یاد رکھنا جب تک تم اس ملک میں ہو ہماری آنکھیں تمہیں چیک کرتی رہیں گی اور جس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ تم غلط لوگ ہو ہم تمہیں ایک لمحے میں گولیوں سے اڑا دیں گے"...... مارٹرس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم غلط نہیں ہیں اور نہ ہی ہم یہاں کوئی غلط کام کرنے آئے ہیں۔ ہمارا مقصد سوائے سیر و تفریح کے کچھ نہیں ہے۔ تم بے شک ہم پر دن رات نظر رکھو۔ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایک بات میں ضرور کہوں گی"...... جولیا نے کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"کون سی بات"...... اس بار پیوٹن نے کہا۔

"تم دونوں ٹارج ایجنسی کے مین ایجنٹ ہو کر اصل آدمی کو پکڑنے کی بجائے سیاحوں کے پیچھے کیوں دوڑ رہے ہو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم جانتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کس کے پیچھے بھاگنا ہے اور کس کے پیچھے نہیں"...... مارٹرس نے اسی طرح سے منہ بنا کر

کہا اور پھر اس نے وہاں موجود ایک آدمی سے مخاطب ہو کر انہیں رہا کر کے عمارت سے باہر بھیج دینے کا حکم دیا اور خود تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ پیوٹن بھی خاموشی سے اس کے پیچھے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس دفتر میں پہنچ چکے تھے۔

"یہ لوگ تو صحیح نکلے ہیں مارٹرس۔ اب اگر انہوں نے سفارت خانے میں ہمارے خلاف کمپلین کر دی تو ہمیں لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں"...... پیوٹن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہو گا۔ مجھے اس بات کا یقین تھا کہ ان کے میک اپ صاف ہو جائیں گے۔ مگر ایسا نہیں ہوا اور پھر ضروری تو نہیں کہ ہر اندازہ درست ثابت ہو جائے۔ کچھ اندازے غلط بھی ہو سکتے ہیں لیکن چیکنگ تو ضروری ہوتی ہے"...... مارٹرس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے یہ تو بتا دیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد یہاں پہنچ رہے ہیں لیکن یہ یہاں کس لئے آئے ہیں اور تم ان سے ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ کا کیوں پوچھ رہے تھے۔ کیا ہے وہاں پر اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئی کس مشن پر ہے"...... پیوٹن نے کہا۔

"یہ سب مجھے بھی معلوم نہیں ہے پیوٹن۔ چیف نے مجھے بس پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد کا بتایا تھا۔ ان کے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے اور یہ یہاں کون سا مشن پورا کرنا چاہتے ہیں اس کے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بارے میں چیف نے مجھے کچھ بھی نہیں بتایا ہے اور نہ ہی اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ میں کیا ہو رہا ہے اور انہیں وہاں جانے سے روکنے کے لئے کیوں کہا گیا تھا“...... مارٹرس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا تم نے ان سب کے بارے میں چیف سے کچھ نہیں پوچھا“...... پیوٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ تم جانتے ہو کہ ہمیں چیف کی دی ہوئی ہدایات پر عمل کرنا ہوتا ہے اور اس سے کچھ پوچھنے کی جرأت کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے“...... مارٹرس نے کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ ریڈ ہلز یا پھر ریڈ فورسٹ میں ایسا کچھ ہو جیسے کوئی ٹاپ ہیڈ کوارٹر، اسلحہ ساز فیکٹری یا پھر کوئی لیبارٹری جسے یہ لوگ تباہ کرنے آئے ہوں یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ چیف نے اپنے ایجنٹوں سے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرایا ہو۔ پاکیشیا سے کوئی فارمولا چوری کر کے یہاں لایا گیا ہو یا کسی سائنسدان کو اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہو۔ کچھ تو ہے ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں جھک مارنے تو نہیں آ سکتی ہے نا“...... پیوٹن نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے اس کے بارے میں بہت سوچا ہے۔ اپنے ذرائع سے پہاڑیوں اور جنگل کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی ہیں لیکن اطلاع کے مطابق وہاں سوائے کنتاس کی سرحدی پٹی کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ کوئی فیکٹری، کوئی لیبارٹری یا کسی بھی

ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مجھے معمولی سے بھی شواہد نہیں ملے ہیں“...... مارٹرس نے کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی اور طرف جانے کے لئے یہاں آ رہے ہوں۔ یہ ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ کی بات انہوں نے ہمیں ڈاج دینے کے لئے کی ہو اور چیف کو یہی لگ رہا ہو کہ وہ اسی طرف جانا چاہتے ہیں“...... پیوٹن نے کہا۔

”ہاں۔ ہوسکتا ہے کہ ایسا ہی ہو“...... مارٹرس نے کہا۔

”اور اگر ان علاقوں میں کچھ ہے تو پھر یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد دارالحکومت میں آئے بغیر کسی اور راستے سے ریڈ ہلز یا ریڈ فورسٹ پہنچ جائیں۔ ہم انہیں خواہ مخواہ یہاں ڈھونڈتے رہ جائیں“...... پیوٹن نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

”ہونے کو تو سب کچھ ہوسکتا ہے۔ نجانے میری چھٹی حس کیوں بار بار یہی کہہ رہی ہے کہ یہ لوگ مشکوک ہیں لیکن کوئی کلیو ہی سمجھ میں نہیں آ رہا“...... مارٹرس نے کہا۔

”ہم نے بہرحال سیاحوں پر ہاتھ ڈالا ہے۔ کسی بھی وقت یہاں محکمہ سیاحت کا فون آ سکتا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اس جھمیلے سے بچنے کے لئے تم خود ہی چیف کو کال کر کے ساری بات بتا دو۔ اگر کوئی کال آئی تو چیف خود ہی سنبھال لیں گے اور ہماری جان عذاب میں آنے سے بچ جائے گی“...... پیوٹن نے کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو اس سے پہلے کہ چیف کو فون جائے مجھے خود ہی اسے ساری بات بتا دینی چاہئے۔ کیونکہ چیف کے موڈ کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ ٹھیک ہے میں اسے رپورٹ دے دیتا ہوں پھر وہ خود ہی سب کچھ سنبھال لے گا“...... مارٹرس نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اس نے عقب میں موجود الماری میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی ہلکی آواز نکلنے لگی۔

”ہیلو ہیلو۔ مارٹرس کالنگ فرام ہیڈ کوارٹر۔ اوور“...... مارٹرس نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

”یس۔ ریمنڈ اٹنڈنگ فرام ٹارج ایجنسی ہیڈ کوارٹر۔ اوور“۔ چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

”چیف سے بات کراؤ ریمنڈ۔ اوور“...... مارٹرس نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کرنل الیگزینڈر کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

”ہیلو۔ کرنل الیگزینڈر اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... کرنل الیگزینڈر کی آواز میں خاصی سختی تھی۔

”مارٹرس بول رہا ہوں جناب۔ ایک رپورٹ دینی تھی آپ کو۔ اوور“...... مارٹرس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کیسی رپورٹ۔ تفصیل سے بتاؤ۔ اوور“...... دوسری طرف سے کرنل الیگزینڈر نے چونک کر پوچھا اور جواب میں مارٹرس نے ان سیاحوں کے بارے میں پہلی رپورٹ ملنے سے ہیڈ کوارٹر میں ان کے میک اپ چیکنگ تک پوری رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔

”اوہ اوہ۔ کہاں ہیں یہ لوگ۔ اوہ یہ تو واقعی سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ سوئس لڑکی کا نام جولیا ہے اور میں اسے بخوبی جانتا ہوں۔ اوور“...... کرنل الیگزینڈر نے دوسری طرف سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

”وہ جناب ایک کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں۔ کل صبح ان کا پروگرام ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ جانے کا ہے۔ اوور“...... مارٹرس نے چونک کر جواب دیا۔

”اوہ اوہ۔ پھر تو یقیناً یہی مطلوبہ افراد ہیں۔ تم ایسا کرو فوراً ان کی رہائش گاہ کو گھیر لو۔ اس طرح کہ انہیں شک نہ ہو میں ابھی واپس آ رہا ہوں۔ میں اپنی نگرانی میں ان پر ریڈ کراؤں گا۔ یہ نکلنے نہ پائیں۔ اگر یہ فرار ہونے لگیں تو بے شک انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔ میں ذمہ دار ہوں۔ اوور“...... چیف نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ یس چیف۔ اوور“...... مارٹرس کرنل الیگزینڈر کی اس طرح چیخنے پر بری طرح بوکھلا گیا تھا۔

”فوراً گھیر لو۔ نکلنے نہ دینا۔ اوور اینڈ آل“...... کرنل الیگزینڈر

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور مارٹرس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ واقعی بوکھلائے ہوئے انداز میں دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف اس طرح بڑھنے لگا جیسے وہ خود ابھی جا کر انہیں گردنوں سے پکڑ لے گا۔ پیوٹن بھی اس کے پیچھے دوڑتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کرانس کے دارالحکومت کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی تھے۔ عمران کے کہنے پر جی ٹی اے میں موجود پاکیشیائی فارن ایجنٹ ڈگلس نے ان سب کو نئی رہائش گاہ فراہم کر دی تھی۔ عمران نے ہی کال کر کے ان سب کو ہوٹل میں بلایا تھا اور وہ سب ایک ایک کر کے اس کے پاس پہنچ گئے تھے۔

انہوں نے تارج ایجنسی میں پکڑے جانے اور وہاں ہونے والے سوال و جواب کے بارے میں عمران کو ساری تفصیل بتا دی تھی۔ جسے سن کر عمران خاموش ہو گیا تھا۔ ڈگلس بھی ان کے ہمراہ موجود تھا۔ اس نے اپنا میک اپ بدل لیا تھا کیونکہ اس کے کہنے کے مطابق تارج ایجنسی والے اس پر بھی مسلسل نظر رکھ رہے تھے اور انہوں نے اسے کئی بار پوچھ گچھ کے لئے بھی بلایا تھا۔

”کیا اب تم ہمیں لیڈ کرو گے“...... جولیا نے عمران سے مخاطب

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

ہو کر کہا۔

”کیوں۔ کیا تمہیں میرے لیڈر بننے پر اعتراض ہے“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں یہ بات نہیں ہے“...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

”تو پھر بتاؤ کیا بات ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”میں سوچ رہی تھی کہ اگر چیف نے تمہیں ہی لیڈر بنا کر بھیجنا تھا تو پھر انہوں نے ہم سب کو تم سے پہلے یہاں کیوں بھیجا تھا اور پھر چیف نے مجھ سے کیوں کہا تھا کہ اس ٹیم کو میں لیڈ کروں گی وہ پہلے ہی کہہ دیتا کہ ہمیشہ کی طرح تم ہی اس ٹیم کو لیڈ کرو تو مجھے یا کسی کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا“...... جولیا نے کہا۔

”مجھے تمہاری اس بات سے تو صاف لگ رہا ہے کہ تمہیں میرا لیڈر بننا پسند نہیں آیا“...... عمران نے کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ تم چاہتے ہو کہ میں یہی کہوں تو ٹھیک ہے۔ مجھے نہیں آیا پسند۔ اس مشن کی حد تک تو واقعی نہیں۔ جب مجھے اس مشن کے لئے ٹیم لیڈر بنایا گیا تھا تو پھر تمہیں کیوں“...... جولیا نے صاف لہجے میں کہا۔

”کیا تم جانتی ہو کہ یہاں ہم کس مشن پر کام کرنے کے لئے آئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ چیف نے مجھے مشن کے بارے میں کچھ نہیں بتایا

ہے“...... جولیا نے کہا۔

”تو پھر تم کس مشن کے لئے خود کو لیڈر سمجھ رہی ہو“...... عمران نے کہا۔

”اس کے بارے میں چیف نے ہمیں آج نہیں تو کل بتا ہی دینا تھا“...... جولیا نے کہا۔

”مشن کی تفصیلات میرے پاس ہیں۔ یہ مشن ہماری توقع سے کہیں بڑھ کر اہم اور خطرناک ہے۔ اسی لئے چیف نے اس بار پوری ٹیم کو بھیجا ہے اور مجھے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ الگ۔ لیکن چیف نے ہم سب کو اس مشن پر اکٹھے کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے پہلے کہ تم اس بات کا فیصلہ کرو کہ اس مشن کی لیڈر تم بنو گی اور اپنی نگرانی میں مشن پورا کراؤ گی اس مشن کی تفصیلات سن لو“...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مشن کی تفصیلات بتاؤ۔ مشن کی تفصیل سننے کے بعد ہی میں اس بات کا فیصلہ کروں گی کہ اس مشن کی باگ ڈور میں سنبھالوں گی یا تم“...... جولیا نے کہا۔

”مشن کی باگ ڈور تم سنبھال لو لیکن اپنی باگ ڈور میرے ہاتھوں میں دے دو“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیسی باگ ڈور“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”اب تم سمجھ دار ہو کر بھی نا سمجھی والی بات کرو تو میں کیا کہہ سکتا ہوں“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

”عمران صاحب۔ ہمیں مشن کی تفصیل بتائیں پلیز۔ واقعی اس بار ہمارے سامنے کورے کاغذ ہیں اور ہمیں اس بات کا علم ہی نہیں ہے کہ ہمیں آخر لکھنا کیا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”گائے پر مضمون لکھ دو۔ آسان ہے گائے کی چار ٹانگیں ہوتی ہیں۔ دو کان ہوتے ہیں۔ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور یہ دودھ دیتی ہے۔ اس کی چھوٹی دم ہوتی ہے اور......“ عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”گائے پر مضمون لکھنے کے لئے ایک آسان سا حل ہے میرے پاس“...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا“...... عمران نے پوچھا۔

”گائے کا مضمون کاغذ پر لکھنے کی بجائے کسی گائے کو ہی پکڑ لاتے ہیں اور اس گائے پر ہی لکھ دیتے ہیں مضمون۔ گائے کو دیکھ کر سب کو ہی سمجھ آ جائے گی کہ اس کی چار ٹانگیں ہوتی ہیں، دو کان ہوتے ہیں، دم ہوتی ہے اور یہ دودھ دیتی ہے“...... چوہان نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

”پھر تو تمہیں گائے پکڑ کر بھی لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس ایک سانڈ موجود ہے۔ اس پر ہی جلی حروف میں لکھ دیتے ہیں مضمون۔ اسے بھی دیکھ کر سب کو پتہ چل جائے گا کہ اس کے بھی دو کان ہیں۔ دو ہاتھ اور دو پاؤں۔ دو آنکھیں بھی ہیں اور ایک ناک بھی جس پر ہر وقت غصہ سوار رہتا ہے۔ البتہ دم کے

معاملے میں بات رہ جائے گی تو کوئی بات نہیں ہم اسے ایک آرٹی فیشل دم بھی لگا دیتے ہیں۔ کیوں تنویر“...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

”عمران پلیز۔ ہمیں مشن کی تفصیلات بتاؤ“...... جولیا نے کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ سنو۔ کافرستان اور کرانس نے پاکیشیا کے خلاف ایک بھیانک منصوبے کا آغاز کیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت کرانس میں کافرستان کے اشتراک سے ایک بڑی اور انتہائی خوفناک میزائل بنانے والی فیکٹری تیار کی جا رہی ہے۔ اس فیکٹری میں کوبرا نام کے میزائل تیار کئے جائیں گے اور پھر کرانس کے ہی کسی علاقے میں ایک میزائل اسٹیشن بھی تعمیر کیا جائے گا جہاں کوبرا میزائلوں کو لانچ کیا جائے گا اور پھر ان سے پاکیشیا کو نشانہ بنایا جائے گا۔ چونکہ کرانس سے پاکیشیا کا فاصلہ زیادہ ہے اس لئے ان میزائلوں کو اس قدر طاقتور بنایا جا رہا ہے کہ یہ دور تک مار کر سکیں اور ڈائریکٹ پاکیشیا کو ہٹ کر سکیں۔ کافرستان نے اس میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کو بنانے کے تمام اختیارات کرانس کو دے دیئے ہیں اور خود اس معاملے سے یوں پیچھے ہٹ گیا ہے جیسے اس میں اس کا کوئی بھی عمل دخل نہ ہو۔ کافرستان اور کرانس میں ہونے والے معاہدے کے تحت ساری کی ساری سرمایہ کاری کافرستان کی ہو گی اور اس منصوبے کو عملی جامہ کرانس پہنچائے گا۔ تمام معاہدہ

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

طے پا چکا ہے اور پاکیشیا پر حملہ کرنے اور اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی تیاری بھی شروع ہو چکی ہے۔ اطلاعات کے مطابق کرانس میں فیکٹری بن چکی ہے جہاں کوبرا میزائل تیار کئے جا رہے ہیں اور میزائل اسٹیشن بنانے کا کام ہو رہا ہے۔ کوبرا میزائل بنانے والی فیکٹری کہاں ہے اس کے بارے میں کوئی تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔ صرف اتنا پتہ چل سکا ہے کہ یہ کرانس کے کسی دور افتادہ علاقے میں ہے۔ چونکہ ہم یہاں ایک بلائنڈ مشن پر کام کرنے آئے ہیں اس لئے تم لوگوں کو خصوصی طور پر کہا گیا تھا کہ تم سب ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ جانے کی بات کرو۔ اگر کرانس کی کوئی ایجنسی تمہارے پیچھے لگی تو وہ یہی سوچتے رہ جائیں گے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مشن ریڈ ہلز اور ریڈ فورسٹ میں ہے جبکہ ایسا کچھ نہیں ہے۔ اس طرف کنٹاس کی ریاست ہے جو کرانس اور اسرائیل کے مابین ہونے والے معاہدے کے تحت الگ قائم کی گئی ہے۔ ہم نے نہ ہی ریڈ ہلز کی طرف جانا ہے اور نہ ریڈ فورسٹ، بلکہ ہمیں یہاں کوبرا میزائل فیکٹری کو تلاش کرنا ہے اور اسے تباہ کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارا دوسرا مشن اس میزائل اسٹیشن کو بھی تباہ کرنا ہے جہاں سے پاکیشیا کو ٹارگٹ کیا جا سکتا ہے اور بس''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ بات کیسے سامنے آئی ہے کہ کافرستان اور کرانس کے درمیان ایسا کوئی معاہدہ طے پایا ہے کہ سرمایہ کاری کافرستان کی ہو

گی اور اس منصوبے پر عملدرآمد کرانس کرے گا اور کرانس اپنی ہی سرزمین پر کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن بنائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''کرانس اور کافرستان کے اشتراک کا یہ منصوبہ کافی عرصہ پہلے خفیہ طور پر طے پا گیا تھا اور اس پر کام بھی شروع کر دیا گیا تھا۔ اس منصوبے کا شاید ہمیں علم نہ ہوتا لیکن جب کافرستانی اعلیٰ قیادت اور کرانس کی اعلیٰ قیادت کے درمیان خفیہ رابطوں میں تیزی آ گئی تو کافرستان میں ناٹران اور کرانس میں ہمارے مین ایجنٹ ریڈ کارٹر نے کان کھڑے کر لئے اور پھر انہوں نے اس معاملے میں کام شروع کر دیا ان خفیہ ملاقاتوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں۔ اصل حقیقت تک پہنچنے میں انہوں نے بے حد تگ و دو کی تھی اور پھر جب سارے معاملات ان کے سامنے آئے تو انہوں نے چیف کو ساری تفصیلات سے آگاہ کر دیا۔ دونوں ممالک کے ایجنٹوں نے کرانس میں بننے والی فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھ چھوڑی تھی لیکن اس معاملے میں وہ کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ بہرحال مشن اہم تھا اس لئے چیف نے پاکیشائی حکومت کے اعلیٰ سطح کے اجلاس بلائے اور اعلیٰ حکام کے تحت یہی فیصلہ کیا گیا کہ کرانس اور کافرستان کے اس مشترکہ مشن کو کسی بھی صورت میں کامیاب نہ ہونے دیا جائے گا اور ٹیم کرانس جا کر کوبرا میزائل فیکٹری اور

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

میزائل اسٹیشن کو تباہ کرے گی۔ کرانس کا مین ایجنٹ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اب بھی اسی کام میں لگا ہوا ہے لیکن ابھی تک اسے ایسی کوئی ٹپ نہیں ملی ہے کہ وہ پتہ چلا سکے کہ کوبرا میزائل فیکٹری کہاں ہے اور میزائل اسٹیشن کہاں تیار کیا گیا ہے یا تیار کیا جا رہا ہے البتہ ریڈ کارٹر کو اس بات کا ضرور علم ہو گیا ہے کہ کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کی تمام تر ذمہ داری کرانس کی ٹاپ ایجنسی ٹارج کو دی گئی ہے۔ ٹارج ایجنسی کے حوالے سے بھی چیف نے ساری معلومات حاصل کر لی ہیں۔ یہ ایک طاقتور، فعال اور انتہائی خوفناک ایجنسی ہے جس کے دوسری ایجنسیوں کی طرح بے شمار سیکشن ہیں اور ہر سیکشن کا الگ الگ انچارج ہے لیکن ان کا چیف ایک ہی ہے جو کرنل الیگزینڈر ہے اور یہ کسی زمانے میں فوج کا کمانڈر ہوا کرتا تھا۔ اس کے بعد اس نے سرکاری طور پر ٹارج ایجنسی کی قیادت سنبھالی اور اب تک وہ اسی ایجنسی سے منسلک ہے“...... عمران نے کہا۔

”تو تمہاری اس ساری تفصیل کا لب لباب یہ ہے کہ ہم کرانس میں کوبرا میزائل فیکٹری اور اس میزائل اسٹیشن کو ڈھونڈ کر تباہ کرنے آئے ہیں جسے پاکیشیا کے خلاف استعمال کیا جانا ہے“...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں“...... عمران نے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ ہم اس فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کو ڈھونڈیں

گے بھی اور اسے تباہ بھی کریں گے“...... جولیا نے کہا۔

”کیا تم جانتی ہو کہ یہ کہاں ہیں“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ تمہارے کہنے کے مطابق یہ کرانس میں ہیں تو یہیں کسی علاقے میں ہو گی فیکٹری اور میزائل اسٹیشن بھی۔ اس بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ یہاں بیٹھ کر تو نہیں ہو سکتیں“۔ جولیا نے جواب دیا۔

”جب یہ معلومات ابھی تک کرانس کا مین فارن ایجنٹ اور اس کے ساتھی حاصل نہیں کر سکے تو پھر تم کیسے اور کہاں سے معلومات حاصل کرو گی“...... عمران نے کہا۔

”یہ ہمارا کام ہے اور ہم کر لیں گے۔ ویسے چیف نے کہا تھا کہ تمہیں اس لئے بھیجا جائے گا کہ تم اسے ٹریس کرو گے اور ہم مشن مکمل کریں گے“...... جولیا نے کہا۔

”یہ چیف نے نہیں کہا ہو گا۔ یہ تم اپنی طرف سے کہہ رہی ہو اور سچ تو یہ ہے کہ اسی ٹریننگ کے چکر میں تو میں کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ڈولتا پھر رہا ہوں مس جولیانا فٹز واٹر“...... عمران نے کراہ کر کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم“...... جولیا نے چونک کر کہا۔

”تم نے شاید اس مشن کو آسان سمجھ لیا ہے لیکن یہ مشن آسان

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ثابت نہیں ہو گا۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ہمارے خلاف یہاں کرانس کے دارالحکومت میں دو مختلف ایجنسیاں حرکت میں آ چکی ہیں۔ ان میں ایک ایجنسی تو ٹارج ایجنسی ہے جس کے ایک سیکشن سے تم مل بھی چکی ہو۔ دوسرا گروپ میرے دوست براؤن کی ساتھی لڑکی ڈارسی کا ہے۔ جو پاور گروپ کہلاتا ہے اور اس گروپ کی طاقت ٹارج ایجنسی جیسی ہے۔ ڈارسی انتہائی ذہین اور خطرناک ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی سفاک، بے رحم اور ضدی قسم کی عورت ہے جو غیر ملکی ایجنٹوں سے شدید نفرت کرتی ہے اور اس وقت تک چین نہیں لیتی جب تک وہ ان سب کا خاتمہ نہ کر دے۔ ٹارج ایجنسی کے ساتھ پاور گروپ نے بھی پورے دارالحکومت بلکہ پورے کرانس میں جال پھیلا رکھا ہے۔ جنہیں ہمیں تلاش کرنے اور ہلاک کرنے کے احکامات ہیں۔ اطلاع کے مطابق ٹارج ایجنسی کی فورس اور پاور گروپ کا کرانس کے ایک شہر ہافیو میں گہرا کنٹرول ہے۔ وہاں کی حالت ایسی ہے کہ ہافیو میں کسی بھی طرف سے اور کسی بھی طریقے سے داخل ہونے والوں کی چیکنگ، میک اپ چیک کرنے والے کیمروں سے کی جا رہی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ جن پر انہیں معمولی سا بھی شک پڑ جائے ان پر ایک لمحہ توقف کئے بغیر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جاتی ہے اور پھر بعد میں ان کا کچا چٹھا معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ کون تھا، کہاں سے آیا تھا اور کس مقصد کے لئے آیا تھا۔ مطلب یہ کہ ان

لاشوں کی معلومات بعد میں لی جاتی ہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تم خواہ مخواہ ہمیں مرعوب کرنے کی کوشش کر رہے ہو لیکن ہم تمہاری ان باتوں میں اس بار نہیں آئیں گے اور جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہم نے بہرحال مشن مکمل کرنا ہے اور اگر ہافیو کی زیادہ حفاظت کی جا رہی ہے تو پھر ہمارا دھیان اسی طرف ہونا چاہئے۔ اگر پاور گروپ اور ٹارج ایجنسی اس طرف زیادہ توجہ دے رہی ہے تو پھر یقیناً کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کے وہاں ہونے کے چانس زیادہ ہیں اور میں نے کرانس کا تفصیلی نقشہ دیکھا ہے۔ ہافیو ہی ایک ایسا شہر ہے جو پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے اور جسے دشوار گزار اور خطرناک پہاڑی علاقہ بھی سمجھا جاتا ہے اور شاید ہے بھی ایسا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تمہارا ردعمل کیا ہے۔ ویری گڈ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے میں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے سنجیدگی سے اور ایکریمین لہجے میں کہا۔

''آپ کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے ہوٹل کے فون آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ کمرہ چونکہ مائیکل کے نام

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

سے ریزرو تھا اس لئے آپریٹر نے مائیکل کی کال اس کمرے میں ہی ٹرانسفر کر دی تھی۔

''یس۔ کراؤ بات''...... عمران نے کہا۔

''ہیلو مسٹر مائیکل۔ میں مرکلے بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے کہا۔

''فیکٹری کی تفصیلی رپورٹ مثبت ہے۔ میں خود اسے لے کر آ رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ گڈ۔ ٹھیک ہے آ جاؤ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اس مرکلے کو تم نے کہاں سے کال کر لیا تھا اور اس نے کیسے یہاں فون کیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سارا چکر تمہارے چیف کا ہے اور بدنام وہ مجھے کر دیتا ہے۔ میں تو تمہارے ساتھ رہا ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا چکر چلایا ہے چیف نے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھی بھی چونک پڑے تھے۔

''تمہارے اس نقاب پوش چیف نے آکٹوپس کی طرح پوری دنیا میں اپنے ہاتھ پاؤں پھیلائے ہوئے ہیں۔ ہافیو میں بھی اس کا فارن ایجنٹ موجود ہے اور اس فارن ایجنٹ کا نام مرکلے ہے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ میں اس ہوٹل کے کمرے بک کراؤں اور میرا نام

مائیکل ہو گا تاکہ مرکلے اس فیکٹری کے بارے میں رپورٹ مجھے دے سکے۔ مرکلے انتہائی تیز آدمی ہے اس لئے وہ کوئی نہ کوئی کلیو نکال لے گا اور اب تمہارے سامنے اس نے کہا ہے کہ رپورٹ مثبت ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ واقعی کلیو نکالنے میں کامیاب ہو گیا ہے اور کلیو اس قدر اہم ہے کہ وہ فون پر نہیں بتانا چاہتا اس لئے وہ خود یہاں پہنچ رہا ہے۔ اب وہ جو کچھ بتائے گا تم سب کے سامنے ہی بتائے گا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اسے یہ کیسے معلوم ہوا کہ تم اس کمرے میں موجود ہو''...... جولیا نے کہا۔

''اس نے ہوٹل کے فون آپریٹر سے کہا ہو گا کہ مائیکل کے نام جو کمرہ بھی بک ہو وہاں بات کراؤ اور ظاہر ہے ہوٹل والوں کو تو علم ہو گا کہ مائیکل کے نام کون سا کمرہ بک ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''بعض اوقات تم اس طرح دوسروں کو چکر دیتے ہو کہ اسے واقعی بچگانہ ٹائپ کے سوال کرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اب یہ عام سی بات تھی لیکن نجانے کس جھونک میں، میں نے پوچھ لیا''۔ جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اب اس سوال پر خود ہی شرمندہ ہو رہی ہو۔

''تم لیڈر ہو اس لئے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یاد رکھو لیڈر بچہ ہی ہوتا ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ بگڑنے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

لگا۔ ظاہر ہے عمران اس بار اس کی توہین کر رہا تھا اور وہ بھی سب کے سامنے۔

''جولیا تم کیوں خواہ مخواہ اس کے منہ لگتی ہو۔ اس کی تو عادت ہے ایسے ہی بکواس کرتے رہنے کی''...... تنویر نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا، پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

''مرکلے ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''میں کھولتا ہوں دروازہ''...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''مسٹر مائیکل سے ملنا ہے''...... دروازہ کھلتے ہی باہر سے مرکلے کی آواز سنائی دی۔

''آجاؤ''...... صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو ایک مقامی آدمی جس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ وہ کمرے میں موجود دوسرے لوگوں کو دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک گیا تھا۔

''آجاؤ مرکلے۔ ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی یہ اصل شکلیں نہیں ہیں۔ اصل چہروں کے لحاظ سے یہ سب وجیہہ اور خوبصورت ہیں۔ انہوں نے اپنی شکلیں خود ہی بدصورت اور خوفناک بنائی ہیں میک اپ کر کے''...... عمران نے مائیکل کے لہجے میں کہا تو آنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔ صفدر نے دروازہ بند کر دیا

اور مرکلے سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہاں۔ اب تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''مسٹر مائیکل۔ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ کوبرا میزائل فیکٹری کرانس اور ہانڈلا کے سرحدی علاقے ٹراسکا میں ہے۔ ٹراسکا تمام کا تمام پہاڑی علاقہ ہے جہاں سے معدنیات وغیرہ نکالی جاتی ہیں۔ خاصا بڑا شہر ہے یہ ٹراسکا۔ اس میں ایک کلب ہے جس کا نام بھی ٹراسکا کلب ہے۔ اس کلب کا منیجر فراسگ ہے اور اسی فراسگ کے ذریعے اس فیکٹری کو تمام مشینری سپلائی ہوتی ہے''...... مرکلے نے جواب دیا۔

''تمہیں کیسے یہ سب معلوم ہوا۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ مکمل تفصیل''...... عمران نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔

''مجھے چیف نے کہا تھا کہ اس فیکٹری میں انتہائی قیمتی مشینری نصب ہو رہی ہے اور یہ مشینری حجم میں عام مشینری جیسی ہو گی اور ایکریمیا یا کارمن سے یہاں پہنچ رہی ہو گی۔ میں اس سلسلے میں معلومات حاصل کروں۔ چنانچہ میں نے اسی پوائنٹ پر کام شروع کر دیا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ ایکریمیا کی ایک فرم جس کا ہیڈ آفس ایکریمیا کے دارالحکومت میں ہے، مشینری مسلسل ایکریمیا سے کرانس بھجوا رہی ہے اور یہ سلسلہ کئی ماہ سے جاری ہے اور یہ مشینری کرانس دارالحکومت میں کام کرنے والی ایک فرم منگواتی ہے۔ میں نے اس فرم کے ایک آدمی کو کافی بڑی رقم دے کر اس سے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ مشینری جو سائنسی مشینری ہے ٹرکوں کے ذریعے ٹراسکا بھیجی جا رہی ہے اور وہاں اسے ڈیل ٹراسکا کلب کا منیجر فراسگ کرتا ہے اور یہ مشینری ایسی نہیں ہے جو معدنیات نکالنے اور پھر اس کی صفائی میں کام آتی ہے کیونکہ یہ فرم جو مشینری منگواتی ہے وہ اس مشینری سے یکسر ہٹ کر ہوتی ہے اس لئے میں کنفرم ہو گیا کہ یہ فیکٹری اسی علاقہ میں ہے۔ اب اگر آپ کہیں تو میں اس فراسگ سے مزید معلومات حاصل کروں''۔ مرکلے نے کہا۔

''نہیں۔ تم نے یہ کلیو حاصل کر کے ہمارا آدھا کام مکمل کر دیا ہے۔ باقی ہم کر لیں گے۔ ضروری نہیں کہ اس فراسگ کو بھی علم ہو۔ ہو سکتا ہے کہ آگے کوئی اور آدمی ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ پھر مجھے اجازت''...... مرکلے نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ۔ یہ بتا دو کہ ٹراسکا میں تمہارا کوئی گروپ ہے جو وہاں ہمارے لئے کام کر سکے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں نے پہلے ہی اس سلسلے میں سارا کام مکمل کر لیا ہے لیکن میں نے خود آپ کو اس لئے نہیں کہا کہ شاید آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو۔ اب آپ نے پوچھا ہے تو ٹراسکا میں ایک کلب ہے جس کا نام جیکارٹ کلب ہے۔ اس کلب کا مالک جیکارٹ ہے۔ آپ اسے میرا حوالہ دیں گے تو وہ آپ کی ڈیمانڈ پوری کر دے گا اور وہ انتہائی بااعتماد اور بااصول آدمی ہے اس لئے آپ

بے فکر ہو کر اس سے بات کر سکتے ہیں''...... مرکلے نے کہا۔

''اوکے۔ بے حد شکریہ''...... عمران نے کہا تو مرکلے اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر بھی اٹھا اور اس کے پیچھے جا کر اس نے اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند کر دیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ٹراسکا، ہانڈلا کی سرحد کے قریب ہے اس لئے ہمیں وہاں جانے کے لئے ہافیو نہیں جانا پڑے گا۔ البتہ اب مسئلہ صرف اس سرحد کو کراس کرنے کا ہے کیونکہ ٹارج ایجنسی اور پاور گروپ نے تمام سرحدی چیک پوسٹوں پر اپنے آدمی بھجوائے ہوئے ہیں جو وہاں نگرانی پر مامور ہیں''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو مرکلے کو کہہ دینا تھا وہ کوئی نہ کوئی بندوبست کر دیتا کہ ہم کسی خفیہ راستے سے ٹراسکا میں داخل ہو سکیں''...... جولیا نے کہا۔

''ارے۔ سب کام اگر مرکلے نے ہی کرنے ہیں تو پھر فیکٹری بھی وہ تباہ کر سکتا ہے۔ کچھ نہ کچھ تو ہمیں خود بھی کرنا چاہئے یا سب کچھ مرکلے پر ہی لاد دینا چاہئے''...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''بلیو پرل کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دی۔

”مادام اینڈریانا سے بات کرائیں۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا لاؤڈر کا بٹن بھی عمران نے پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

”ہیلو۔ اینڈریانا بول رہی ہوں“...... ایک بھاری سی نسوانی آواز سنائی دی۔

”یعنی نہ مادام نہ مس اور نہ ہی مسز۔ صرف اینڈریانا۔ یہ کون سی ٹائپ ہوئی۔ مجھے اس کی تفصیل بتاؤ گی“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن لہجہ ایکریمین ہی تھا۔

”اوہ آپ۔ پھر مادام اینڈریانا بول رہی ہوں“...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

”مطلب ہے وصیت نامہ لکھنے کی عمر تک پہنچ گئی ہو۔ میرا خیال رکھنا۔ سنا ہے کہ تمہارے پاس اتنی دولت ہے کہ پورے ہانڈلا کو دو بار خریدا جا سکتا ہے“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اینڈریانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”آپ فکر مت کریں پرنس۔ آپ کا نام وصیت نامے میں ضرور ہو گا تاکہ میرے قرض خواہ آپ تک پہنچ سکیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ارے۔ ارے۔ پھر تو تم میرے لئے صرف اینڈریانا ہی ٹھیک ہو“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مادام اینڈریانا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”آپ کو ضرور مجھ سے کوئی اہم کام ہو گا ورنہ آپ جیسی شخصیت تو فون کرنے کا تکلف ہی نہیں کیا کرتی۔ فرمائیں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں تو تمہیں دن میں دس بار فون کر سکتا ہوں لیکن مجھے چیف سے ڈر لگتا ہے۔ وہ انتہائی کنجوس ہے۔ اسے فون کرو تو وہ زیادہ بات نہیں کرتا کہ کہیں فون کا رسیور ہی نہ گھس جائے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں پرنس۔ اس معاملے میں آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ چیف جیسا دریا دل آدمی تو ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ اس قدر فراخ دلی سے معاوضہ دیتا ہے کہ روح تک سرشار ہو جاتی ہے“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”تو پھر سرشار روح کو تھوڑا سا کام بھی کر لینا چاہئے۔ دو خواتین اور دس مردوں کو ہانڈلا سے سرحدی شہر ٹراسکا پہنچانا ہے لیکن اس انداز میں کہ وہاں کسی چیک پوسٹ کو کراس نہ کرنا پڑے کیونکہ وہاں مخبر موجود ہو سکتے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو میرے لئے معمولی بات ہے۔ آپ کب سرحد کراس کرنا چاہتے ہیں“...... دوسری طرف سے سنجیدہ لہجے میں کہا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

گیا۔

''جس قدر جلد ممکن ہو سکے''...... عمران نے کہا۔

''یہ کام تو آج رات کو ہی کیا جا سکتا ہے۔ آپ دارالحکومت کے سرحدی شہر ریڈ کوئین پہنچ جائیں۔ یہاں سے فلائٹس وہاں جاتی رہتی ہیں۔ ریڈ کوئین میں بلیو پرل کلب موجود ہے۔ اس کلب کا منیجر جوگرڈ ہے۔ میں اسے فون کر کے احکامات دے دوں گی۔ آپ نے وہاں میرا ریفرنس دینا ہے وہ فول پروف انداز میں کام کر دے گا اور اگر آپ کو کسی اور چیز بھی ضرورت ہو گی تو آپ کو مہیا کر دے گا''...... اینڈریانا نے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ کیا اینڈریانا بھی فارن ایجنٹ ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے جواب دیا۔

''نجانے چیف نے کتنے ایجنٹ رکھے ہوئے ہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ صرف مجھے چیک دیتے ہوئے کنجوس بن جاتا ہے ورنہ اینڈریانا جیسی لیڈی ایجنٹس کو بھرپور معاوضہ دیتا ہے۔ اتنا معاوضہ جو میں دس مشن مکمل کر کے بھی نہیں کما سکتا۔ سب کی عیش ہو رہی ہے اور میں ہی اب تک کنوارا روتا پھر رہا ہوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

پاور گروپ کی چیف ڈارسی اپنے آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اعلیٰ حکام کی طرف سے اس کے گروپ کو بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بریف کر دیا گیا تھا اور انہیں احکامات دے دیئے گئے تھے کہ وہ نہ صرف ہافیو بلکہ پورے ملک میں اپنا جال پھیلا دے اور انہیں جہاں بھی عمران اور اس کے ساتھی دکھائی دیں وہ انہیں ہر صورت میں ہلاک کر دیں۔

ڈارسی کو یہ تو نہیں بتایا گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس مقصد کے لئے یا کس مشن پر کرانس پہنچ رہے ہیں لیکن چونکہ وہ چیف سیکرٹری کو جواب دہ تھی اور اسے یہ سارے احکامات ڈائریکٹ چیف سیکرٹری کے تحت ملے تھے اس لئے ڈارسی کوشش کے باوجود چیف سیکرٹری سے کوئی سوال نہ کر سکی تھی لیکن پھر کچھ عرصہ بعد اس نے خود جا کر چیف سیکرٹری سے بات کی۔

چیف سیکرٹری کے پاس اس وقت ٹارج ایجنسی کا چیف الیگزینڈر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بھی موجود تھا۔ وہ بھی شاید چیف سیکرٹری سے یہ معلوم کرنے آیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کرانس میں آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ تب چیف سیکرٹری نے ان دونوں کو کرانس اور کافرستان کے اشتراک سے بننے والی کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کے بارے میں تفصیل بتا دی تھی۔

دونوں یہ سن کر حیران ہوئے تھے کہ کافرستان کرانس میں اپنے کثیر سرمایہ سے ایک میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن بنا رہا تھا تاکہ کرانس سے پاکیشیا کو ہٹ کر کے اسے صفحہ ہستی سے مٹایا جا سکے۔ چونکہ چیف سیکرٹری نے انہیں ساری تفصیل بتا دی تھی اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کہاں پر موجود ہے اور یہ کہ ان کی حفاظت کے لئے ملٹری انٹیلی جنس مامور ہے تو انہوں نے اس فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کی ذمہ داری انہیں سونپنے کا کہا تھا جو چیف نے قبول کر لیا تھا اور اب میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت کی ساری ذمہ داری پاور گروپ اور ٹارج ایجنسی کے پاس تھی۔

ٹارج ایجنسی کے چیف الیگزینڈر اور پاور گروپ کی چیف ڈارسی کی ایک دوسرے سے کبھی نہ بنتی تھی اور یہ دونوں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہتے تھے۔ ان کا صرف ایک ہی مفاد ہوتا تھا کہ وہ ایک دوسرے سے زیادہ کریڈٹ لے سکیں اور پوائنٹ سکورنگ کر کے اعلیٰ حکام کے سامنے اپنا سر اونچا

رکھ سکیں۔ ڈارسی کا منگیتر براؤن تھا جو اس کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ ڈارسی کو اس بات کا بھی علم تھا کہ براؤن، عمران کا دوست ہے اور وہ اسے جتنا مرضی سمجھا لے لیکن وہ ہمیشہ عمران کا ہی دم بھرتا رہتا تھا اس لئے اس نے سب سے پہلا کام یہی کیا تھا کہ اس نے براؤن کو گریٹ لینڈ بھجوا دیا تھا اور اسے سختی سے ہدایات دی تھیں کہ جب تک وہ نہ کہے وہ نہ گریٹ لینڈ سے واپس آئے گا اور نہ ہی عمران سے رابطہ کرے گا۔

ڈارسی نے اپنے آدمیوں کو پورے دارالحکومت میں پھیلا رکھا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے مارٹرس کے ایک خاص آدمی کو بھی اپنے ساتھ ملایا ہوا تھا۔ جو اس کی مخبری کراتا تھا لیکن ابھی تک نہ ہی مارٹرس کو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی آمد کی اطلاع ملی تھی اور نہ ہی ڈارسی کو۔ گو مارٹرس نے داخلے کے تمام راستوں پر اور خصوصاً ایئر پورٹ پر ڈیجیٹل کیمرے نصب کرا رکھے تھے جو میک اپ چیک کر لیتے تھے لیکن ابھی تک کوئی ایسا آدمی سامنے نہ آیا تھا جس کے چہرے پر میک اپ ہوتا اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا ڈارسی مایوس ہوتی چلی جا رہی تھی۔

اس وقت بھی وہ بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ کیا یہ پاکیشیائی ایجنٹ آئیں گے بھی سہی یا نہیں کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈارسی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

”ڈارسی بول رہی ہوں“...... ڈارسی نے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

’’روڈس بول رہا ہوں مادام‘‘...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ روڈس اس کے سیکشن کا آدمی تھا۔

’’یس۔ کیا بات ہے‘‘...... ڈارسی نے کہا۔

’’مادام۔ مجھے آپ سے ایک اہم بات پوچھنی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو‘‘...... دوسری طرف سے روڈس نے ڈرتے ڈرتے سے لہجے میں کہا۔

’’یس۔ پوچھو کیا پوچھنا ہے‘‘...... ڈارسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

’’مادام۔ کیا سرحدی شہر ٹراسکا کو اس مشن میں کوئی اہمیت حاصل ہے‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈارسی بے اختیار چونک پڑی۔

’’کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات‘‘...... ڈارسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’مادام۔ ہانڈلا کے سرحدی شہر ریڈ کوئین میں ایک کلب ہے بلیو پرل کلب۔ اس کلب کی اصل مالکہ دارالحکومت کے بلیو پرل کلب کی مالکہ ہے اور اس کا نام مادام اینڈریانا ہے۔ یہ مادام اینڈریانا اسمگلنگ کے ایک بہت بڑے نیٹ ورک کی باس ہے۔ اس نے ریڈ کوئین کلب کے منیجر جوگرڈ کو فون کر کے کہا ہے کہ دارالحکومت سے اس کے پاس ایک گروپ پہنچ رہا ہے۔ یہ گروپ دو عورتیں اور دس مردوں پر مشتمل ہے اور جوگرڈ نے انہیں اس طرح

سرحد پار کرانی ہے کہ کسی طرح بھی ان کی چیکنگ نہ ہو سکے۔ جوگرڈ نے اس سے پوچھا کہ یہ لوگ کس ملک کے ہیں۔ مقامی ہیں یا غیر ملکی تو مادام اینڈریانا نے کہا کہ یہ غیر ملکی ہیں اور یہ میک اپ میں ہوں گے۔ کسی بھی ملک کے میک اپ میں اس لئے وہ اس چکر میں نہ پڑے جس پر جوگرڈ نے حامی بھر لی۔ اس جوگرڈ کا اسسٹنٹ ہیرلڈ ہے۔ وہ ہمارے سیکشن کا مخبر ہے کیونکہ ہمارا سیکشن اسلحہ کے اسمگلروں کے خلاف کام کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ اس ہیرلڈ نے میک اپ کی بات سن کر مجھے کال کیا ہے اور میں آپ کو کال کر رہا ہوں‘‘...... روڈس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ اوہ۔ یقیناً یہ ہمارے مطلوبہ لوگ ہوں گے اور یہ لازماً ٹراسکا آئیں گے اور ہم اگر وہیں ٹراسکا میں انہیں گھیر لیں تو آسانی سے ان کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اس طرح مارٹرس منہ دیکھتا رہ جائے گا اور کامیابی ہمیں مل جائے گی صرف ہمیں‘‘...... ڈارسی نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

’’تو پھر اگر آپ حکم دیں تو میں ہیرلڈ کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ تفصیلات معلوم کر کے مجھے اطلاع دے اور جہاں انہیں پہنچایا جائے وہاں ہم پہلے ہی ہیلی کاپٹر پر پہنچ جائیں گے‘‘...... روڈس نے کہا۔

’’اوہ۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ تم ساری معلومات حاصل کرو اور پھر مجھے بتاؤ‘‘...... ڈارسی نے تیز تیز بولتے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... روڈس نے کہا تو ڈارسی نے رسیور رکھ دیا۔

''دو عورتیں اور دس مرد۔ یقیناً یہی لوگ ہوں گے۔ تو یہ اس انداز میں آ رہے ہیں۔ مجھے خود وہاں جانا چاہئے۔ اگر یہ وہی لوگ ہیں تو ان کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ یہ ہاتھ سے نکل گئے تو انہیں دوبارہ ٹریس کرنا مشکل ہو جائے گا''...... ڈارسی نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی انتہائی پرجوش ہو رہی تھی۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد وہ اپنے سیکشن کے چار افراد کے ساتھ ایک خصوصی ہیلی کاپٹر پر سوار ٹراسکا کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹراسکا پہنچ کر انہوں نے ہیلی کاپٹر چھوڑ دیا اور پھر ٹیکسیوں کے ذریعے وہ ایک عمارت میں پہنچ گئے جہاں دو مسلح افراد موجود تھے۔

''اب مجھے بتاؤ روڈس کہ کہاں یہ لوگ پہنچیں گے اور کس انداز میں۔ نقشہ دیکھ کر بتاؤ تاکہ میں ان کے خاتمے کی کوئی فول پروف منصوبہ بندی کر سکوں''...... ڈارسی نے کرسی پر بیٹھتے ہی روڈس سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے ساتھ ہی آیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ڈارسی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا نقشہ کھول کر میز پر بچھا دیا۔ یہ ٹراسکا کا تفصیلی نقشہ تھا۔

''مادام، ہیرلڈ نے بتایا ہے کہ جوگرڈ اس گروپ کو ایک بڑی جیپ میں ٹرانگ کے علاقے سے سرحد کراس کرائے گا اور پھر اس جیپ سمیت وہ ٹراسکا پہنچیں گے اور ٹراسکا کے مضافات میں ایک

چھوٹے سے قصبے ڈومبا میں واقع ایک کلب بگ ماؤنٹ میں انہیں پہنچا کر وہ واپس چلے جائیں گے''...... روڈس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشے پر انگلی سے نشاندہی کر دی۔

''تو ہمیں اس جیپ پر حملہ کرنا ہے۔ یہ جیپ سرحد سے لے کر ڈومبا تک کس راستے سے گزرے گی''...... ڈارسی نے کہا۔

''یہ ایک سڑک ہے مادام۔ لیکن یہ تمام پہاڑی علاقہ ہے اور سنگل روڈ ہے''...... روڈس نے کہا۔

''اس طرح ہمیں آسانی رہے گی۔ کب یہ لوگ کراس کریں گے سرحد''...... ڈارسی نے کہا۔

''آج رات بارہ بجے کے قریب''...... روڈس نے جواب دیا۔

''ہو سکتا ہے کہ اس سڑک پر اور بھی ٹریفک ہو۔ پھر......'' ڈارسی نے کہا۔

''ہو سکتا ہے مادام۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں ڈومبا یا اس بگ ماؤنٹ کلب کے گرد پکٹنگ کرنی چاہئے''...... روڈس نے کہا۔

''ٹھیک ہے اور سنو۔ ہم نے کسی چیکنگ کے چکر میں نہیں پڑنا۔ اس جیپ کو میزائلوں سے اڑا دینا ہے۔ بعد میں چیکنگ ہوتی رہے گی''...... ڈارسی نے کہا تو روڈس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

مارٹرس ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں کرسی پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ چیف نے اسے فوری طور پر اس رہائش گاہ پر حملہ کرانے کا حکم دیا تھا جس میں وہ دو عورتیں اور سات مرد گئے تھے۔ اس عمارت کو میزائلوں سے اُڑانے کے لئے چیف خود بھی پہنچ گیا تھا لیکن جب وہ رہائش گاہ پر پہنچے تو انہیں وہ رہائش گاہ خالی ملی تھی۔ مارٹرس کے ہیڈ کوارٹر سے نکلنے کے بعد وہ لوگ اس رہائش گاہ میں آئے ہی نہیں تھے اور کسی اور طرف نکل گئے تھے یہاں تک کہ اس رہائش گاہ سے ان کا سامان بھی غائب کر دیا گیا تھا۔

چیف کے کہنے پر مارٹرس نے ایک بار پھر اپنے آدمیوں کو انہیں ڈھونڈنے پر لگا لیا تھا لیکن وہ لوگ یوں غائب ہو گئے تھے جیسے کرانس میں ان کا کبھی کوئی وجود ہی نہ ہو۔ چیف نے اس کی سخت سرزنش کی تھی کہ جب وہ ہاتھ آ گئے تھے تو اس نے انہیں یہاں سے جانے ہی کیوں دیا تھا۔ اس کے بعد چیف واپس چلا گیا تھ

اور مارٹرس واپس اپنے آفس میں آ گیا تھا۔ اس نے پیوٹن کو بھی ان کی تلاش میں بھیجا ہوا تھا۔ اس نے بوتل سے شراب کا آخری گھونٹ لیا اور بوتل زور سے میز پر پٹک دی۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور سارجنٹ پیوٹن اندر داخل ہوا تو مارٹرس بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا پیوٹن'' ...... مارٹرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک اہم بات سامنے آئی ہے۔ میں نے سوچا کہ آفس میں بیٹھ کر آپ کو بتا کر اس بارے میں تفصیلی احکامات لے لوں''۔ پیوٹن نے کہا تو مارٹرس بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا ہے'' ...... مارٹرس نے انتہائی تیز لہجے میں پوچھا۔

''ڈارسی کے آدمیوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ لگا لیا ہے اور وہ انہیں ہلاک کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں'' ...... پیوٹن نے کہا تو مارٹرس بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیسے معلوم ہوا ہے تمہیں'' ...... مارٹرس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چونکہ اس مشن میں ٹارج ایجنسی اور پاور گروپ علیحدہ علیحدہ کام کر رہے ہیں اس لئے میں نے ڈارسی کے پاور گروپ میں کام کرنے والے ایک آدمی کو بھاری معاوضہ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ اس آدمی نے تفصیل بتائی ہے'' ...... پیوٹن نے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو یہ بات حتمی ہو گی۔ کیا تفصیل ہے۔ جلدی بتاؤ"...... مارٹرس نے کہا تو پیوٹن نے روڈس کو ملنے والی اطلاع اور پھر روڈس اور ڈارسی کے درمیان ہونے والے فیصلے کے بارے میں بتا دیا۔

"ہونہہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم یہاں دارالحکومت میں انہیں تلاش کر رہے ہیں جبکہ وہ ٹراسکا پہنچ رہے ہیں اور وہ بھی سرحد کراس کر کے۔ اس ڈارسی نے انہیں کہاں ختم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ کیا اس کے بارے میں کچھ بتایا ہے اس آدمی نے"۔ مارٹرس نے کہا۔

"ہاں۔ بگ ماؤنٹ کلب کے گرد انہوں نے پکٹنگ کرنی ہے"...... پیوٹن نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ مجھے بتاؤ کہ یہ بگ ماؤنٹ کلب سرحد سے کتنے فاصلے پر ہے"...... مارٹرس نے پوچھا۔

"تقریباً ڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر ہے"...... پیوٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تو پھر ہمیں ان کا خاتمہ پہلے ہی کر دینا چاہئے تا کہ نہ یہ بگ ماؤنٹ کلب تک پہنچ سکیں اور نہ ڈارسی کریڈٹ لے سکے۔ جاؤ نقشہ لے کر آؤ ٹراسکا کا"...... مارٹرس نے کہا۔

"میں لے آیا ہوں"...... پیوٹن نے کہا اور جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور پھر اسے کھول کر مارٹرس کے سامنے رکھ دیا اور پھر

وہ دونوں اس پر جھک گئے۔

"یہ تو باقاعدہ سڑک ہے اور یہاں تو باقاعدہ ٹریفک چلتی ہو گی"...... مارٹرس نے کہا۔

"ہاں۔ اس سڑک پر خاصی ٹریفک رہتی ہے ہانڈلا سے بے شمار سیاح اور مال لے آنے والے ٹرک اور ویگنیں اسی سڑک سے ہی کرانس میں داخل ہوتی ہیں اور یہاں ٹریفک تقریباً چوبیس گھنٹے چلتی رہتی ہے اسی لئے تو ڈارسی نے بگ ماؤنٹ کلب کے گرد پکٹنگ کا منصوبہ بنایا ہے تا کہ کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے۔ روڈس نے ہمارے مخبر کو بتایا تھا کہ اگر یہ لوگ نکل گئے تو پھر ان کا ہاتھ آنا مشکل ہو جائے گا اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ پہلا وار ہی کامیاب رہے۔ وہ میزائلوں سے ان پر حملہ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں تا کہ انہیں فوراً ہلاک کیا جا سکے"۔ پیوٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا

"لیکن اس سڑک کی ٹریفک تو چیک پوسٹ والے پوائنٹ سے کرانس میں داخل ہوتی ہے لیکن یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد تو اس چیک پوسٹ کو کراس نہیں کریں گے بلکہ تم نے بتایا ہے کہ یہ لوگ ٹرانگ سے سرحد پار کریں گے اور ٹرانگ اس چیک پوسٹ سے تقریباً اٹھارہ میل کے فاصلے پر ہے۔ ٹرانگ سے وہ اس سڑک تک کیسے اور کہاں پہنچیں گے"...... مارٹرس نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھیں۔ یہ ہے ٹرانگ اور یہ ہے چیک پوسٹ اور یہ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دیکھیں ٹرانگ کے علاقے سے اس سڑک تک یہ ایک راستہ موجود ہے۔ میں کئی بار اس راستے سے آ جا چکا ہوں۔ یہ عام پہاڑی راستہ ہے مگر انتہائی تنگ اور خطرناک راستہ ہے لیکن جو لوگ ان پاکیشیائیوں کو لے کر آرہے ہیں وہ اس راستے کے ماہر ہیں اس لئے یہ آسانی سے ٹرانگ سے اس روڈ پر پہنچ جائیں گے اور پھر وہاں سے ٹراسکا پہنچ جائیں گے''...... پیوٹن نے انگلی کی مدد سے باقاعدہ نقشے پر علاقے کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا یہ ٹرانگ غیر آباد علاقہ ہے''...... مارٹرس نے کہا۔

''ہاں۔ ٹرانگ میں صرف چند مکان ہیں''۔ پیوٹن نے جواب دیا

''اوکے۔ پھر ہم اس راستے پر پکٹنگ کریں گے۔ تم فوراً ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرو اور دس ساتھی بھی ساتھ لے لو اور اسلحہ بھی۔ ہم نے ان کی جیپوں کو فوری میزائلوں سے اڑا دینا ہے''۔ مارٹرس نے کہا۔

''اوکے۔ میں بندوبست کرتا ہوں لیکن ہمیں ہیلی کاپٹر پر ٹرانگ نہیں جانا چاہئے ورنہ اس کی اطلاع تمام گروپس تک پہنچ جائے گی اور ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ اپنا روٹ بدل دیں''...... پیوٹن نے کہا۔

''تو پھر ہمیں کہاں تک ہیلی کاپٹر پر جانا چاہئے''...... مارٹرس نے چونک کر کہا۔

''اس سڑک پر ایک اور چھوٹا سا قصبہ ہے جس کا نام کراچ ہے۔ یہاں ہوٹل بھی ہے اور ایسا علاقہ بھی ہے کہ جہاں سیاحوں

کے ہیلی کاپٹر آتے جاتے ہیں اس لئے ہم وہاں پہنچ کر ہیلی کاپٹر چھوڑ دیں گے اور آگے جیپوں پر جائیں گے تاکہ کسی کو ہمارے وہاں پہنچنے کی اطلاع ہی نہ ہو سکے''...... پیوٹن نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے لیکن اس بات کا خاص خیال رکھنا کہ ڈارسی تک ہمارے وہاں پہنچنے کی اطلاع نہ پہنچ سکے ہو سکتا ہے کہ جس طرح تم نے ڈارسی کے ہیڈ کوارٹر میں مخبر رکھا ہوا ہے ایسا ہی کوئی ڈارسی کا مخبر ہمارے ہیڈ کوارٹر میں بھی ہو''...... مارٹرس نے کہا تو پیوٹن چونک پڑا۔

''اوہ ہاں۔ آپ نے اچھا کیا ہے جو مجھے اس اینگل پر الرٹ کر دیا۔ اب میں اس انداز میں تمام انتظامات کروں گا کہ یہاں کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا''...... پیوٹن نے کہا اور مارٹرس کے سر ہلانے پر پیوٹن اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں بعد مارٹرس اور پیوٹن آٹھ مسلح آدمیوں سمیت ہیلی کاپٹر کے ذریعے کراچ پہنچ گئے۔

وہاں دو بڑی جیپیں موجود تھیں جن میں جدید ترین اسلحہ سے بھرے ہوئے سیاہ رنگ کے دو بڑے تھیلے بھی موجود تھے۔ مارٹرس اور پیوٹن ایک جیپ میں دو ساتھیوں سمیت سوار ہو گئے جبکہ باقی ساتھی دوسری جیپ میں سوار ہو گئے اور پھر دونوں جیپیں تیزی سے سرحد کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ تقریباً چار گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد وہ اس پوائنٹ پر پہنچ گئے جہاں سے راستہ ٹرانگ کی طرف

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

جاتا تھا اور ان کی جیپوں کا رخ اس طرف کو مڑ گیا۔

مارٹرس کی تیز نظریں ادھر ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ راستہ بے حد خراب اور خاصی حد تک خطرناک تھا اس لئے دونوں جیپیں انتہائی سست رفتاری سے آگے بڑھ رہی تھیں۔ پھر ایک خاصی گہری ڈھلوان آ گئی۔ اس ڈھلوان کے دونوں اطراف میں ایک وادی سی تھی اور اس وادی کے دونوں اطراف میں کچھ فاصلے پر اونچی پہاڑیاں تھیں۔

”بس۔ میرے خیال یہی جگہ مناسب ہے“...... مارٹرس نے کہا تو پیوٹن نے ڈرائیور کو جیپ روکنے کے لئے کہا اور پھر دونوں جیپیں نیچے وادی میں پہنچ کر رک گئیں تو مارٹرس اور پیوٹن دونوں نیچے اتر آئے۔

”یہ بہترین لوکیشن ہے۔ یہاں ٹرانگ سے آنے والی جیپوں کو خاصی چڑھائی طے کرنا ہو گی جس کی وجہ سے ان کی رفتار انتہائی سست ہو جائے گی اور اس وقت وہ اس قابل بھی نہیں ہوں گے کہ ادھر ادھر کا جائزہ لے سکیں۔ ویسے بھی رات کی وجہ سے یہاں گہرا اندھیرا ہو گا۔ ہمارے آدمی دونوں اطراف چٹانوں کے پیچھے مشین گنیں اور میزائل لانچر لے کر موجود ہوں گے جبکہ دائیں اور بائیں طرف میں اور تم ان آدمیوں سے علیحدہ میزائل گنیں لے کر بیٹھیں گے اور پھر جیسے ہی یہ جیپ یا جیپیں یہاں پہنچیں گی، اگر یہ ایک جیپ ہوئی تو اس پر میں میزائل فائر کروں گا اور اگر دو جیپیں ہوئیں

تو آگے والی جیپ پر میں اور پیچھے والی جیپ پر تم میزائل فائر کرنا۔ اس کے بعد ہمارے آدمی تیزی سے آگے بڑھیں گے اور اگر کوئی زخمی ہوا تو اسے مشین گنوں سے ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس طرح یہ مشن حتمی طور پر مکمل ہو جائے گا اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کا کریڈٹ ہمیں مل جائے گا اور ڈارسی منہ دیکھتی رہ جائے گی۔ اس کے حصے میں ناکامی ہی آئے گی۔ صرف ناکامی“۔ مارٹرس نے کہا۔

”اوکے۔ لیکن میزائل حملہ کرنے کے بعد آپ ان کی لاشوں کی شناخت کیسے کریں گے“...... پیوٹن نے کہا تو مارٹرس بے اختیار چونک پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ تم نے جو کہنا ہے کھل کر کہو۔ تم جانتے ہو کہ میں ادھوری یا گول مول بات سننے کا عادی نہیں ہوں“...... مارٹرس نے کہا۔

”میرے کہنے کا مطلب ہے کہ میزائل فائرنگ سے تو جیپوں کے ساتھ سب آدمیوں کے یقیناً پرخچے اڑ جائیں گے اس لئے بعد میں یہ چیک نہ ہو سکے گا کہ یہ اصل آدمی ہیں یا نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ اگر ہم نے غلط جیپ کو نشانہ بنا دیا اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ نہ ہوئے تو پھر آپ کیا کریں گے“...... پیوٹن نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ یہ لوگ کس قدر خطرناک ہیں۔ یہ لوگ اس انداز میں ہلاک ہو

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

گئے تو ہو گئے ورنہ الٹا ہم پر عذاب ٹوٹ سکتا ہے''...... مارٹرس نے جواب دیا۔

''تو پھر ایسا ہے کہ ہمارا ایک آدمی ٹرانگ پہنچ کر چیک کرے اور جیسے ہی وہاں سے یہ جیپیں روانہ ہوں وہ ہمیں اطلاع دے دے''...... پیوٹن نے کہا۔

''اس کا فائدہ۔ جب ادھر ٹریفک ہی نہیں آتی تو لازماً یہی لوگ ہوں گے''...... مارٹرس نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... پیوٹن نے جواب دیا۔

''سنو۔ میں اس معاملے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ ہمارا آدمی اپنی کسی حماقت کی وجہ سے وہاں ان کی نظروں میں بھی آ سکتا ہے اور اگر وہ ان کی گرفت میں آ گیا تو نہ صرف ہمارا سارا پلان فیل ہو جائے گا بلکہ الٹا ہم سب ہلاک ہو جائیں گے۔ اس لئے جو کام بھی ہو گا باقاعدہ پلاننگ سے ہو گا اور میں ہر حال میں یہ کریڈٹ خود لے جانا چاہتا ہوں۔ مجھے یہ بات کسی طور پر منظور نہیں ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ، ڈارسی اور اس کے گروپ کے ہاتھوں ہلاک ہوں۔ سمجھ گئے تم''...... مارٹرس نے تیز تیز اور انتہائی سخت لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ایسا ہی ہو گا۔ یہ کریڈٹ صرف ہمیں ملے گا اور ڈارسی کے ہاتھ ناکامی ہی آئے گی''۔ پیوٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو تفصیلی ہدایات دینا شروع کر دیں۔

تقریباً آدھی رات گزر چکی تھی۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اس لئے رات کی تاریکی میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا تھا اور پہاڑی علاقوں میں جیسے ہر طرف گھپ اندھیرا چھا گیا تھا۔ اس تاریکی میں ایک بڑی سی جیپ جس کی لائٹس بجھی ہوئی تھیں تقریباً رینگتے ہوئے انداز میں ایک پہاڑی علاقے کے درمیان بنے ہوئے تنگ سے قدرتی راستے پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ اتنی بڑی تھی کہ اس میں پندرہ افراد آسانی سے بیٹھ سکتے تھے۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی آدمی تھا جس کی سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹوں پر جولیا، صالحہ سمیت باقی سب بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی شامل تھے۔

عمران کی آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ لگی ہوئی تھی اور وہ مسلسل اس نائٹ ٹیلی سکوپ سے باری باری دونوں اطراف کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ جیپ نے ایک ویران علاقے سے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہانڈلا کی سرحد پار کی تھی اور ٹراسکا میں داخل ہو رہی تھی۔ یہاں سرحد پر پہلے سے ایک آدمی موجود تھا جس نے دور سے روشنی کے مدد سے مخصوص اشارہ جیپ کے ڈرائیور کو دیا تھا کہ راستہ صاف ہے اور پھر ڈرائیور نے جیپ آگے بڑھائی تھی۔

جیپ ڈرائیور جس کا نام جیکب تھا، نے عمران کو بتایا تھا کہ اکثر کرانس کے سرحدی فوجی اس علاقے کا چکر لگاتے رہتے ہیں حالانکہ ان کے افسروں اور ان چیکنگ کرنے والوں کو باقاعدگی سے ماہانہ بھاری رقومات پہنچتی رہتی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ رسمی کارروائی کے لئے چکر لگاتے رہتے ہیں اور عام حالات میں تو انہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اگر یہ مال پکڑ بھی لیں تو وہ چھوڑ دیا جاتا ہے لیکن موجودہ حالات میں ان کی چیکنگ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتی تھی اس لئے ایسا انتظام کیا گیا تھا کہ ان کی عدم موجودگی کی اطلاع مل جائے تو سرحد کراس کر لی جائے تاکہ آگے کوئی مسئلہ نہ ہو۔

''مسٹر مائیکل۔ آپ آخر کیوں اس قدر چیکنگ کر رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے''...... اچانک عقب میں بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میری چھٹی حس اس وقت سے مسلسل الارم بجا رہی ہے جب سے ہم نے سرحد کراس کی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن کیا خطرہ ہوسکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''خطرے کی بے شمار صورتیں اور وجہ ہوسکتی ہیں اس لئے کیا کہا جا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب کوئی خطرہ نہیں ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہاں کچھ نہیں ہو گا''...... ڈرائیور جیکب نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''او کے۔ تم یہ بتاؤ کہ یہاں سے اس مین روڈ کا کتنا فاصلہ ہو گا جو چیک پوسٹ سے آتی ہے''...... عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بارہ کلو میٹر تو ہو گا۔ وہاں تک ہمیں کئی گھنٹے لگ جائیں گے کیونکہ یہ راستہ انتہائی خراب ہے اور چونکہ یہاں ہیلی کاپٹر بھی چیکنگ کرتے رہتے ہیں اس لئے ہم یہاں لائٹس بھی آن نہیں کر سکتے ہیں''...... جیکب نے جواب دیا۔

''کیا اس راستے کے علاوہ اور راستہ بھی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اور کوئی راستہ نہیں ہے صرف یہی ایک راستہ ہے''۔ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا وہ ساتھی کہاں ہے جس نے تمہیں لائٹ سے اشارہ دیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''وہ ہمارے پیچھے جیپ پر آ رہا ہے''...... جیکب نے جواب دیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"کیا اسے اس سارے راستے کا علم ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ فکر نہ کریں۔ ہماری آدھی زندگیاں انہی راستوں پر سفر کرتے ہوئے گزر گئی ہیں"...... جیکب نے جواب دیا۔

"تو پھر جیپ روک دو۔ میں نے اس سے بات کرنی ہے۔ کیا نام ہے اس کا"...... عمران نے کہا۔

"اس کا نام براسکی ہے"...... جیکب نے جیپ کو بریک لگاتے ہوئے کہا اور رینگتی ہوئی جیپ رک گئی تو عمران نیچے اتر آیا۔ عمران کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ جیکب بھی دوسری طرف سے نیچے اتر کر کھڑا ہو گیا تھا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اندھیرے میں ایک اور جیپ کا ہیولہ ان کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس میں سے دو آدمی نیچے اترے۔

"کیا ہوا جیکب۔ جیپ کیوں روکی ہے تم نے"...... پچھلی جیپ سے اتر کر آنے والے نے کہا جبکہ اس کا دوسرا ساتھی وہیں جیپ کے قریب ہی رک گیا تھا۔

"مائیکل صاحب تم سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں براسکی"۔ جیکب نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ فرمائیں"...... براسکی نے آگے بڑھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف آتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں براسکی"...... عمران نے

کہا۔

"کون سی بات"...... براسکی نے کہا۔

"اگر ہم اس مین روڈ تک جیپوں پر نہیں بلکہ پیدل جانا چاہیں تو اس کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا تم کسی ایسے راستے سے واقف ہو جو اس سڑک سے ہٹ کر ہمیں آسانی سے کسی کی نظروں میں آئے بغیر وہاں تک لے جاسکے"...... عمران نے کہا تو نہ صرف جیکب اور براسکی اچھل پڑے بلکہ عمران کے ساتھی بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ لیکن کیوں سر۔ شاید آپ کا خیال ہے کہ ان راستوں پر جیپیں الٹ جائے گی تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہماری آدھی زندگی اس راستے پر جیپ چلاتے ہوئے گزری ہے۔ تمام راستہ ہمارا دیکھا بھالا ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ ہم آنکھیں بند کر کے بھی اس راستے پر جیپ چلا سکتے ہیں تو یہ بات غلط نہیں ہے"۔ براسکی نے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے براسکی۔ مجھے تم دونوں کی صلاحیتوں پر یقین ہے۔ میں صرف احتیاطاً یہ سب کچھ کر رہا ہوں۔ ہم یہاں کسی سے لڑنے نہیں آئے اور نہ ہم راستے میں کسی کام میں الجھنا چاہتے ہیں اور ہمارے دشمن ایسے ہیں کہ جنہیں کہیں سے بھی اطلاعات مل سکتی ہیں اور وہ ایسے ہی راستوں پر چیکنگ کر سکتے ہیں"...... عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

''اوہ۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ ٹھیک ہے جناب۔ جیسے آپ کی مرضی۔ میں بہرحال آپ کو ایسے راستوں سے لے جا سکتا ہوں لیکن کیا یہ جیپیں واپس بھیج دی جائیں''...... براسکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہم مین روڈ پر پہنچ کر دوبارہ جیپوں پر بیٹھ کر آگے بڑھیں گے اس لئے جیپیں اسی طرح مین روڈ پر پہنچیں گی اور وہاں یہ ہمارے انتظار میں رک جائیں گی''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ جیکب تم جیپ لے کر جاؤ میں فریڈرک کو ہدایات دے دیتا ہوں۔ تم دونوں مین روڈ پر ڈبل پوائنٹ پر رک جانا۔ ہم وہاں پہنچ جائیں گے۔ میں ایسا شارٹ کٹ جانتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ ہم تمہاری جیپوں سے پہلے وہاں پہنچ جائیں''...... براسکی نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور براسکی پیچھے پلٹا اور واپس اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں ایک دوسرے کے پیچھے چلتی ہوئیں آگے بڑھتی چلی گئیں جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت براسکی کی رہنمائی میں پہاڑی دروں کے درمیان چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک سے کافی فاصلے پر پہنچ گئے تھے۔ عمران اب بھی کبھی کبھی نائٹ ٹیلی سکوپ کی مدد سے چیکنگ کرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ براسکی واقعی اس علاقے سے بخوبی واقف تھا کہ اس قدر اندھیرے میں بھی وہ اس طرح آگے بڑھ رہا تھا جیسے دن کی

روشنی میں چلا جاتا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں بھی چونکہ اندھیرے کی عادی ہو چکی تھیں اس لئے انہیں بھی سب کچھ صاف نظر آ رہا تھا۔

''براسکی۔ ڈبل پوائنٹ پر پہنچنے میں ہمیں کتنا وقت لگے گا''۔ عمران نے براسکی سے پوچھا۔

''تقریباً دو گھنٹے تو ہمیں اور چلنا پڑے گا جناب''...... براسکی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مائیکل۔ کیا تمہیں کہیں سے کوئی انفارمیشن ملی ہے کہ تم نے باقاعدہ جیپیں چھوڑ دی ہیں کیونکہ یہ بات تو میں نہیں مان سکتی کہ تم صرف چھٹی حس کی بنا پر اتنا بڑا اقدام کرو''...... جولیا نے عمران کے قریب آ کر آہستہ سے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں نائٹ ٹلی سکوپ اپنے ساتھ لے کر آیا تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ کیسے۔ کب اور کیا اطلاع ملی تھی''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''جوگرڈ۔ جس نے یہ سارا انتظام کیا ہے۔ میں اس کے کمرے میں موجود تھا جبکہ تم سب دوسرے کمرے میں تھے اور جوگرڈ کسی انتظام کے سلسلے میں کہیں گیا ہوا تھا کہ میں نے اس ٹیلی فون میں ایسی آواز سنی جیسے فون ٹیپ کرنے کے بعد ٹیپ کو جب فون لائن سے علیحدہ کیا جائے تو مخصوص آواز نکلتی ہے۔ میں یہ آواز سن کر

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

چونک پڑا اور پھر میں سمجھ گیا کہ جوگرڈ نے جو انتظامات فون پر کئے ہیں وہ ٹیپ کر لئے گئے ہیں۔ یہ خاصی خطرناک بات تھی۔ پھر جوگرڈ کے آنے پر جب میں نے اس سے کہا تو وہ بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے بتایا کہ یہاں باقاعدہ فون کالز ٹیپ ہوتی رہتی ہیں اور یہ ٹیپس اس کے آدمی ہیرلڈ کے پاس ہوتی ہیں اور ایسا اس کے حکم پر کیا جاتا ہے۔ اس طرح بعد میں بعض اوقات ان کالز کو سننے کی ضرورت پڑتی رہتی ہے اور جب میں نے ہیرلڈ کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں تو مجھے بتایا گیا کہ ہیرلڈ کرانس نژاد ہے تو میرے ذہن میں کھٹک سی بیٹھ گئی۔ میں نے گو اپنے طور پر لاکھ کوشش کی کہ اس ہیرلڈ کو ٹٹول سکوں لیکن کوئی واضح بات سامنے نہ آئی۔ بہرحال میرے ذہن میں خدشہ بیٹھ گیا تھا اس لئے میں نے نائٹ ٹیلی سکوپ ساتھ رکھ لی تھی لیکن اب جیسے ہی ہم نے سرحد کراس کی میری چھٹی حس نے الارم بجانا شروع کر دیا۔ خطرے کا احساس کافی شدید تھا اور یہ سارا علاقہ ایسا ہے کہ یہاں جیپوں پر سفر واقعی انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے جبکہ پیدل چلتے ہوئے اگر حملہ ہوا بھی سہی تو اپنا ڈیفنس کیا جا سکتا ہے لیکن اندھیرے میں انتہائی سست رفتاری سے چلتی بلکہ صحیح لفظوں میں رینگتی ہوئی جیپ پر اگر میزائل فائر کر دیا جائے تو پھر جیپ کے اندر بیٹھے ہوئے لوگوں کے بچنے کا کوئی سکوپ ہی نہیں رہتا اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ کسی ایسے رسک کی بجائے ہم اگر پیدل چلیں تو زیادہ بہتر

ہے''...... عمران نے آہستہ آہستہ پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم نے ہمیں کچھ نہیں بتایا تھا۔ کیوں''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کوئی بات ہوتی تو بتاتا۔ صرف خدشہ تھا اور بس''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دائیں طرف سے کافی فاصلے پر یکلخت میزائل گنوں کے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں تو براسکی سمیت سب بے اختیار بری طرح سے اچھل پڑے۔

''کیا مطلب۔ یہ۔ یہ دھماکے۔ اوہ۔ یہ کہیں اس سڑک کی طرف تو نہیں ہوئے جس طرف جیپیں گئی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے۔ لیکن''...... براسکی نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ آؤ جلدی کرو۔ میرا خدشہ درست نکلا۔ ہمارے دشمن وہاں موجود ہیں اور جب انہیں لاشوں کے ٹکڑے نہیں ملیں گے تو وہ لازماً ادھر ادھر پھیل جائیں گے۔ آؤ''...... عمران نے کہا اور پھر براسکی کی رہنمائی میں وہ دوڑتے ہوئے اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر سے آوازیں سنائی دی تھیں۔ صرف میزائل فائرنگ ہوئی تھی اس کے بعد کوئی آواز سنائی نہ دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک پہاڑی پر چڑھ کر اس کی سائیڈ گھوم کر دوسری طرف پہنچے تو بے اختیار ٹھٹک کر رک گئے۔ ان سے تقریباً چار سو میٹر کے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

فاصلے پر نیچے پہاڑی وادی میں سڑک کے اردگرد تیز ٹارچوں کی لائٹس نظر آ رہی تھیں اور ان لائٹس میں انہیں تقریباً دس افراد سڑک پر اور ادھر ادھر گھومتے دکھائی دے رہے تھے۔ سڑک پر دو بڑی جیپوں کا ملبہ پھیلا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور چند لمحوں بعد وہ بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مارٹرس ہے۔ ٹارج ایجنسی کا مارٹرس“۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”تو انہوں نے یہاں ہمارے لئے پکٹنگ کر رکھی تھی“...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھیوں کے چہرے بھی بگڑے ہوئے تھے۔ سب کی سوچ کا محور یہی تھا کہ عمران کے بروقت اقدام کی وجہ سے وہ بچ گئے ہیں۔ اگر عمران نے انہیں جیپوں سے نہ اتارا ہوتا اور دوسرے راستے سے پیدل آگے بڑھنے کا نہ کہا ہوتا تو ان جیپوں کے ساتھ یقیناً ان کے بھی ٹکڑے ہو گئے ہوتے۔

”اب چلو آگے۔ ہمیں ان سب کا خاتمہ کرنا ہے لیکن یاد رہے کہ ہم نے اس مارٹرس کو زندہ پکڑنا ہے“...... عمران نے کہا۔

”وہ کس طرح مائیکل، ہم تو اس مارٹرس کو نہیں پہچانتے“۔ صفدر نے کہا۔

”اوکے۔ میں اس کی ٹانگوں پر فائر کروں گا۔ اس طرح

نشاندہی ہو جائے گی کہ وہ مارٹرس ہے“...... عمران نے کہا اور پھر ان سب نے تھیلوں سے مشین گنیں نکالیں اور انہیں ہاتھوں میں پکڑ کر وہ تیزی سے آگے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

”بس کافی ہے۔ اب وہ ہماری رینج میں ہیں“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی سڑک پر کھڑا ایک قوی ہیکل آدمی یکلخت چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کے ساتھیوں کی گنوں نے مسلسل شعلے اگلنا شروع کر دیئے اور ماحول مشین گنوں کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ چونکہ وہ سب نشیب میں تھے اور ان پر اچانک حملہ ہوا تھا اس لئے وہ نہ بھاگ سکے اور نہ ہی کسی چٹان کی اوٹ لے سکے اور چند لمحوں بعد وہ سب ختم ہو گئے۔

”آؤ لیکن محتاط رہنا“...... عمران نے کہا اور تیزی سے بھاگتا ہوا وہ نیچے اترتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے اور براسکی بھی ان کے ساتھ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ وادی میں پہنچ گئے۔ عمران وادی کو کراس کر کے سڑک پر پہنچ گیا جہاں وہ آدمی ساکت پڑا ہوا تھا جس پر عمران نے پہلے فائر کھولا تھا۔ عمران نے جھک کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔ وہ آدمی زندہ تھا لیکن اس کی دونوں ٹانگوں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔

”اس کی دونوں ٹانگوں پر رومال وغیرہ باندھ دو ورنہ زیادہ خون

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بہہ جانے کی وجہ سے یہ جلدی ہلاک ہو سکتا ہے۔ جبکہ مجھے اسے زندہ رکھ کر بہت کچھ پوچھنا ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر، چوہان اور خاور سمیت حرکت میں آ گیا۔

''براسکی۔ مجھے افسوس ہے کہ جیکب اور تمہارا دوسرا ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں لیکن یہاں نو آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس طرح تمہارے دو ساتھیوں کا تو ہم نے بدلہ لے ہی لیا ہے''...... عمران نے براسکی سے مخاطب ہو کر کہا جو اپنے ایک ساتھی کی کٹی پھٹی لاش کے قریب بے حس و حرکت کھڑا تھا۔

''ہاں۔ گو مجھے اپنے ساتھیوں کی اس طرح کی موت پر شدید رنج ہے لیکن مجھے آپ کے بچ جانے کی بھی خوشی ہے۔ ہمارے کاموں میں تو بہرحال ایسا ہوتا ہی رہتا ہے لیکن مجھے حیرت ہے کہ آخر آپ نے کیا سوچ کر یہ سارا کھیل کھیلا تھا''...... براسکی نے کہا۔

''میرے پاس ایک مبہم سی اطلاع تھی کہ تمہارے چیف جوگرڈ کے کسی آدمی نے ہمارے بارے میں ٹارج ایجنسی کو اطلاع دی ہے اور ہمیں ہلاک کرنے کی یہ آئیڈیل جگہ تھی۔ مین روڈ پر ٹریفک ہوتی ہے اس لئے وہاں ہم پر آسانی سے ہاتھ نہ ڈالا جا سکتا تھا جبکہ یہاں ان کا ہاتھ روکنے والا کوئی نہ تھا اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا تھا''...... عمران نے کہا تو براسکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے ساتھیوں نے اس آدمی کی ٹانگوں کے زخموں پر اس کی اپنی

شرٹ پھاڑ کر جگہ جگہ باندھ دی تھی جس کی وجہ سے اس کی ٹانگوں سے نکلنے والا خون رک گیا تھا۔

''یہاں چیکنگ کرو۔ یقیناً یہاں ان کی جیپیں بھی موجود ہوں گی''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل اور تنویر براسکی کو ساتھ لے کر سڑک کے دونوں اطراف میں چلے گئے۔ مرنے والوں کے ہاتھوں سے گرنے والی ٹارچیں انہوں نے اٹھا لی تھیں۔

''صفدر۔ اس مارٹرس کو اٹھا کر نیچے لے آؤ اور کسی چٹان کے ساتھ اس کی پشت لگا کر بٹھا دو اور پھر اسے ہوش میں لے آنا''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اسے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ مڑا اور سڑک سے کچھ فاصلے پر موجود ایک بڑی چٹان کے ساتھ اسے اس انداز میں بٹھا دیا کہ اس کی پشت چٹان کے ساتھ لگی ہوئی تھی جبکہ اس کی دونوں زخمی ٹانگیں سیدھی پھیلی ہوئی تھیں۔ عمران اور جولیا بھی ساتھ ہی وہاں آ گئے تھے۔

''اس کو تھام لو جولیا اور صالحہ تم اس کا ناک اور منہ بند کر دو''...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے اس کا کاندھا پکڑ کر اسے چٹان سے دبا کر پہلو کے بل گرنے سے روک دیا تو صالحہ نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب مارٹرس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہونے لگے تو صالحہ نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر مارٹرس کے دوسرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اس نے جولیا کو پیچھے ہٹنے کا کہا تو جولیا ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ گئی۔

چند لمحوں بعد مارٹرس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے لاشعوری طور پر ٹانگیں سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی دونوں ٹانگوں نے بس معمولی سی حرکت کی اور اس کے ساتھ ہی مارٹرس کے حلق سے درد کی شدت کی وجہ سے چیخ سی نکلی اور اس چیخ کے ساتھ ہی وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا تو صالحہ پیچھے ہٹ گئی۔ مارٹرس کا جسم ذرا سا سائیڈ پر ہوا لیکن پھر وہ خود ہی سنبھل گیا۔

"مجھے افسوس ہے مارٹرس کہ اب تم زندگی بھر چل پھر نہ سکو گے"...... عمران نے اس بار اصل آواز اور لہجے میں کہا کیونکہ براسکی ان کے ساتھ نہ تھا۔ وہ کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ گیا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا ہوا ہے"...... مارٹرس نے کراہتے ہوئے لیکن انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے مارٹرس۔ اور تم چونکہ ٹارج ایجنسی میں رہے ہو اس لئے تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ تم نے یہاں ہم پر حملہ کرنے کے لئے بڑی آئیڈیل پچویشن تلاش کر لی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کو ابھی ہماری زندگیاں مقصود تھیں کہ میری چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجا دیا جس کے نتیجے میں ہم پیدل چل پڑے اور خالی جیپیں میں نے آگے بھیج دیں اور تمہارے حملے سے ہم محفوظ

رہے"...... عمران نے کہا۔

"تم بے حد خوش قسمت ہو عمران۔ ورنہ شاید اس طرح نہ بچ سکتے۔ بہرحال تم نے مجھے زندہ کیوں رکھا ہے"...... مارٹرس نے کہا۔ اب [illegible] کا لہجہ سنبھلا ہوا تھا۔

"تم سرکاری ایجنسی کے آدمی ہو اس لئے میں تمہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن تمہیں اس لئے زخمی کیا ہے تاکہ تم بچ جاؤ کیونکہ میرے ساتھی تمہیں نہیں پہچانتے تھے۔ بہرحال اب ایک بات بتا دو کہ کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کہاں ہے۔ اگر تم بتا دو گے تو میرا وعدہ کہ ہم تمہیں زندہ اٹھا کر واپس لے جائیں گے اور پھر اگر تمہارا علاج کسی اچھے ہسپتال میں ہو گا تو شاید تم چل پھر بھی سکو اور دوبارہ اپنی نارمل لائف گزار سکو"...... عمران نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کہاں ہے اور دوسری بات یہ کہ شاید تم بھی نہ بچ سکو۔ تم مجھے کیا بچاؤ گے"...... مارٹرس نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ مارٹرس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ درست کہہ رہا ہے۔

"کیا مطلب۔ کیا آگے بھی تمہارے آدمیوں نے پکٹنگ کر رکھی ہے۔ لیکن کیوں"...... عمران نے کہا۔

"میرے آدمیوں نے نہیں۔ پاور گروپ کے ایک اور سیکشن نے ایسا کر رکھا ہے۔ مادام ڈارسی کے گروپ نے۔ تمہارے بارے میں

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

اطلاع بھی انہیں ہی ملی تھی۔ میں نے اس اطلاع کو ہائی جیک کیا اور ہم یہاں آ گئے تاکہ ان سے پہلے تمہارا خاتمہ کر سکیں۔ اب مزید کیا کہوں۔ تم مجھے گولی مار دو اور بس‘‘...... مارٹرس نے کہا۔

’’ہونہہ۔ بتاؤ کہاں پکٹنگ کر رکھی ہے ڈارسی نے‘‘...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

’’بگ ماؤنٹ کلب کے اردگرد۔ جہاں تم نے جیپوں کے ذریعے پہنچنے کا پروگرام بنایا تھا‘‘...... مارٹرس نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ اس نے یہ بات خود ہی کیوں بتا دی ہے تاکہ اگر وہ ناکام ہوا ہے تو ڈارسی بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

’’اس کے ساتھ کتنے آدمی ہیں‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’مجھے نہیں معلوم‘‘...... مارٹرس نے کہا۔ اس دوران عمران کے دیگر ساتھی بھی واپس آ گئے۔ دو جیپیں انہوں نے تلاش کر لیں تھیں اور وہ انہیں سڑک پر کھڑی کر کے یہاں آ گئے تھے۔

’’اسے اٹھا کر جیپ میں ڈالو اور چلو۔ اب بہرحال بگ ماؤنٹ کلب تک تو کوئی خطرہ نہیں ہے‘‘...... عمران نے کہا اور واپس سڑک کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت ریٹ ریٹ کی آوازوں اور مارٹرس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے فضا گونج اٹھا تو عمران تیزی سے مڑا۔ یہ فائرنگ تنویر نے کی تھی۔

’’ہونہہ۔ تمہیں میں نے کتنی بار سمجھایا ہے کہ کسی زخمی اور بے بس پر گولیاں چلانا بہادری نہیں ہوتی‘‘...... عمران نے انتہائی تلخ

لہجے میں کہا۔

’’اس نے ہمارے لئے پھولوں کی سیج نہیں بچھائی تھی اور میں دشمنوں کو ساتھ ساتھ لادے پھرنے کا قائل نہیں ہوں‘‘...... تنویر نے خشک لہجے میں کہا تو عمران کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں ایک بار پھر آگے بڑھنے لگیں۔ عمران، جولیا، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل اس جیپ میں تھے جسے براسکی ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ ٹائیگر، جوزف، جوانا اور فور سٹارز دوسری جیپ میں تھے اور اسے ٹائیگر ڈرائیو کر رہا تھا۔

’’عمران صاحب۔ آپ نے مارٹرس پر جرح نہیں کی اس کی کوئی خاص وجہ‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ ویسے اس کو زندہ رکھنے کا یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ہمیں ڈارسی کے پلان کے بارے میں معلوم ہو گیا‘‘...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’اب اس ڈارسی اور اس کے گروپ کا کیا کرنا ہے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’بگ ماؤنٹ کلب کے گرد پکٹنگ کا مطلب ہے کہ وہ اس وقت تک فائر نہیں کھولیں گے جب تک ہم بگ ماؤنٹ کلب میں داخل نہ ہو جائیں اور ہم بگ ماؤنٹ کلب سے پہلے ہی جیپیں چھوڑ دیں گے۔ ڈارسی کو ہم پہچانتے ہیں اس لئے ڈارسی کو پکڑنا ہو گا اور پھر اس کا گروپ بھی سامنے آ جائے گا‘‘...... عمران نے کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

”اور اگر ایسا نہ ہوا تو“...... جولیا نے کہا۔

”تو پھر ہم اسے سامنے لانے پر مجبور کر دیں گے اور یہ کام تم مجھ سے بہتر کر سکتی ہو“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے کیا کرنا ہے میں بخوبی جانتی ہوں“...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس وقت اس کے چہرے پر چٹانوں جیسی ٹھوس سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی اور وہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔ عمران کو اس حالت میں دیکھ کر وہ سب خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ وہ جانتے تھے کہ جب عمران پر ایسی کیفیت ہو تو ان کا خاموش رہنا ہی بہتر ہوتا ہے۔

ڈارسی بگ ماؤنٹ کلب سے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹی سی عمارت کے ایک کمرے میں موجود تھی۔ روڈس اور دوسرے ساتھی بگ ماؤنٹ کلب کے گرد اس طرح پکٹنگ کئے ہوئے تھے کہ جو آدمی بھی بگ ماؤنٹ کلب میں داخل ہوتا وہ اسے چیک کر لیتے اور چونکہ انہیں معلوم تھا کہ آنے والا گروپ دو عورتوں اور دس مردوں پر مشتمل ہے اس لئے یہ گروپ جیسے ہی بگ ماؤنٹ کلب میں داخل ہوتا انہیں معلوم ہو جاتا اور ڈارسی نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس گروپ کے کلب میں داخل ہوتے ہی کلب کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا تا کہ معاملہ حتمی طور پر ختم ہو جائے ورنہ ان لوگوں کو معمولی سا موقع ملتے ہی معاملات خراب ہو سکتے تھے۔

ڈارسی اکیلی یہاں موجود تھی اگرچہ رات گہری ہو چکی تھی لیکن وہ اس لئے جاگ رہی تھی کہ کسی بھی وقت مشن مکمل ہو سکتا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور اس کا اسسٹنٹ روڈس اندر داخل ہوا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

”کیا ہوا۔ کیوں آئے ہو“...... ڈارسی نے چونک کر کہا۔

”مادام۔ ایک اطلاع ہے“...... روڈس نے کہا۔

”کیا اطلاع۔ کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی نئی خبر ملی ہے“...... ڈارسی نے پوچھا۔

”نہیں مادام۔ میں مارٹرس کے بارے میں آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں“...... روڈس نے کہا تو ڈارسی چونک پڑی۔

”مارٹرس۔ کیا مطلب“...... ڈارسی نے پوچھا۔

”مادام۔ مارٹرس اور اس کا گروپ بھی پاکیشیائیوں کے خلاف کام کرنے ٹراسکا پہنچ گیا ہے“...... روڈس نے کہا تو ڈارسی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”اوہ، اوہ۔ کیسے معلوم ہوا ہے“...... ڈارسی نے کہا۔

”مادام، مارٹرس کے ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک آدمی موجود ہے لیکن وہ آج چھٹی پر تھا البتہ اب شام کو ڈیوٹی پر آیا تو اسے معلوم ہوا کہ مارٹرس کے دوست پیوٹن جو مارٹرس کا نمبر ٹو بھی ہے، نے اپنے ایکشن گروپ کے گراڈ کو فون پر کہا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر تیار کرے۔ مارٹرس اور وہ ابھی ٹراسکا جا رہے ہیں اور ساتھ ہی اس نے گراڈ کو آٹھ مسلح افراد کو مع خصوصی اسلحہ تیار رہنے کا حکم دے دیا تھا اور پھر وہ چلے گئے۔ اس کا علم ہمارے آدمی کو فون میموری چیک کرنے پر ہوا تو اس نے ایکشن گروپ کے اڈے پر فون کر کے

معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ لوگ روانہ ہو چکے ہیں۔ ابھی اس نے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی ہے“...... روڈس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ڈارسی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”یہ بہت برا ہوا۔ اب کیا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ ہم سے پہلے ان پاکیشیائیوں پر ہاتھ ڈال دیں اور ہم یہاں بیٹھے ان کا انتظار کرتے رہیں“...... ڈارسی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

”مارٹرس کے ایکشن گروپ کے ہیلی کاپٹر میں میرا ایک دوست بھی موجود ہے جس کا نام رچرڈ ہے۔ اس کے پاس سپیشل ٹرانسمیٹر ہے۔ ہم اکثر اس فریکوئنسی پر بات چیت کرتے رہتے ہیں۔ اگر آپ کہیں تو میں اسے کال کروں۔ اس سے ہمیں بہت کچھ پتہ چل سکتا ہے“...... روڈس نے کہا۔

”کیا کہو گے اس سے۔ ہیلی کاپٹر میں ظاہر ہے مارٹرس اور دوسرے لوگ بھی موجود ہوں گے۔ ان کی موجودگی میں تم اپنے دوست رچرڈ سے کیسے بات کرو گے“...... ڈارسی نے کہا۔

”ضروری نہیں کہ وہ ہیلی کاپٹر میں ہی رہیں۔ انہوں نے بہرحال کسی نہ کسی سپاٹ پر پیدل کریکنگ کرنی ہے اور رچرڈ سے کچھ نہ کچھ اشارہ تو مل ہی جائے گا“...... روڈس نے کہا۔

”ٹھیک ہے کرو بات۔ اب اور کیا کیا جا سکتا ہے“...... ڈارسی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو روڈس نے جیب سے ایک چھوٹا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ روڈس کالنگ رچرڈ۔ ہیلو۔ ہیلو اوور''...... روڈس نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ رچرڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کہاں ہو رچرڈ۔ اوور''...... روڈس نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''میں ٹراسکا میں ہوں۔ چیف اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ۔ یہاں کوئی خاص مشن ہے۔ کوئی ایشیائی گروپ ہے۔ اس کے خلاف پکٹنگ کی گئی ہے۔ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ اوور''...... رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایشیائی گروپ۔ تو کیا تم ٹراسکا شہر میں ہو۔ چیف کہاں ہے تمہارا۔ اوور''...... روڈس نے کہا۔

''میں تو ٹراسکا سے کافی فاصلے پر اکیلا ہوں۔ چیف اپنے گروپ کو ساتھ لے کر یہاں سے جیپوں میں ٹرانگ کی طرف گیا ہوا ہے۔ وہاں پکٹنگ کی گئی ہو گی۔ اوور''...... رچرڈ نے جواب دیا۔

''اوہ۔ اوکے۔ گڈ لک۔ اوور اینڈ آل''...... روڈس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''یہ ٹرانگ کہاں ہے روڈس''...... ڈارسی نے پوچھا۔

''ٹرانگ وہ قصبہ ہے مادام جہاں سے خفیہ طور پر سرحد پار کرائی جاتی ہے۔ پھر ایک انتہائی خطرناک پہاڑی راستے سے گزر کر مین روڈ پر آتے ہیں اور یہی مین روڈ یہاں ڈومبا قصبے پہنچتی ہے جہاں ہم موجود ہیں اور رچرڈ نے جو کچھ بتایا ہے اس سے یہ بات طے ہو گئی ہے کہ مارٹرس اپنے گروپ سمیت ٹرانگ میں مین روڈ کے درمیان پکٹنگ کئے ہوئے ہے۔ پاکیشائی ایجنٹ جیسے ہی وہاں سے گزریں گے یہ لوگ ان پر میزائل فائر کر دیں گے اور ان کا بچ جانا ناممکن ہے۔ اس طرح وہ اپنا ٹاسک آسانی سے پورا کر سکتے ہیں اور اگر انہوں نے ٹاسک مکمل کر لیا اور پاکیشائی ایجنٹوں کو ہٹ کر لیا تو پھر ہم صرف منہ ہی دیکھتے رہ جائیں گے۔ سارا کریڈٹ مارٹرس کو ہی مل جائے گا''...... روڈس نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ کامیابی مارٹرس کے حصے میں آئے گی''...... ڈارسی نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ اب تو یہ بات واضح ہو گئی ہے اور اس وقت پوزیشن ایسی ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت پاکیشائی ایجنٹوں پر حملہ ہو چکا ہو گا یا چند منٹ بعد ہونے والا ہو گا''...... روڈس نے جواب دیا۔

''تو پھر یہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ چلو۔ ہمیں واپس جانا چاہئے ابھی اور اسی وقت''...... ڈارسی نے کہا۔

''اب رات کو تو واپسی کا کوئی فائدہ نہیں۔ اب صبح کو صورتحال

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

معلوم کر کے ہی جائیں گے۔ میں اپنے ساتھیوں کو لاتا ہوں اور آپ بھی آرام کریں“...... روڈس نے کہا تو ڈارسی کے مایوسانہ انداز میں سر ہلانے پر وہ اٹھا اور سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

”کاش یہ مارٹرس درمیان میں نہ آتا تو میں اس عمران کو بتا دیتی کہ ڈارسی کیا ہے اور براؤن کو بھی پتہ چل جاتا کہ جس سے وہ ڈرتا تھا اسے ڈارسی نے چٹکی میں مسل دیا ہے لیکن اب کیا کیا جائے۔ مارٹرس نے سارا کھیل بگاڑ دیا ہے اور مجھے اس بات کا بھی ہمیشہ افسوس رہے گا کہ میری بجائے مارٹرس نے مشن مکمل کیا ہے اور عمران اور اس کے ساتھی اس کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔ کاش یہ کامیابی میرے حصے میں آتی۔ صرف میرے حصے میں۔ لیکن افسوس۔ صد افسوس“...... ڈارسی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ملحقہ کمرے میں سونے کے لئے چلی گئی۔ بستر پر لیٹ کر کافی دیر تک وہ مسلسل بڑبڑاتی رہی اور پھر نجانے اسے کب نیند آ گئی لیکن اچانک ایک زور دار کھٹک کی آواز سن کر وہ بے اختیار جاگ پڑی اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے جو منظر دیکھا اس نے اسے بت سا بنا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ڈومبا قصبہ جہاں بگ ماؤنٹ کلب تھا کے آغاز میں ہی مارٹرس کی جیپوں سے اتر آیا اور اس نے براسکی کو کہہ دیا تھا کہ وہ ان جیپوں کو جس انداز میں چاہے واپس لے جائے اور جوگرڈ کو بتا دے کہ اس کے اسسٹنٹ نے ان کی باقاعدہ مخبری کی ہے اور براسکی نے اپنا سر ہلا دیا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت پیدل ہی سڑک سے ہٹ کر اس انداز میں آگے بڑھنے لگے کہ دور سے ان کی نشاندہی نہ ہو سکے۔ پھر بگ ماؤنٹ کلب کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔

”سنو۔ اب ہم نے اس طرح سے پھیل کر کلب کے گرد جانا ہے کہ وہاں ہماری چیکنگ پر موجود افراد ہمیں چیک نہ کر سکیں بلکہ ہم انہیں ہلاک کر دیں“...... عمران نے کہا اور جولیا عمران کے ساتھ آگے بڑھنے لگی جبکہ تنویر اور باقی ساتھی علیحدہ علیحدہ سمتوں میں آگے بڑھنے لگے۔ ان سب نے بگ ماؤنٹ کلب کی عمارت کی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دوسری طرف ایک دوسرے سے ملنے کا پلان بنایا تھا تاکہ چیکنگ کے بارے میں ایک دوسرے کو بتا سکیں جبکہ عمران اور جولیا سڑک پر چلتے ہوئے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ چونکہ رات کا پچھلا پہر تھا اس لئے اس وقت کلب کے گرد سڑک پر ٹریفک تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔ کوئی آدمی بھی نظر نہ آرہا تھا۔

عمران جولیا کے ساتھ کلب کے مین گیٹ کے سامنے سے گزرا۔ مین گیٹ کھلا ہوا تھا اور باہر کوئی دربان بھی موجود نہ تھا۔ جولیا اور عمران کافی آگے تک چلے گئے لیکن انہیں وہاں کوئی بھی مشکوک آدمی نظر نہ آیا کہ اتنے میں ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی بھی ان سے آملے۔ سب کا یہی فیصلہ تھا کہ کلب کے گرد کوئی چیکنگ یا پکٹنگ نہیں ہے۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ مارٹرس نے یا تو جھوٹ بولا تھا یا پھر انہیں کسی ذریعے سے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نے مارٹرس کو ہلاک کر دیا ہے اور اب یہ کسی اور راستے سے وہاں گئے ہوں گے''۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے جیپیں بھی واپس بھجوا دیں اور اب میرے خیال میں آپ کا کلب میں جانے کا ارادہ بھی نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''کلب میں جانا تو خطرے سے خالی نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ بہرحال تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے ہوسکتا ہے کہ ہم انہیں

چیک نہ کر سکے ہوں اور جیسے ہی ہم اطمینان بھرے انداز میں کلب کے کمروں میں پہنچیں یہ لوگ پورے کلب کو ہی میزائلوں سے اڑا دیں اور ہم کوئی رسمی سا احتجاج بھی نہ کر سکیں اور پھر ہم سب کنوارے ہی مارے جائیں گے''...... عمران نے کہا تو اس کے آخری فقرے پر سب بے اختیار ہنس پڑے۔ ان کے ستے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے تھے۔

''تو پھر کیا باقی ساری رات سڑک پر ہی کھڑے کھڑے گزار دینی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہمیں ادھر ادھر کوئی پناہ گاہ تلاش کرنا ہو گی ورنہ ہم کسی بھی لمحے کسی سنجیدہ مسئلے کا شکار ہو سکتے ہیں۔ پاور گروپ سرکاری ایجنسی ہے اس میں صرف ایک ہی سیکشن نہیں ہو گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ اس کے گلے میں ابھی تک نائٹ ٹیلی سکوپ لٹکی ہوئی تھی۔ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا اور کچھ فاصلے پر سڑک سے کافی ہٹ کر ایک احاطہ نما عمارت کو غور سے دیکھنے لگا۔ دراصل اسے شبہ ہوا تھا کہ اس عمارت کی چھت پر کوئی آدمی چھپا ہوا ہے۔ اس نے جب نائٹ ٹیلی سکوپ سے اس عمارت کا بغور جائزہ لیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عمارت کی چھت پر ایک اوٹ کی سائیڈ میں ہیوی میزائل گن کا دہانہ جھانک رہا تھا اور اس کا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

رخ ٹھیک اس کلب کی طرف ہی تھا۔ اس کو دیکھ کر یہی سمجھا تھا کہ کوئی آدمی چھت پر موجود ہے۔ عمران چند لمحے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نائٹ ٹیلی سکوپ کو واپس گلے میں لٹکا لیا۔

''آؤ۔ شاید اس وقت واقعی قسمت یاوری کر رہی ہے''۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سڑک پر اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے وہ سڑک پر چہل قدمی کر رہا ہو۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو''...... جولیا نے حیران ہو کر اس کے ساتھ ہی آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''آجاؤ۔ اللہ کرے ہم چیکنگ میں نہ ہوں''...... عمران نے آہستہ سے کہا تو جولیا نے حیرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ باقی ساتھی بھی خاموشی سے ان کے پیچھے چل رہے تھے۔ جب عمران نے دیکھا کہ وہ اس عمارت کی سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھ گئے ہیں تو عمران سڑک سے اترا اور پھر مڑ کر وہ اس عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔

''یہ عمارت یقیناً ڈارسی اور اس کے سیکشن کے ممبرز کا اڈا ہے اور انہوں نے بگ ماؤنٹ کلب کو میزائل گنوں سے اڑانے کا پورا بندوبست کر رکھا ہے''...... عمران نے عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیسے چیک کر لیا''...... جولیا نے

کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات نظر آنے لگے تو عمران نے انہیں میزائل گن کی تفصیل بتا دی۔

''لیکن اگر ایسا ہوا عمران صاحب تو ہم تو سامنے کھڑے تھے۔ ہمیں تو وہ لازماً چیک کر لیتے جبکہ وہ ہمیں چیک کرنے کے لئے ہی یہاں آئے ہوئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو خود ابھی تک حیران ہوں کہ یہ لوگ کیوں ہمیں چیک نہیں کر سکے۔ بہرحال اب ہم نے اس عمارت کے اندر پہلے بے ہوش کرنے والی گیس فائر کرنی ہے اور پھر اندر داخل ہونا ہے کیونکہ عمارت کے اندرونی نقشے کا ہمیں علم نہیں ہے اور یہ بھی علم نہیں ہے کہ اندر کتنے افراد موجود ہیں''۔

عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر جوزف نے اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے ایک چھوٹا سا کیپسول فائر کرنے والا پسٹل نکالا۔ اس میں بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول موجود تھے اور پھر اس نے خود ہی آگے بڑھ کر عمارت کے اندر چار کیپسول فائر کر دیئے۔

''آؤ''...... عمران نے چند لمحے گزارنے کے بعد کہا اور تیزی سے عمارت کے عقبی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر انہوں نے عمارت کے چاروں طرف گھوم کر جائزہ لیا۔ عمارت کا مین گیٹ فولادی تھا اور اندر سے بند تھا لیکن اس گیٹ پر چڑھ کر آسانی سے اندر کودا جا سکتا تھا۔ اندر شاید ایک لمبی سی برآمدہ نما عمارت تھی جبکہ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دوسری سائیڈ پر چند کمرے بنے ہوئے تھے۔ باقی کھلا احاطہ تھا۔ دیہاتی انداز کی عمارت تھی۔ پھر عمران کے کہنے پر ٹائیگر پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا اور اس نے پھاٹک کو اندر سے کھول دیا اور باقی ساتھی اندر داخل ہوئے تو اندر ایک سائیڈ پر ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب عمارت کا جائزہ لے لیا گیا تو معلوم ہوا کہ برآمدے نما عمارت کے اندر بھی چھوٹے چھوٹے کمرے تھے جن میں آٹھ افراد موجود تھے۔

یہ آٹھ افراد ایک ہی کمرے میں شاید فرش پر بچھے ہوئے قالین نما کپڑے پر بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے کیونکہ بے ہوش کرنے والی گیس کی وجہ سے وہ سب وہیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے جبکہ ایک اور کمرے میں ایک لمبے قد کا آدمی ایک کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں پہلو کی طرف جھکا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ٹراسکا کا نقشہ موجود تھا اور پھر عمران نے ایک اور کمرے کا دروازہ دھکیلا تو سامنے ہی بیڈ پر ایک عورت پڑی ہوئی نظر آئی تو عمران تیزی سے مڑ کر باہر آ گیا اگرچہ اس عورت کو تو وہ دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ ڈارسی ہے براؤن کی ساتھی لیکن وہ جس حالت میں بستر پر موجود تھی اس حالت میں اسے دیکھنے کی وجہ سے عمران تیزی سے باہر آ گیا تھا۔

”کیا ہوا عمران صاحب“...... صفدر نے عمران کو اس طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کمرے سے باہر نکلتے دیکھ کر چونک کر

کہا۔

”کچھ ہونے سے بچنے کے لئے تو باہر آ گیا ہوں اور تم کہہ رہے ہو کہ کیا ہوا ہے۔ بہرحال ہم درست جگہ پہنچ گئے ہیں۔ اس کمرے میں ڈارسی صاحبہ استراحت فرما رہی ہیں“...... عمران نے کہا تو صفدر کے ساتھ کھڑی جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

”ڈارسی۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم واقعی درست جگہ پر پہنچے ہیں لیکن یہ لوگ اس طرح مطمئن انداز میں کیوں یہاں بیٹھے ہیں“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا خیال ہے کہ انہیں مارٹرس کے بارے میں علم ہو گیا ہو گا کہ اس نے ایسی جگہ پر ناکہ بندی کر لی ہے کہ ہمارے بچنے کا کوئی سکوپ نہیں اور واقعی کوئی سکوپ نہیں تھا اگر عمران صاحب اپنی خداداد صلاحیتوں سے کام نہ لیتے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اب کیا کرنا ہے۔ انہیں ختم کر کے ہم آگے بڑھیں یا یہیں کھڑے رہ جائیں گے“...... جولیا نے کہا۔ وہ سب یہاں اکٹھے کھڑے تھے۔

”ان شراب پینے والوں کو تو ختم کر دو۔ لیکن خیال رکھنا فائرنگ کی آواز اس خاموشی میں دور دور تک سنائی دے گی۔ البتہ وہ آدمی جو دوسرے کمرے میں کرسی پر بیٹھا بیٹھا بے ہوش ہو گیا ہے وہ اس کرسی کا خاص آدمی لگتا ہے۔ اس سے معلومات مل سکتی ہیں اس لئے اس کے ہاتھ پیر باندھ کر اس کمرے میں لے جاؤ جہاں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

شراب پینے والوں کی لاشیں پڑی ہوں تاکہ اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر اسے معلوم ہو جائے کہ وہ کس پوزیشن میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ جلد ہی زبان کھول دے گا اور جولیا تم جا کر اس ڈارسی کو اٹھا کر وہیں لے آؤ۔ اس کے ہاتھ پیر بھی باندھنے ہوں گے۔ اس سے بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اتنے تردد کی کیا ضرورت ہے۔ ان کا خاتمہ کر کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر ٹراسکا پہنچ جاتے ہیں''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس ڈارسی کو ہم نے ہلاک نہیں کرنا اور ویسے اسے یہاں چھوڑ کر نہیں جا سکتے اس لئے اس کا کچھ خصوصی بندوبست کرنا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''کیوں۔ کیا مطلب۔ کیوں اس کا خاتمہ نہیں کرنا''...... جولیا نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ براؤن کی منگیتر ہے اور براؤن نے مجھے فون کر کے خصوصی درخواست کی تھی کہ اسے ہلاک نہ کیا جائے۔ ویسے یہ براؤن ہی تھا جس نے مجھے کوبرا میزائل فیکٹری کے بارے میں تفصیلات بتائی تھیں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا تو جولیا اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جہاں عمران نے

ڈارسی کو دیکھا تھا۔ جولیا نے دروازہ کھولا تو دروازہ ایک دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا۔ شاید اس کا وزن جولیا کی توقع سے کم تھا اس لئے ذرا سے جھٹکے سے وہ دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا تھا اور ابھی جولیا آگے بڑھی ہی تھی کہ یکلخت ٹھٹھک کر رک گئی کیونکہ سامنے ایک نوجوان عورت بستر پر بے سدھ پڑی ہوئی تھی مگر جیسے ہی جولیا آگے بڑھی اس عورت نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر کمرے میں موجود ہلکی روشنی میں جولیا نے اس عورت کی آنکھیں کانوں کی طرف پھیلتی ہوئی بخوبی دیکھ لیں۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''تم۔ تم کون ہو۔ کیا مطلب۔ تم یہاں۔ کیا مطلب''...... اس عورت نے جو ڈارسی تھی، انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تمہاری دوست ہوں''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ اس کے قریب پہنچی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے ڈارسی چیختی ہوئی واپس بیڈ پر گری۔ نیچے گرتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا کا بازو ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس بار ڈارسی چیخ کر واپس گری اور ساکت ہو گئی۔

''حیرت ہے۔ گیس کے باوجود یہ اس طرح اٹھ بیٹھی ہے جیسے سرے سے بے ہوش ہی نہ ہوئی ہو''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی تو اس میں ڈارسی کا لباس موجود تھا۔ پینٹ شرٹ اور چمڑے کی لیڈیز جیکٹ۔ جولیا نے چیکنگ اس لئے کی تھی کہ ڈارسی ایسے لباس میں سوئی ہوئی تھی کہ جسے سرے سے لباس کہا ہی نہ جا سکتا تھا اور شاید اسی وجہ سے عمران تیزی سے واپس مڑ گیا تھا۔ جولیا نے اس کی جیکٹ کی تلاشی لی۔ جیکٹ کی جیبوں میں سے اس نے ایک مشین پسٹل نکالا اور پھر اسے اپنی جیکٹ میں ڈال کر اس نے لباس الماری سے اٹھایا اور پھر اس نے خود ہی یہ لباس بے ہوش پڑی ہوئی ڈارسی کو پہنانا شروع کر دیا۔ پینٹ شرٹ اور اس پر جیکٹ پہنا کر اس نے ڈارسی کو گھسیٹ کر کندھے پر لادا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ویری گڈ۔ یہ ہوئی نا بات۔ مجھے بس یہی خطرہ تھا کہ کہیں تم اس کی لاش گھسیٹتی ہوئی باہر نہ لے آؤ"...... باہر موجود عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں اس کی زندگی سے اس قدر دلچسپی ہے کہ تم یہاں میرا انتظار کر رہے تھے"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میرا مطلب تھا کہ جس لباس میں یہ سوئی ہوئی تھی اسے دیکھتے ہی تم نے اسے گولی مار دینی ہے اور اب تم اسے باقاعدہ لباس پہنا کر لے آئی ہو"...... عمران نے جواب دیا تو اس کی بات سن کر جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ اس کا بگڑا ہوا چہرہ

[illegible] اٹھا تھا۔

"میں واقعی ایسا ہی کرتی لیکن بہرحال چھوڑو۔ اب کہاں لے جانا ہے اسے"...... جولیا نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ جولیا کو ساتھ لے کر اس بڑے کمرے میں آ گیا جہاں ڈارسی کے ان ساتھیوں کی لاشیں موجود تھیں جو شراب پینے میں مصروف تھے کہ گیس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ البتہ ایک لمبے قد کا آدمی زندہ موجود تھا۔ اس کے ہاتھ اس کے عقب میں باندھ دیئے گئے تھے۔ جولیا نے ڈارسی کو بھی اس کے ساتھ لٹا دیا اور پھر ایک طرف موجود رسی اٹھا کر اس نے ڈارسی کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے رسی سے باندھ دیئے۔

"ڈارسی پر شاید گیس کا اثر نہیں ہوا تھا"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا"...... عمران نے چونک کر پوچھا تو جولیا نے اسے ڈارسی کے اٹھ بیٹھنے کی بابت بتا دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈارسی نے بے ہوشی سے بچنے کے لئے کوئی خاص دوا استعمال کی ہوئی تھی۔ بہرحال اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ میں اس آدمی کو ہوش میں لاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"باقی ساتھی کہاں ہیں"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

ہوئے کہا۔

"وہ باہر ہیں۔ میں نے انہیں چاروں طرف نگرانی کے لئے کہہ دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اس بندھے ہوئے آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"یہ تو گیس کی وجہ سے بے ہوش ہے۔ کیا اس طرح ہوش میں آ جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ کافی وقت گزر چکا ہے اس لئے یہ اس طرح ہوش میں آ جائے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بھی جھک کر ڈارسی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد جب دونوں کے جسموں میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو دونوں نے ہاتھ ہٹا لئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دونوں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"انہیں سیدھا کر کے بٹھا دو ورنہ یہ خود نہ اٹھ سکیں گے"۔ عمران نے کہا اور خود ہی اس نے اس آدمی کو بازو سے پکڑ کر سیدھا کر کے دیوار کے ساتھ بٹھا دیا۔ جولیا نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ دونوں پیچھے ہٹ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"...... اس آدمی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا جبکہ ڈارسی ہوش میں آتے ہی ہونٹ بھینچ کر کرسیوں پر بیٹھے عمران اور جولیا کو دیکھنے لگی۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے"۔ عمران

نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ آدمی اور ڈارسی دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مم۔ مم۔ مگر وہ مارٹرس۔ وہ کہاں ہے۔ تم یہاں"...... ڈارسی نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارٹرس اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پہاڑیوں میں بکھری پڑی ہیں اور تمہارے ساتھیوں کا بھی یہی حشر کیا گیا ہے۔ اب تم دونوں زندہ رہ گئے ہو۔ تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ تمہیں یہاں کے بارے میں کس نے بتایا ہے"...... ڈارسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم تو مجھ سے مل چکی ہو ڈارسی اس لئے تمہارے بارے میں تو میں جانتا ہوں البتہ اس آدمی کو جو یقیناً تمہارا نائب ہے اپنا تعارف کرانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام روڈس ہے اور میں مادام کا اسسٹنٹ ہوں"...... اس آدمی نے خود ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو سنو روڈس۔ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو تفصیل سے مجھے بتا دو کہ تمہیں ہمارے بارے میں کیسے اطلاع ملی ہے اور کیا تم نے مارٹرس کو بھی اطلاع دی تھی یا مارٹرس کو اپنے طور پر اس بارے میں اطلاع ملی تھی"...... عمران نے کہا تو روڈس نے مختصر طور پر وہ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

سارے واقعات بتا دیئے کہ کس طرح اسے جوگرڈ کے اسسٹنٹ ہیرلڈ سے اطلاع ملی تھی۔

”مجھے نہیں معلوم کہ مارٹرس کو کیسے اطلاع ملی لیکن جب ہمیں معلوم ہوا کہ مارٹرس ٹرانگ میں مین روڈ کے درمیان اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے تو ہم سمجھ گئے کہ وہ تمہیں ہلاک کر دے گا اس لئے ہم نے نگرانی ختم کر دی اور آ کر اس عمارت میں بیٹھ گئے کیونکہ ایک لحاظ سے اب ہمارے کرنے کا کوئی کام باقی نہ رہا تھا“...... روڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او کے۔ اب تم بتاؤ۔ کیا تمہیں معلوم ہے ڈارسی کہ کوبرا میزائل فیکٹری کہاں ہے“...... عمران نے ڈارسی سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

”نہیں۔ مجھے تو کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے“...... ڈارسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اور روڈس کو زندہ رکھنے کا ہمیں کوئی فائدہ نہ ہو گا“...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

”کاش ہم تمہاری طرف سے غافل نہ ہو جاتے تو یہ نوبت نہ آتی۔ بہرحال اب جو تمہارا جی چاہے کر گزرو۔ ہم بے بس ہیں اب ہم کر بھی کیا سکتے ہیں“...... ڈارسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا جبکہ روڈس خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری مایوسی کے

تاثرات ابھر آئے تھے۔

”مسٹر روڈس۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو تم ہمیں بتا دو کہ فیکٹری کہاں ہے“...... عمران نے کہا۔

”آئی ایم سوری۔ اول تو مجھے معلوم ہی نہیں ہے اور اگر معلوم بھی ہوتا تو میں کبھی نہ بتاتا۔ موت تو بہرحال ایک روز آنی ہی ہے لیکن میں ملک سے غداری نہیں کر سکتا۔ تم مجھے گولی مار سکتے ہو میں مرنے کے لئے تیار ہوں“...... روڈس نے سنبھلے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ تم بہادر اور محبِ وطن آدمی ہو روڈس اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ کر جا رہا ہوں اور ڈارسی کو بھی یہ آخری موقع دے رہا ہوں۔ ویسے میں اسے براؤن کی منگیتر ہونے کی وجہ سے چھوڑ رہا ہوں لیکن اب اگر تم دونوں نے ہمارے خلاف کوئی قدم اٹھایا تو پھر تمہارے ساتھ کوئی رعایت نہیں ہو گی“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ روڈس اور ڈارسی دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

”آؤ جولین“...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”کیا ضرورت ہے انہیں زندہ چھوڑنے کی“...... جولیا نے باہر آ کر بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”بندھے ہوئے اور بے بس افراد پر فائرنگ کرنا میرے نزدیک

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

بزدلی ہے اور میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں ان سے لڑتا رہوں۔ اگر یہ دوبارہ مقابل آئے تو پھر دیکھا جائے گا''...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ اس نے اس کمرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا تھا جس کمرے میں ڈارسی اور روڈس دونوں موجود تھے اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ٹراسکا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران کے چہرے پر بدستور سوچ و بچار کے تاثرات تھے جبکہ جولیا کا چہرہ ڈارسی کو زندہ چھوڑنے پر بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے
کی عمران سیریز کے ان قارئین کے لئے جو
نیا ناول فوری حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک نئی سکیم
''گولڈن پیکیج''
تفصیلات کے لئے ابھی کال کیجئے
0333-6106573 & 0336-3644440
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ڈارسی کے چہرے پر بے بسی اور تکلیف کے تاثرات تھے۔ وہ کافی دیر تک ساکت سی بیٹھی رہی۔ اسے اس بات پر یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ عمران اس طرح اسے زندہ چھوڑ کر چلا جائے گا۔ اسے براؤن کی بات یاد آ رہی تھی کہ وہ اس کی منگیتر ہے اس لئے عمران اسے کسی صورت ہلاک نہیں کرے گا۔

''نہیں۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی بھی طرح زندہ نہیں چھوڑ سکتی۔ یہ اس طرح سے نہیں جا سکتے ہیں۔ ان کی موت طے ہے۔ انہیں میرے ہاتھوں مرنا ہو گا۔ ہر حال میں اور ہر قیمت پر''...... یکلخت ڈارسی نے غراتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے مادام۔ وہ تو نکل گئے ہیں اور ہم یہاں بندھے ہوئے ہیں''...... روڈس نے بے بسی سے کہا۔

''جلدی کرو میرے ہاتھ کھولو۔ میں اب بھی انہیں ختم کر سکتی ہوں۔ جلدی کرو''...... کچھ دیر بعد ڈارسی نے کہا اور اس کے ساتھ

ہی اس نے تیزی سے کھسک کر اپنی پشت روڈس کی طرف کر دی۔ روڈس کے ہاتھ بھی اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے اس لئے اس نے بھی اپنی پشت ڈارسی کی طرف کی اور پھر چند لمحوں بعد روڈس نے اپنی انگلیوں کی مدد سے ڈارسی کی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کھول دی۔ ڈارسی رسیوں سے آزاد ہوتے ہی تیزی سے مڑی اور پھر اس نے روڈس کے بازو بھی رسیوں کی گرفت سے آزاد کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سائیڈ پر موجود ایک کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ کمرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا ہے لیکن ایک کھڑکی موجود تھی اور اس میں سلاخیں بھی نہ تھیں۔ چنانچہ اس نے کھڑکی کھولی اور دوسرے لمحے وہ کھڑکی سے نکل کر عقبی طرف پہنچ گئی۔

روڈس بھی اس کے پیچھے کھڑکی کے راستے باہر آ گیا۔ ڈارسی دوڑتی ہوئی اس کمرے کی طرف گئی جہاں وہ سوئی ہوئی تھی۔ روڈس بھی اس کے پیچھے تھا۔ ہیلی کاپٹر موجود نہ تھا اور انہوں نے ہیلی کاپٹر کی آواز پہلے ہی سن لی تھی اس لئے وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر ہی آگے گئے ہیں۔ ڈارسی تیزی سے کمرے میں داخل ہو کر اس الماری کی طرف بڑھی جہاں اس نے سونے سے پہلے اپنا لباس رکھا تھا۔

اس الماری کے نچلے خانے کو کھول کر اس نے اس کے اندر موجود ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ جدید ساخت کا خصوصی

ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے تیزی سے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈارسی کالنگ کلائیڈ۔ اوور"...... ڈارسی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ کلائیڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کلائیڈ۔ پاکیشیائی ایجنٹ ہمارا ہیلی کاپٹر لے اڑے ہیں۔ اس وقت وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہیں اور ان کا رخ ٹراسکا کی طرف ہو گا۔ تم فوراً انہیں سپیشل سرچنگ مشین پر چیک کرو اور پھر اگر وہ فضا میں موجود ہوں تو ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی ہٹ کر دو اور اگر ہیلی کاپٹر کہیں لینڈ کر چکا ہو تو اس جگہ کو چیک کرو اور پھر مجھے اطلاع دو۔ جلدی کرو۔ اوور"...... ڈارسی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈارسی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ لوگ واقعی خطرناک ہیں۔ انتہائی خطرناک۔ براؤن درست کہتا ہے۔ میں نے ہی انہیں ایزی لے لیا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ میں سمجھ گئی ہوں کہ انہیں کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے اور اب میں ایسا کر کے رہوں گی"...... ڈارسی نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اپنے عقب میں کھڑے روڈس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور یہ کافی شریف قسم کے دشمن بھی ہیں۔ ویسے جس طرح وہ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہمیں زندہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔ کم از کم ہم اپنے دشمنوں کو کبھی اس طرح زندہ نہ چھوڑتے''...... روڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ انہوں نے ہم پر کوئی احسان نہیں کیا ہے۔ نانسنس۔ یہ ایشیائی احمق لوگ اسے اخلاق اور مروت کہتے ہیں۔ میں براؤن کی منگیتر ہوں اس لئے عمران نے مجھے ہلاک نہیں کیا ہے حالانکہ براؤن بھی عمران کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ نانسنس''...... ڈارسی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے کلائیڈ کی آواز سنائی دی تو ڈارسی نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ کلائیڈ کالنگ۔ مادام ڈارسی۔ اوور''...... کلائیڈ کی آواز سنائی دی۔

''یس ڈارسی اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... ڈارسی نے کہا۔

''مادام۔ ہیلی کاپٹر ٹراسکا میں موجود ہے۔ جب میں نے اسے چیک کیا تو وہ لینڈ کر چکا تھا۔ میں نے اس کی جگہ ٹریس کر لی ہے۔ ہیلی کاپٹر ٹراسکا کے نواحی علاقے کونگا میں موجود ہے اس لئے اب کیا حکم ہے۔ کیا ہیلی کاپٹر کو بلاسٹ کر دیا جائے یا نہیں۔ اوور''۔ کلائیڈ نے کہا۔

''اب اسے بلاسٹ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ اب یہ

لوگ ہیلی کاپٹر میں تو موجود نہیں ہوں گے۔ البتہ تم اسے چیکنگ میں رکھنا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ دوبارہ اس پر سوار ہوں اور جیسے ہی یہ فضا میں اٹھے تو فوراً میزائل فائر کر کے اسے بلاسٹ کر دینا ہے۔ اوور''...... ڈارسی نے کہا۔

''یس مادام۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈارسی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس پر دوسری فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کیا اور بار بار کال دینا شروع کر دی۔

''یس۔ گیری اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ڈارسی بول رہی ہوں''...... ڈارسی نے کہا۔

''اوہ۔ یس مادام ڈارسی۔ حکم''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میں اور روڈس، ڈومبا قصبے میں بگ ماؤنٹ کلب کے قریب ایک احاطے میں موجود ہیں۔ دشمنوں نے ہمارے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ہمارا ہیلی کاپٹر لے گئے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ دوسرا ہیلی کاپٹر لے کر فوراً یہاں پہنچو۔ اپنے ساتھ چار مسلح آدمی بھی لے آنا۔ ہم نے ان دشمنوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ اوور''۔ ڈارسی نے کہا۔

''یس مادام۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''جس قدر جلد ممکن ہو سکے آجاؤ۔ ہم اس احاطے کے باہر

تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ جلد سے جلد پہنچو۔ اوور اینڈ آل“۔ ڈارسی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔ اب ہمیں ان پر تسلسل کے ساتھ اور ڈائریکٹ اٹیک کرنے ہوں گے۔ اسی طرح سے وہ ہلاک ہو سکتے ہیں اور میں انہیں ہلاک کرنے کے لئے ہر آپشن استعمال کروں گی۔ مجھے ہر صورت میں انہیں ہلاک کر کے چیف سیکرٹری کے سامنے سرخرو ہونا ہے۔ اگر میں انہیں ہلاک کرنے میں ناکام ہوئی تو چیف سیکرٹری کے ساتھ ساتھ مجھے براؤن کی بھی سننی پڑیں گی اور الیگزینڈر کو بھی مجھ پر ہنسنے کا موقع مل جائے گا اور میں الیگزینڈر اور براؤن کے سامنے کسی طور پر ہیڈ ڈاؤن نہیں کروں گی میرا سر ان کے سامنے اٹھا ہے اور اٹھا ہی رہے گا“...... ڈارسی نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو روڈس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے ہیلی کاپٹر سے اتر کر سب کو باہر نکالا اور پھر اس نے جوگرڈ سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیا۔ جوگرڈ ایک گھنٹے میں اسٹیشن ویگن لے کر اس کے پاس پہنچ گیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی جوگرڈ کے ساتھ ایک محفوظ مقام پر پہنچ گئے۔

یہ ٹراسکا کا علاقہ تھا۔ جوگرڈ نے عمران کو بتایا کہ اگر فیکٹری کو تلاش کرنا ہے تو اسے شمالی پہاڑیوں کی طرف جانا ہو گا جہاں بلیک گھوسٹ نام کی پہاڑیاں ہیں جو سیاہ ہونے کے ساتھ ساتھ واقعی بھوتوں کی طرح سر اٹھائے کھڑی ہیں۔ جوگرڈ سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد عمران نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا کہا اور پھر وہ جوگرڈ کے ساتھ نکل گیا۔ اس نے اپنے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو بھی لے لیا تھا۔ وہ ان پہاڑیوں میں جا کر ایک بار خود جائزہ لینا چاہتا تھا۔ اس لئے جولیا اور اس کے ساتھیوں نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

جوگرڈ نے عمران کو ویران پہاڑی سلسلے میں پہنچا دیا اور ایک جیپ لے کر وہاں سے نکل گیا۔ عمران نے اسے اپنے ساتھیوں کی حفاظت کے لئے بھیجا تھا اور اسے مطمئن کر دیا تھا کہ وہ جلد ہی واپس پہنچ جائے گا۔ جوگرڈ اس کے حکم کا پابند تھا اس لئے وہ اس کے کہنے پر فوراً واپس چلا گیا تھا اور عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ ویران پہاڑیوں کے اندر انتہائی محتاط انداز میں رینگتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔

اس وقت وہ چاروں گہرے سیاہ رنگ کے چست لباسوں میں ملبوس تھے۔ جوزف اور جوانا کو عمران نے ایک اور سمت سے بلیک گھوسٹ پہاڑی کی طرف بڑھنے کا حکم دیا تھا۔ اس لئے وہ ان کے ساتھ نہ تھے۔ عمران نے یہاں آنے سے پہلے عام سا مقامی میک اپ کر لیا تھا۔ جبکہ اس نے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کا میک اپ بھی تبدیل کر دیا تھا۔ جوگرڈ نے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے بارے میں بتایا تھا کہ اگر لیبارٹری ہے تو انہی پہاڑوں کے اندر واقع ہو سکتی ہے

وہ اس پہاڑی علاقے اور اس کے اردگرد کا جائزہ لینے کے لئے ٹائیگر کے ساتھ پہاڑیوں میں رینگتا ہوا اس طرف کو بڑھ رہا تھا جدھر جوگرڈ نے پہاڑی کے متعلق بتایا تھا۔ وہ دونوں خاموشی سے چٹانوں کے اوپر سے ہوتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک دائیں طرف سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی پہاڑی

بھیڑیا غرایا ہو اور عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بھی ویسی ہی غراہٹ نکلی اور دوسرے لمحے ایک چٹان کی اوٹ سے ایک سیاہ ہیولہ برق رفتاری سے نکل کر جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا یہ جوزف تھا۔ وہ عمران اور ٹائیگر کے قریب آ کر چٹان کی اوٹ میں جھک کر رک گیا۔

”باس۔ یہاں سے تھوڑی دور مسلح فوجی پہاڑی چٹانوں میں چھپے ہوئے موجود ہیں۔ ان کی تعداد کافی ہے اور وہ جگہ جگہ موجود ہیں“...... جوزف نے کہا۔

”ایک ہی طرف ہیں یا“...... عمران نے پوچھا۔

”نو باس۔ میں نے اور جوانا نے چیک کیا ہے وہ سوائے پہاڑی کے عقبی حصے کے باقی ہر طرف موجود ہیں یوں لگتا ہے جیسے انہوں نے پہاڑی کا تین اطراف سے باقاعدہ محاصرہ کیا ہوا ہو“...... جوزف نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے آگے بڑھو اور ہمیں وہاں لے چلو“...... عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا واپس پلٹا اور برق رفتاری سے ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔ وہ دونوں بھی جوزف کی پیروی کرتے ہوئے اسی انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ ایسی جگہ پہنچے جہاں ایک پہاڑی پر جلتی ہوئیں سرچ لائٹس اندھیرے میں چمکتی ہوئی دکھائی دیں لیکن یہ سرچ لائٹس صرف مشرق کی طرف فٹ تھیں اور ان کی روشنی اس طرف پہاڑی سے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نیچے ایک مخصوص حصے پر پڑ رہی تھیں۔ یہ سارا حصہ جس پر سرچ لائٹوں کی تیز روشنی پڑ رہی تھی۔ اونچی چار دیواری سے ڈھکا ہوا تھا۔ لیکن اس چار دیواری کے اندر سے بھی تیز روشنی نکل رہی تھی۔ جوزف ابھی آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ اس لئے وہ بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ پھر ایک چٹان کے قریب پہنچ کر جوزف رک گیا۔ اس کے حلق سے مدہم سی آواز نکلی جیسے کوئی پہاڑی خرگوش بولا ہو، اور اس آواز کے ساتھ ہی سامنے موجود ایک بڑی سی چٹان کے پیچھے سے ویسی ہی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے جوانا اس چٹان کی دوسری طرف سے نکل کر تیزی سے رینگتا ہوا ان کی طرف بڑھ آیا۔

"ماسٹر۔ ہم چاروں طرف کا راؤنڈ لگا کر یہاں پہنچے ہیں سوائے پہاڑی کے عقبی طرف کے باقی ہر طرف سخت ترین محاصرہ کیا گیا ہے"...... جوانا نے قریب آ کر سرگوشانہ لہجے میں کہا۔

"پہاڑی سے کتنے فاصلے پر یہ محاصرہ قائم کیا گیا ہے اور ایک جگہ پر بیک وقت کتنے افراد ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ سامنے وہ جو دو شاخہ چٹان نظر آ رہی ہے اس کے پیچھے وہ لوگ موجود ہیں اور چاروں طرف اتنا ہی فاصلہ رکھا گیا ہے۔ اور ایک جگہ چار سے زیادہ افراد نہیں ہیں ویسے ان کے پاس ٹرانسمیٹر ہیں اور وہ باقاعدہ ہر آدھے گھنٹے بعد کسی کو رپورٹ دے رہے ہیں"۔ جوانا نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا وہ چٹان کی

اوٹ سے سر نکالے اس پہاڑی کی چوٹی کو دیکھ رہا تھا۔ جس پر نگران چوکی موجود تھی۔

"اس چوٹی میں لائٹیں صرف اڈے کی طرف ہی نصب ہیں عقب میں نہیں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ ادھر سے اوپر چڑھا بھی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ادھر سے پہاڑی بالکل سیدھی ہے۔ کسی دیوار کی طرح اور دامن میں انتہائی گہری کھائیاں ہیں۔ ویسے یہ محاصرہ کرنے والے فوجی ادھر موجود نہیں ہیں"...... جوانا نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ادھر چلو۔ ایک بار میں خود یہ ساری صورتحال دیکھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور جوزف اور جوانا سر ہلا کر رینگتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ ان سے کچھ فاصلہ دے کر عمران آگے بڑھنے لگا۔ جبکہ ٹائیگر عمران سے کچھ فاصلہ دے کر عقب میں آ رہا تھا تاکہ عمران کو عقب سے کورنگ دے سکے۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک مسلسل مختلف چٹانوں کے پیچھے رینگنے کے بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جو بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا عقب تھا۔ اور واقعی اس طرف ویسی ہی پوزیشن تھی جیسی جوانا نے بتائی تھی۔ عمران چٹان کی اوٹ میں لیٹا ہوا غور سے اس ساری سچویشن کو دیکھتا رہا۔ وہاں دو ہیلی کاپٹر بھی موجود تھے جو خاصی نیچی پرواز کر رہے تھے اور دونوں ہیلی کاپٹر باقاعدہ راؤنڈ کی صورت میں پہاڑی کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ اور جہاں انہیں کوئی شک ہوتا وہ فل لائٹ کھول

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دیتے لیکن عمران اور اس کے ساتھی چونکہ باہر کو نکلی ہوئی چٹان کے پیچھے موجود تھے۔ اس لئے انہیں اوپر سے دیکھ لئے جانے کا کوئی خطرہ نہ تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ایک ہی صورت ہے۔ عقبی طرف سے اوپر چڑھ کر نگران چوکی پر قبضہ کیا جائے۔ نگران چوکی پر قبضہ کئے بغیر اس اڈے میں کسی صورت داخل نہیں ہوا جا سکتا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس کیوں نہ ابھی کوشش کی جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ بغیر ضروری سازو سامان کے اوپر نہیں پہنچا جا سکتا۔ اور ایک بار مشن شروع کر لینے کے بعد ہم کسی صورت پیچھے نہیں ہٹ سکتے ورنہ اس بار ٹارج ایجنسی یا پاور گروپ نے اس پورے علاقے پر ایٹم بموں کی بارش کرا دینی ہے۔ اس لئے یہ مشن کل رات کو مکمل کیا جائے گا۔ آؤ اب واپس چلیں"...... عمران نے کہا اور واپسی کے لئے پلٹ پڑا۔ ظاہر ہے باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی ہی کرنی تھی۔

ڈارسی کی آنکھیں انتہائی طاقتور نائٹ ٹیلی سکوپ سے چپٹی ہوئی تھیں۔ وہ اس وقت بلیک گھوسٹ پہاڑی کی چوٹی پر بنی ہوئی نگران چوکی میں موجود تھی۔ اس نے اس بار یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ ان پہاڑیوں میں ہی اپنا مورچہ بنائے گی۔ اسے یقین تھا کہ عمران کو یقیناً ان بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں موجود کوبرا میزائل فیکٹری کا کسی نہ کسی طرح علم ہو گیا ہو گا یا پھر جلد ہو جائے گا اور وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں ضرور آئے گا اس لئے اس نے انہیں شہر اور دوسرے علاقوں میں تلاش کرتے رہنے کی بجائے یہاں رک کر ان کا انتظار کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔

ویسے بھی عمران اور اس کے ساتھی اس کا ہیلی کاپٹر لے کر گئے تھے اور وہ ہیلی کاپٹر ٹراسکا میں ہی ملا تھا جس کا مطلب تھا وہ لوگ بھی ٹراسکا میں ہی موجود ہیں اور جلد یا بدیر وہ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی طرف ضرور آئیں گے۔ یہاں اس کے ساتھ صرف

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

روڈس موجود تھا۔ ڈارسی ٹیلی سکوپ سے اس طرف دیکھ رہی تھی جدھر پہاڑی کا عقب تھا۔ ٹیلی سکوپ اس قدر طاقتور تھی کہ باوجود اندھیرے کے اسے دور دور تک کا علاقہ اس طرح روشن نظر آ رہا تھا کہ وہ ایک ایک پتھر کو آسانی سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے اپنے گروپ کو ہیلی کاپٹر بھجوا کر یہاں بلالیا تھا اور پھر ڈارسی نے روڈس کے ساتھ نگران چوکی پر ڈیرہ جما لیا تھا یہاں پہنچ کر اس نے جو صورتحال دیکھی تھی اس کے مطابق اس کے ذہن میں یہی آیا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اڈے پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو وہ لامحالہ اس نگرانی چوکی پر پہلے قبضہ کریں گے۔ کیونکہ یہاں قبضہ کئے بغیر وہ کسی طرح بھی محفوظ نہیں ہو سکتے تھے۔
یہاں موجود بھاری ریوالونگ مشین گنوں سے چند افراد تو ایک طرف پوری فوج کو اس بلندی سے آسانی سے ختم کیا جا سکتا تھا۔ اڈے کی طرف اس قدر تیز روشنی تھی کہ چٹانوں میں پھدکتا ہوا مینڈک بھی صاف دکھائی دیتا تھا اس لئے اس طرف سے ان لوگوں کی آمد تو صریحاً خودکشی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ اگر ان لوگوں نے حملہ کیا بھی تو اسی طرف سے کریں گے۔ اور اس نے جان بوجھ کر اس طرف سرچ لائٹیں نصب نہ کرائی تھیں تا کہ اگر واقعی یہ لوگ اس طرف سے آئیں تو وہ انہیں اندر آنے کا موقع دے سکے تا کہ جب وہ پکڑے یا مارے جائیں تو اڈے کے اندر یہ سب کچھ ہو۔ اس طرح کرنل الیگزینڈر کی ناکامی روز روشن کی طرح ثابت

ہو جائے گی اور تمام کریڈٹ ڈارسی کے کھاتے میں پڑ جائے گا۔ اس وقت بھی روڈس اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔ اس کی آنکھوں سے بھی نائٹ ٹیلی سکوپ چمٹی ہوئی تھی۔

”مادام۔ ادھر سے تو کسی کا اوپر پہنچنا ناممکن ہی ہے“...... روڈس نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے ڈارسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہی ناممکن ہی تو ان لوگوں کے لئے کشش رکھتا ہے۔ تم ذرا اپنے آپ کو ان کی جگہ رکھ کر سوچو کہ اگر یہی صورت حال ہمارے ساتھ ہوتی تو ہم کیا کرتے“...... ڈارسی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ۔ یس مادام۔ آپ کا خیال بالکل درست ہے لیکن اس طرح تو وہ بڑی آسانی سے مارے جا سکتے ہیں“...... روڈس نے کہا۔

”ظاہری بات ہے لیکن اگر ہم انہیں نہیں ماریں گے تو یہ تو ناممکن ہے کہ وہ خود ہی مر جائیں“...... ڈارسی نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا تو روڈس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تو کیا آپ نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے کوئی پلان ترتیب دیا ہے“...... روڈس نے کہا۔

”ہاں۔ میری ایک پلاننگ ہے۔ سنو۔ میرے ذہن میں کیا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

پلاننگ ہے''...... ڈارسی نے کہا۔

''یس مادام۔ بتایئے''...... روڈس نے کہا۔

''میں نے یہاں پہنچ کر جو سچویشن دیکھی ہے۔ یہاں ایک چوکی ہے اور فیکٹری کی حفاظت کے لئے ایک مخصوص اڈہ بنایا گیا ہے جو پہاڑیوں کے عقب میں ہے اور وہ اڈہ ٹارج ایجنسی کا ہے۔ اگر وہ اس طرف آئے تو میرے خیال کے مطابق لازماً یہ لوگ اس پہاڑی کے عقب سے اڈے کے اندر یا براہ راست اس چوکی تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے لئے وہ دو طریقے استعال کر سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ دو گروپوں میں کام کریں۔ ایک گروپ اڈے کے سامنے کی طرف سے ٹارج ایجنسی کو الجھائے اور دوسرا گروپ اس طرف سے پہلے نگران چوکی پر قبضہ کرے اور پھر یہاں سے فیکٹری کے اندر داخل ہو جائے یا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وہ خاموشی سے اس طرف سے نگران چوکی پر قبضہ کر کے یہاں سے نیچے اڈے میں اتر جائیں اور اڈے کو تباہ کر کے کوبرا میزائل فیکٹری میں داخل ہو جائیں لیکن چونکہ ان کا کوبرا میزائل فیکٹری تک پہنچ جانا ہماری بھی شکست بن جائے گا۔ اس لئے ہم نے صرف اتنا کرنا ہے کہ ان لوگوں کے اڈے تک یا اس چوکی تک پہنچنے تک کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ جب وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں۔ پھر ہم اپنی کارروائی کا آغاز کریں اور انہیں ہلاک کر دیں''...... ڈارسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ ویری گڈ پلاننگ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے ان لوگوں کو از خود یہاں تک پہنچنے کا راستہ دینا ہے''...... روڈس نے کہا اور ڈارسی نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لیکن مادام۔ نجانے وہ لوگ کتنی تعداد میں ہوں اور کب آئیں''...... روڈس نے کہا۔

''جب بھی آئیں۔ بہرحال ہم نے چوکنا رہنا ہے''...... ڈارسی نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... روڈس نے بڑے پر خلوص لہجے میں کہا اور ڈارسی مسکرا دی۔

''میں نے ان پہاڑی علاقوں میں تمہیں ریڈ ڈیوائس رکھوانے کا کہا تھا۔ ان کا کیا ہوا ہے''...... ڈارسی نے پوچھا۔

''میرے آدمیوں نے ہر طرف پھیل کر جگہ جگہ ریڈ ڈیوائسز رکھ دی ہیں مادام۔ چند دشوار گزار راستوں پر ان کا جانا مشکل تھا اس لئے انہوں نے ریڈ ڈیوائسز کو ہیلی کاپٹروں سے نیچے پھینک دیا تھا تقریباً بیس کلو میٹر کے دائرے میں ہر طرف اور ہر جگہ ریڈ ڈیوائسز موجود ہیں جو ایکٹیو بھی ہیں''...... روڈس نے جواب دیا۔

''گڈ شو''...... ڈارسی نے کہا۔ اس نے اپنے قریب رکھا ہوا ایک بیگ اٹھایا اور اس کی زپ کھول کر اس میں موجود ایک چھوٹا سا سائنسی آلہ نکال لیا۔ اس نے آلے کے چند بٹن پریس کئے تو آلے کے ایک حصے سے تیز روشنی نکلنے لگی۔ اس نے روشنی کا رخ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ایک دیوار پر کیا تو دیوار پر ایک اسکرین سی بن گئی۔ ڈارسی نے آلے کے چند اور بٹن پریس کئے تو اسکرین پر پہاڑیوں کا خاصا وسیع حصہ اس طرح نظر آ رہا تھا جیسے کوئی نائٹ ٹیلی سکوپ سے دیکھ رہا ہو۔

''تم نے جو ریڈ ڈیوائسز پھیلائی ہیں۔ ان سے ایسی مخصوص ریز نکلتی ہیں جو وسیع علاقے پر پھیل جاتی ہیں۔ ان ریز میں یہ خاصیت ہے کہ یہ آڈیو اور ویڈیو کے طور پر کام کرتی ہیں لیکن یہ ریز چونکہ انسانی آنکھ دیکھ نہیں سکتی اس لئے کسی کو ان کی موجودگی کا احساس تک نہیں ہو سکتا۔ پہاڑی کے عقبی طرف کا تمام حصہ اب اس رسیونگ سسٹم میں چیک ہو سکتا ہے اور وہاں پیدا ہونے والی آوازیں بھی یہاں سنی جا سکتی ہیں اور ان ڈیوائسز سے ہم ان علاقوں کو مانیٹر بھی کر سکتے ہیں''...... ڈارسی نے کہا۔

''ویسے مادام۔ پہاڑی کا عقبی حصہ واقعی انتہائی دشوار گزار ہے''...... روڈس نے کہا اور ڈارسی نے سر ہلا دیا۔ ان دنوں کی نظریں اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر صرف پہاڑی چٹانیں ہی نظر آ رہی تھیں اور کچھ نہ تھا۔ پھر دو گھنٹے اسی طرح گزر گئے۔ پھر اچانک اسکرین پر ایک سیاہ رنگ کا ہیولہ سا حرکت کرتا نظر آیا اور ڈارسی اور روڈس دونوں اس ہیولے کو دیکھتے ہی بے اختیار اچھل پڑے۔ پھر چند لمحوں بعد تین اور ہیولے بھی ایک ایک کر کے پہاڑی چٹانوں کی اوٹ لیتے آگے بڑھتے نظر آئے اور ڈارسی کے

چہرے پر مسرت کے فوارے سے چھوٹنے لگے۔

''یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ تم نے دیکھا کہ میرا آئیڈیا بالکل درست ثابت ہوا ہے''...... ڈارسی نے مسرت سے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

''یس مادام۔ ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ لوگ دشمن ایجنٹ ہیں''...... روڈس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''بس دیکھتے جاؤ''...... ڈارسی نے کہا۔ اور پھر وہ تینوں ہیولے ایک باہر کو نکلی ہوئی چٹان کے نیچے دبک کر بیٹھ گئے۔ ان کے چہرے اسکرین پر صاف نظر آ رہے تھے اور چہرے کے لحاظ سے وہ چاروں ہی مقامی لوگ تھے۔ ڈارسی انہیں غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے ذہن میں فوراً عمران اور اس کے ساتھی آ گئے تھے۔ کیونکہ ان چاروں کے قد وقامت بالکل وہی تھے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے تھے اور ان میں دو دیو قامت سیاہ فام بھی موجود تھے۔

''ٹھیک ہے۔ ایک ہی صورت ہے کہ عقبی طرف سے اوپر چڑھ کر نگران چوکی پر قبضہ کر لیا جائے۔ نگران چوکی پر قبضہ کئے بغیر اس اڈے میں کسی صورت داخل نہیں ہوا جا سکتا''...... ایک بڑبڑاتی ہوئی آواز آلے سے ابھری۔

''اوہ، اوہ۔ مادام۔ یہ علی عمران کی آواز ہے''...... روڈس نے تیز اور پرجوش لہجے میں کہا۔

''باس کیوں نہ ابھی کوشش کی جائے''...... ایک آواز سنائی دی۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

''نہیں۔ بغیر ضروری سازو سامان کے اوپر نہیں پہنچا جا سکتا۔ اور ایک بار مشن شروع کر لینے کے بعد ہم کسی صورت پیچھے نہیں ہٹ سکتے ورنہ ٹارج ایجنسی اور پاور گروپ نے اس پورے علاقے پر ایٹم بموں کی بارش کر دینی ہے۔ اس لئے یہ مشن کل رات کو مکمل کیا جائے گا۔ آؤ اب واپس چلیں''...... عمران کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی تینوں ہیولے دوبارہ وہاں سے نکل کر چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے حرکت میں آ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اسکرین سے آؤٹ ہو گئے۔

''مادام۔ آپ کا ذہن واقعی باکمال ہے۔ آپ نے بالکل درست اندازہ لگایا ہے''...... روڈس نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا اور ڈارسی ہنس پڑی۔

''کرنل الیگزینڈر احمق ہے۔ اس نے اس طرف کوئی آدمی بھی تعینات نہیں کیا۔ وہ صرف یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا ہے کہ ادھر سے کوئی اوپر نہیں چڑھ سکتا۔ اس لئے ادھر سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ حالانکہ اصل چیکنگ کی جگہ یہی تھی۔ اگر میں کرنل الیگزینڈر کی جگہ ہوتی تو اپنی پوری توجہ اس طرف ہی رکھتی۔ بہرحال اب کل رات یہ لوگ کام کریں گے اور کل ہی ہم نے اپنی پلاننگ کے مطابق انہیں ٹریپ کرنا ہے''...... ڈارسی نے آگے بڑھ کر آلہ اٹھا کر اسے آف کرتے ہوئے کہا۔

''اب کل رات بھی یہ کام کرے گا مادام''...... روڈس نے

پوچھا۔

''ہاں۔ جب تک ڈیوائسز ایکٹیو ہیں ہم ان سے کبھی بھی چیکنگ کر سکتے ہیں''...... ڈارسی نے کہا اور روڈس نے سر ہلا دیا۔

''اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ کل پاکیشیا سیکرٹ سروس چوکی پر ریڈ کرے گی۔ اب ہمیں ایسی پلاننگ کر لینی چاہئے کہ جس سے ہم آسانی سے انہیں گرفتار کر سکیں اور کرنل الیگزینڈر کو اس وقت اس کا علم ہو جب کہ یہ لوگ ہمارے ہاتھوں میں پکڑے جا چکے ہوں''...... ڈارسی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مادام۔ اگر تو یہاں چوکی میں ہم نے انہیں روکا تو پھر یقیناً یہاں فائرنگ ہو گی اور اردگرد موجود ٹارج ایجنسی کے آدمی چونک پڑیں گے اور ہو سکتا ہے اس بار کرنل الیگزینڈر خود یہاں پہنچ کر سارا کنٹرول سنبھال لے آخر وہ چیف ہے اسے کوئی روک تو نہیں سکتا۔ ویسے بھی اس کا خاص ساتھی مارٹرس اور اس کا ساتھی پیوٹن ہلاک ہو چکا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ٹارج ایجنسی کے کسی نئے سیکشن کو حرکت میں لے آئے ورنہ اس کے خود ہی سامنے آنے کا چانس لگ رہا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہاں ہم دو آدمی رکھیں۔ جنہیں یہ ہدایات ہوں کہ وہ بس معمولی سی رکاوٹ ڈالیں پھر بے بس ہو جائیں۔ لازماً چوکی سے یہ نیچے رسیاں لٹکا کر اڈے میں آئیں گے وہاں ہم مکمل طور پر تیار رہیں۔ جیسے ہی یہ سب لوگ وہاں پہنچیں انہیں ہر طرف سے گھیر کر گرفتار کر لیا جائے''...... روڈس

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو گا"...... ڈارسی نے کہا تو روڈس چونک پڑا۔

"تو پھر مادام"...... روڈس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ وہ رسیاں لٹکانے کی بجائے وہی طریقہ یہاں سے نیچے اترنے کے لئے استعمال کریں گے جو طریقہ وہ نیچے سے اوپر آنے کے لئے استعمال کریں گے اور وہ کوشش کریں گے کہ بیک وقت نیچے اتریں اور ٹارج ایجنسی کے اڈے پر قبضہ کر لیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم دونوں کو ایسی جگہ موجود ہونا چاہئے جہاں ہم نہ صرف ان کی مکمل کارکردگی کو چیک کر سکیں بلکہ انہیں اس طرح آسانی سے پکڑ سکیں کہ وہ مکمل طور پر بے بس ہو جائیں۔ چوکی اور اڈے تک پہنچنے کے لئے انہیں ایک پہاڑی کریک سے گزرنا پڑے گا۔ وہاں ہم بے ہوش کر دینے والی گیس کے بم اس طرح فٹ کر دیں گے کہ جیسے ہی یہ لوگ اس کریک میں داخل ہوں ان بموں کو فائر کر دیا جائے اور وہ سب وہیں بے ہوش ہو کر گر جائیں گے۔ یہی سب سے محفوظ صورت ہے۔ جب یہ نیچے اتریں تو باہر موجود ہمارے ساتھی ایک پلاننگ کی صورت میں معمولی سی رکاوٹ ڈال کر بظاہر بے بس ہو جائیں۔ وہاں ہم انہیں بے بس کر لیں لیکن اس کے لئے شرط یہی ہے کہ تمہارا پورا گروپ ایسے انداز میں کام کرے کہ ان لوگوں کو اس بات کا معمولی سا

شک نہ ہو سکے کہ یہ سب پلاننگ کے تحت کیا جا رہا ہے اور ہماری پلاننگ بھی مکمل ہو جائے گی"...... ڈارسی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ آپ جس طرح کہہ رہی ہیں۔ بالکل ویسا ہی ہو گا۔ میں پورے گروپ کو اس بارے میں مکمل پلاننگ سمجھا دوں گا۔ آپ دیکھیں کہ کیسے ہماری پلاننگ بے داغ طریقے سے مکمل ہو جائے گی"...... روڈس نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب دو آدمیوں کو نیچے سے اوپر بلوا لو۔ تاکہ ہم نیچے جا سکیں۔ وہاں بیٹھ کر مزید اس سلسلے میں غور و فکر کریں گے۔ ابھی کل تک ہمارے پاس کافی وقت موجود ہے۔ میں ایسا منصوبہ چاہتی ہوں جو ہر لحاظ سے فول پروف ہو"...... ڈارسی نے کہا اور روڈس سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک طرف پڑے ہوئے مخصوص ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کی مدد سے وہ اڈے میں موجود گروپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

کرنل الیگزینڈر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں بنے ہوئے اپنے خاص آڈے کے ایک خیمے میں موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اسے مارٹرس اور پیوٹن کی ہلاکت کی رپورٹ مل چکی تھی۔ اس نے فوری طور پر مارٹرس اور پیوٹن کی جگہ ٹارج ایجنسی کے نئے گروپ کو ایکٹیو کر دیا تھا۔ اس گروپ کا انچارج رہوڈے تھا اور اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی جو رہوڈے کی اسسٹنٹ بھی تھی۔ اس کی گرل فرینڈ بھی اور اس کی نمبر ٹو بھی۔ کرنل الیگزینڈر نے ان دونوں کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش کے لئے ٹراسکا میں بھیجا ہوا تھا جن سے وہ مسلسل رابطے میں تھا اور ان سے پل پل کی رپورٹ لے رہا تھا۔

اس کے سامنے میز پر ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ جس کے ذریعے وہ ٹراسکا میں موجود اپنے گروپس کے ساتھ ساتھ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں موجود اپنے خاص اڈے اور بلیک گھوسٹ

پہاڑیوں کے گرد پھیلے ہوئے اپنے گروپ کی طرف سے رپورٹیں حاصل کر رہا تھا۔ اس نے ایسا انتظام کیا تھا کہ تمام گروپس ہر آدھے گھنٹے بعد رپورٹ اس کے خاص اسسٹنٹ کو دیتے تھے جو ایک گھنٹے بعد کرنل الیگزینڈر کو رپورٹ دینے کا پابند تھا۔ کرنل الیگزینڈر کے چہرے پر اطمینان کے گہرے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ اسے اب تک مسلسل اوکے کی رپورٹ ہی مل رہی تھیں۔

”میں اندر آ سکتا ہوں چیف“...... اچانک خیمے کے دروازے پر پڑے ہوئے پردے کے عقب سے ایک آواز سنائی دی اور کرنل الیگزینڈر یہ آواز سن کر بری طرح چونک پڑا۔

”یس۔ کم ان“...... کرنل الیگزینڈر نے چونک کر کہا۔ دوسرے لمحے پردہ ہٹا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر آ کر کرنل الیگزینڈر کو سلام کیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا باکس تھا۔

”اوہ ڈارمن۔ کیا ہوا ہے۔ کیوں آئے ہو“...... کرنل الیگزینڈر نے حیران ہو کر پوچھا۔

”چیف۔ ایک انتہائی اہم خبر دینی ہے آپ کو“...... ڈارمن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”خبر۔ کیسی خبر“...... کرنل الیگزینڈر اور زیادہ چونک پڑا۔

”چیف۔ ڈارسی، روڈس کے ساتھ مل کر آپ کے خلاف سازش کر رہی ہے“...... ڈارمن نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو کرنل

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

الیگزینڈر بے اختیار کرسی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ نانسنس۔ کیا تم نشے میں ہو“...... کرنل الیگزینڈر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”نہیں چیف۔ میں نشے میں نہیں ہوں۔ البتہ آپ وہ کچھ نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ہمیشہ آپ سے غیر مشروط وفاداری کا عہد نبھایا ہے۔ اب بھی میں یہی عہد نبھانے آیا ہوں اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں“...... ڈارمن نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے باکس کو میز پر رکھا اور پھر اس پر لگے ہوئے مختلف بٹنوں کو دبانا شروع کر دیا۔ باکس میں سے پہلے تو سائیں سائیں کی آواز سنائی دی پھر یکلخت باکس میں سے ایک مردانہ آواز نکلی۔

”مادام۔ ادھر سے تو کسی کا اوپر تک پہنچنا ناممکن ہی ہے“۔ بولنے والے کا لہجہ بھاری تھا۔

”اوہ۔ یہ روڈس کی آواز ہے“...... کرنل الیگزینڈر نے چونکتے ہوئے کہا اور ڈارمن نے سر ہلا دیا۔

”یس چیف۔ آگے سنیں“...... ڈارمن نے کہا۔ باکس سے مسلسل آوازیں نکل رہی تھیں اور یہ وہی پلاننگ تھی جو ڈارسی، اپنے ساتھی روڈس کو بتا رہی تھی۔ ان کی باتیں سن کر کرنل الیگزینڈر کا چہرہ حیرت اور غصے سے بگڑتا جا رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے

تھے اور چہرے پر تناؤ کے آثار نمایاں ہو گئے تھے پھر جیسے جیسے روڈس اور ڈارسی کی گفتگو آگے بڑھتی رہی کرنل الیگزینڈر کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑتا گیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے۔ اس کی مٹھیاں بھینچ گئیں۔ ڈارسی اور روڈس کی یہ گفتگو خاصی طویل ثابت ہوئی۔ اس دوران عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی چیک کیا گیا اور عمران کی آواز بھی کرنل الیگزینڈر نے خود اپنے کانوں سے سنی اور آخر میں ڈارسی اور روڈس نے مل کر جو منصوبہ بندی کی تھی اس کی بھی پوری تفصیل کرنل الیگزینڈر نے اپنے کانوں سے سن لی۔

”آپ نے سن لیا چیف کہ میں نشے میں نہیں ہوں۔ مجھے پہلے ہی یہ اطلاع مل چکی تھی اس لئے میں نے وہاں نگرانی چوکی کے اندر انتہائی طاقتور ڈکٹا فون نصب کر دیا تھا۔ اس طرح یہ مکمل ثبوت سامنے آ گیا ہے“...... ڈارمن نے باکس کے بٹن آف کرتے ہوئے کہا۔

”میں ڈارسی اور روڈس کی ہڈیاں توڑ ڈالوں گا۔ ان کے ٹکڑے اُڑا دوں گا۔ انہیں جرأت کیسے ہوئی کہ میرے خلاف اس طرح کی سازش کریں۔ یہ باکس مجھے دو میں اسے چیف سیکرٹری بلکہ پرائم منسٹر کے سامنے خود پیش کروں گا“...... کرنل الیگزینڈر نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

”اس کا کوئی فائدہ نہیں چیف۔ میرا مقصد اصل حقیقت آپ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کے سامنے لانا تھا اور میں لے آیا ہوں۔ ڈارسی کے خلاف کام کرنے سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا''...... ڈارمن نے کہا۔

''تو پھر تم کیا چاہتے ہو۔ یہ سب سن کر میں خاموش ہو کر بیٹھ جاؤں اور انہیں اپنے خلاف سازش کرنے دوں''...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ میں نے ایسا نہیں کہا ہے''...... ڈارمن نے کہا۔

''تو تم کیا کہنا چاہتے ہو کھل کر بتاؤ مجھے''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''آپ اس موقع پر ایسی پلاننگ کریں کہ ڈارسی منہ دیکھتی رہ جائے اور فتح آپ کے نصیب میں آ جائے۔ پھر کوئی مناسب موقع دیکھ کر آپ ڈارسی کا کانٹا آسانی سے نکال سکتے ہیں''۔ ڈارمن بڑے غیر جذباتی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ کھل کر کہو۔ تم نے آج اس سازش کو بے نقاب کر کے مجھے ہمیشہ کے لئے جیت لیا ہے۔ میں نے آج تک واقعی تمہاری وہ قدر نہیں کی جو مجھے کرنی چاہئے تھی''...... کرنل الیگزینڈر نے ڈارمن کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے پر خلوص لہجے میں کہا۔

''باس۔ آپ اس سازش کو اس طرح ختم کر سکتے ہیں کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو خفیہ طور پر گرفتار کر لیں اور ان کی جگہ اپنے آدمی بھیجیں۔ اس طرح ڈارسی کی یہ سازش کہ نگران چوکی اور

اڈہ سب کچھ پاکیشیائی ایجنٹوں کے حوالے کر دیا جائے سامنے آ جائے گی۔ وہ لوگ یقیناً ٹراسکا کے کسی قصبے میں ہوں گے اور میری اطلاع کے مطابق یہاں ایک ہی ایسا قصبہ ہے جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کی جا سکتی ہے۔ یہ نواحی علاقہ ہے۔ لوسٹا قصبہ۔ اگر ہم اس قصبے کی چیکنگ کریں تو ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چل جائے۔ ہم انہیں پہاڑیوں کی طرف آنے کا موقع ہی نہ دیں گے اور انہیں قصبے سے ہی گرفتار کر لیں گے یا انہیں وہیں ہلاک کر دیں گے تاکہ یہ قصہ آگے بڑھ ہی نہ سکے''...... ڈارمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری تجویز اچھی ہے۔ میں اس پورے قصبے کے لوگوں کو ہی گرفتار کر لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے یہ عمران اب کوئی اور میک اپ کر چکا ہو۔ اس طرح یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا''۔ کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''آپ کی بات درست ہے چیف۔ لیکن آپ نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ یہ قصبہ بہت بڑا ہے اور سارے کا سارا قصبہ مسلمانوں کا ہے اور وہ جگہ جگہ پہاڑیوں میں پھیلا ہوا ہے۔ پورے قبیلے کی گرفتاری اول تو ناممکن ہو گی اور اگر کوشش بھی کی گئی تو اس پورے علاقے میں بہت بڑا بھونچال آ جائے گا اور آپ کو اعلیٰ حکام کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے چیف میرا خیال ہے ہمیں بہت سوچ سمجھ کر ایسی پلاننگ کرنی چاہئے جس سے یہ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ثابت ہو جائے کہ ڈارسی آپ کے مقابلے میں انتہائی ناتجربہ کار ہے اور یہ لوگ بھی آپ کے ہاتھوں انجام تک پہنچ سکیں۔ میرا خیال ہے اگر اس سلسلے میں آپ پراڈ کو بلا کر اس سے مشورہ لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ پراڈ ویسے تو صرف ریڈیو ٹرانسمیٹر لائن کا ماہر ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ ایک اچھا سائنسدان بھی ہے اور اس کا ذہن بھی گہرے منصوبے سوچنے میں بے حد زرخیز ہے۔ یہ سپر ڈکٹا فون بھی میں نے اس کی مدد سے ہی نگران چوکی میں لگایا تھا اور ڈکٹا فون بھی اسی نے سپلائی کیا تھا''...... ڈارمن نے کہا۔

''ہونہہ۔ واقعی ہمیں اس وقت ایسی پلاننگ کی ضرورت ہے کہ جس سے عمران اور اس کے ساتھی بھی ختم ہو جائیں اور اعلیٰ حکام پر بھی یہ ثابت ہو سکے کہ ڈارسی اور اس کا گروپ سازشی اور غدار ہے۔ ٹھیک ہے جاؤ اور اس پراڈ کو یہاں لے آؤ۔ میں نے پہلے بھی کئی بار اس کی ذہانت کی تعریف سنی ہے۔ وہ واقعی اس معاملے میں ہمارے لئے کافی مددگار ثابت ہو سکتا ہے''...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور ڈارمن تیزی سے واپس مڑا اور پردہ ہٹا کر خیمے سے باہر نکل گیا۔

''ہونہہ۔ تو ڈارسی اور روڈس مجھے نیچا دکھانے کی پلاننگ کر رہے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ مجھے کیسے نیچا دکھاتے ہیں۔ نانسنس''...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ساتھ ساتھ وہ خیمے میں ٹہلتا بھی جا رہا تھا۔ پھر تقریباً

آدھے گھنٹے بعد ڈارمن ایک عام سے نوجوان کے ساتھ خیمے میں داخل ہوا۔ یہ نوجوان ٹارج ایجنسی میں ٹرانسمیٹر کنٹرولنگ شعبے میں کام کرتا تھا۔ انتہائی خاموش طبع اور ہر وقت سوچتے رہنے والا نوجوان۔ اس کا نام پراڈ تھا۔ کرنل الیگزینڈر نے آج تک اسے کبھی اہمیت ہی نہ دی تھی لیکن کئی بار اسے یہ رپورٹ ضرور ملی تھی کہ پراڈ کا ذہن سائنسی ایجادات اور گہری پلاننگ تیار کرنے میں خاصا زرخیز واقع ہوا ہے اور آج جب ڈارمن نے اس کی کھل کر تعریف کی تو کرنل الیگزینڈر نے اسے بلا لیا۔ پراڈ نے اندر آتے ہی بڑے ادب سے کرنل الیگزینڈر کو سلام کیا۔

''تم نے اسے تفصیل تو بتا دی ہو گی کہ ہم کیا چاہتے ہیں''۔ کرنل الیگزینڈر نے ڈارمن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس چیف۔ میں نے نہ صرف سب کچھ سن لیا ہے بلکہ اس عمران کی ذہانت کو بھی اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ میرے پاس اس کے کارناموں کی مکمل فائل ہے۔ میری خواہش بچپن سے ہی ٹارج ایجنسی کے فیلڈ شعبے میں بطور ایجنٹ کام کرنے کی تھی لیکن چانس نہ ملنے کی وجہ سے مجھے مجبوراً ٹیکنیکل لائن میں آنا پڑا لیکن میرا ذہن کمزور نہیں ہے۔ اس لئے میں ذہنی طور پر سب کچھ سوچتا رہتا ہوں۔ آپ کو برا لگے تو میں معافی چاہتا ہوں۔ لیکن یہ بات میں ضرور کہوں گا کہ عمران کی کھوپڑی میں جو ذہن موجود ہے۔ اس کا مقابلہ پورے کرانس والے مل کر بھی نہیں کر سکتے''...... پراڈ نے کہا

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

شروع کیا۔

”تو تمہیں یہاں میں نے اس لئے بلایا ہے کہ تم اب میرے سامنے کھڑے ہو کر دشمن ایجنٹ کے قصیدے پڑھنا شروع کر دو۔ نانسنس“...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”چیف۔ جب تک حقیقت کو ٹھنڈے دماغ کے ساتھ تسلیم نہ کیا جائے ذہانت کا مقابلہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ مادام ڈارسی اپنے طور پر عمران کو پھانسنے کے لئے منصوبہ بنا رہی ہیں۔ یہ سارا منصوبہ اس وقت ریت کے دیوار ثابت ہو گا جب عمران نے اپنی منصوبہ بندی سے کام کو آگے بڑھایا۔ ڈارسی کو یہ علم ہی نہیں ہے کہ عمران احمقوں کی طرح سیدھا اس کے منصوبے کے تحت اس کے جال میں آ کر نہیں پھنسے گا۔ وہ لازماً اندر داخل ہونے سے پہلے اس کی باقاعدہ منصوبہ بندی کرے گا اور آپ دیکھ لیجئے گا۔ آخر کار اس کی منصوبہ بندی کامیاب رہے گی۔ بشرطیکہ اس کے مقابلے میں کوئی صحیح منصوبہ نہ لایا گیا تو“...... پراڈ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم بیٹھے منصوبے سوچتے رہ جائیں اور وہ عمران کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کر کے واپس پاکیشیا بھی پہنچ جائے“...... کرنل الیگزینڈر نے اپنی فطرت کے عین مطابق جذباتی لہجے میں کہا۔

”چیف۔ اگر ہم نے جذباتی انداز میں نہ سوچا تو لازماً ایسا ہی ہو گا جیسا ہم چاہتے ہیں کہ اس بار عمران کے مقابلے میں ایسی

منصوبہ بندی کی جائے کہ نہ صرف عمران کا منصوبہ فیل ہو جائے بلکہ ڈارسی بھی منہ دیکھتی رہ جائیں اور پورے کرانس میں آپ کی ذہانت اور کارکردگی کی واہ واہ ہو جائے“...... ڈارمن نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ہونا چاہئے۔ ٹھیک ہے اب میں جذباتی انداز میں نہ سوچوں گا۔ اب بتاؤ کیا پلاننگ سوچی ہے تم نے“۔ کرنل الیگزینڈر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر وہ کرسی پر نہ صرف بیٹھ گیا بلکہ اس نے ڈارمن اور پراڈ دونوں کو بھی کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

”چیف۔ ڈارمن کی پوری رپورٹ سننے کے بعد میں نے جن پوائنٹس پر غور کیا ہے۔ پہلے میں وہ پوائنٹس آپ کو بتا دوں تاکہ پھر ان پوائنٹس کو سامنے رکھ کر ہم پلاننگ کر سکیں۔ پہلا پوائنٹ تو یہ کہ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے نہ چاہنے کے باوجود یہاں پہنچ چکے ہیں۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ کوبرا میزائل فیکٹری اس اڈے کے نیچے موجود ہے۔ تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ وہ یہ بات طے کر چکے ہیں کہ جب تک نگرانی چوکی پر قبضہ نہ کر لیا جائے اس وقت تک اڈے پر قبضہ نہیں ہو سکتا اور جب تک اڈے پر قبضہ نہ کر لیا جائے اس وقت تک کوبرا میزائل فیکٹری میں داخل نہیں ہوا جا سکتا اور پانچواں اور آخری پوائنٹ یہ ہے کہ آج رات کو وہ کسی بھی وقت اپنے مشن کی تکمیل کے لئے حرکت میں آ جائیں گے“...... پراڈ نے وکیلوں کی طرح باقاعدہ بحث کا آغاز

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آگے بولو"...... کرنل الیگزینڈر نے اس بار قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ دراصل فطری طور پر اس ٹائپ کی باتیں سوچنے کا عادی نہ تھا۔ صرف ڈارسی کی وجہ سے وہ ان باتوں کو سوچنے اور سننے پر مجبور ہوا تھا۔ اس لئے اس کی اکتاہٹ بھی فطری تھی۔

"چیف۔ یہ بات طے سمجھیں کہ عمران نے جو منصوبہ بندی کرنی ہے۔ اس کے مطابق وہ ہر صورت میں ڈارسی اور اس کے گروپ کو شکست دے کر کوبرا میزائل فیکٹری کے اندر پہنچ جائے گا۔ مادام ڈارسی لاکھ ذہین سہی وہ اس عمران کے ذہانت کا مقابلہ نہیں کرسکتیں اور جب تک عمران مادام ڈارسی کو شکست نہ دے اس وقت تک ڈارسی نے کبھی اپنے شکست تسلیم نہیں کرنی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں ایسا پلاننگ کرنی چاہئے کہ جب عمران مادام ڈارسی کو شکست دے کر آگے بڑھے تو اس کی توقع کے خلاف ہم اس کے سامنے اس طرح آ جائیں کہ وہ ہر طرح سے بے بس ہو کر رہ جائے۔ عمران ذہانت کے ساتھ ساتھ سائنسی حربوں سے کام لیتا ہے۔ ہم بھی ایسا ہی کریں گے"...... پراڈ نے کہا۔

"اوہ۔ میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں کہ ہم کوبرا میزائل فیکٹری کے اندر اس کا انتظار کریں۔ یہی مطلب ہے نا تمہارا۔ لیکن ایسا ناممکن ہے۔ کیونکہ اعلیٰ سطح پر یہ بات طے ہو چکی ہے کہ کوبرا میزائل

فیکٹری اب ایک ماہ تک کسی صورت بھی نہ کھلے گی نہ کھولی یا کھلوائی جا سکے گی۔ چاہے کرانس کا پرائم منسٹر یا صدر ہی کیوں نہ احکامات دے۔ اس لئے تمہاری تجویز قطعاً فضول اور بے کار ہے"...... کرنل الیگزینڈر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی"...... پراڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اور تم کیا کہہ رہے ہو۔ سنو۔ میرے ساتھ صاف صاف اور کھل کر بات کرو۔ مجھے یہ پہیلیاں بجھوانا ہرگز پسند نہیں ہے اور نہ میرے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ میں بیٹھا معمے حل کرتا رہوں سمجھے"...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ کوبرا میزائل فیکٹری کے اندر ٹرانسمیٹر وغیرہ کی چیکنگ میری نگرانی میں ہوتی ہے۔ آج سے ایک سال قبل میں دو ماہ تک کوبرا میزائل فیکٹری کے اندر رہا ہوں۔ اس لئے مجھے اس کوبرا میزائل فیکٹری کے اندرونی محل وقوع کے بارے میں پوری طرح علم ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ کوبرا میزائل فیکٹری کو جانے والا سرنگ نما راستہ آگے جا کر ایک کمرے میں ختم ہوتا ہے۔ جہاں بظاہر ایک فولادی دروازہ ہے۔ لیکن یہ دروازہ بھی ایک اور ملحقہ کمرے کا ہے اس ملحقہ کمرے سے پھر ایک خفیہ سرنگ نکلتی ہے جو آگے جا کر ایک اور کمرے میں ختم ہوتی ہے وہاں کوبرا میزائل فیکٹری کا دروازہ ہے۔ اس دروازے کے ساتھ ایک اور خفیہ دروازہ ہے جو دراصل

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کوبرا میزائل فیکٹری میں جاتا ہے۔ جبکہ ظاہری دروازہ کوبرا میزائل فیکٹری کے ساتھ ایک اور حصے کا ہے جو اس لئے بنایا گیا تھا کہ کوبرا میزائل فیکٹری میں نصب کی جانے والے تمام مشینری کو یہاں پہلے فٹ اور تربیت دیا جا سکے اور اگر ضروری ہو تو اس کی مکمل چیکنگ بھی کی جا سکے چنانچہ یہ حصہ بھی بالکل کوبرا میزائل فیکٹری کے انداز میں تیار کیا گیا تھا۔ اس میں چیکنگ اور مرمت والی مشینری ابھی تک نصب ہے۔ ابھی ان مشینوں کو اکھاڑا نہیں گیا۔ اس کے اندر جانے کے لئے ایک اور بیرونی راستہ بھی ہے۔ جس میں بڑے ٹرک مشینری سمیت اندر چلے جاتے تھے اب یہ راستہ بند ہے اور کوبرا میزائل فیکٹری کا یہ حصہ بے کار پڑا ہے۔ ہمارے پاس رات تک کافی وقت ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں سپیشل ہیلی کاپٹر پر دارالحکومت جا کر وہاں سے ضروری مشینری اور دوسرے سائنسی آلات لے آتا ہوں۔ اس کے بعد خفیہ طور پر اس بیرونی راستے سے اس حصے میں داخل ہو کر اسے اس طرح ایڈجسٹ کر دیں کہ وہ حصہ دیکھنے والے کو اصل کوبرا میزائل فیکٹری دکھائی دے اور وہاں ہمارے آدمی ایک رات کے لئے سائنس دانوں اور ماہرین کے لباس اور میک اپ میں رہیں تو لازماً عمران اور اس کے ساتھی اسے اصل کوبرا میزائل فیکٹری سمجھنے پر مجبور ہو جائیں گے لیکن جب آخری لمحات میں ان کے سامنے اصلیت ظاہر ہو گی تو پھر انہیں شکست تسلیم کرنا ہی پڑے گی اور مادام ڈارسی کو وہ پہلے شکست دے

کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو چکے ہوں گے۔ وہاں ایسے انتظامات بھی کیے جا سکتے ہیں کہ ایک انگلی دبانے سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش یا مفلوج کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح اصل کوبرا میزائل فیکٹری بھی بچ جائے گی۔ مادام ڈارسی بھی شکست کھا جائے گی اور عمران اور اس کے ساتھی بھی آسانی سے گرفتار ہو جائیں گے اور یہ گرفتاری چونکہ ٹارج ایجنسی کے چیف کرنل الیگزینڈر کی پلاننگ کے نتیجے میں عمل میں آئے گی۔ اس لئے وزیراعظم صاحب تو ایک طرف پوری دنیا آپ کے قصیدے پڑھنے پر مجبور ہو جائے گا"...... پراڈ نے کہا اور کرنل الیگزینڈر جو کرسی پر بیٹھا تھا یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ۔ تم واقعی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہو۔ تم نے واقعی انتہائی لاجواب پلاننگ سوچی ہے۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اس سے واقعی عمران اور اس سے ساتھی بھی آسانی سے ہمارے ہاتھ لگ جائیں گے اور ڈارسی کو بھی میرے مقابلے میں اپنی شکست تسلیم کرنی پڑے گی۔ اوہ ویری گڈ۔ لیکن یہ سارے انتظامات ایک دن میں کیسے ہوں گے"...... کرنل الیگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کام آپ ڈارمن اور مجھ پر چھوڑ دیں چیف۔ ہم مخصوص لوگوں کو ساتھ لے جا کر اس طرح ساری سیٹنگ کر لیں گے کہ کسی کو ذرا برابر بھی شک نہ ہو سکے گا۔ رات کو آ کر ڈارمن آپ کو

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

یہاں سے لے جائے گا۔ اس کے بعد آپ دیکھیں کہ کس طرح مادام ڈارسی اور علی عمران شکست کھاتا ہے“...... پراڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری پلاننگ کامیاب رہی پراڈ تو تمہیں میں ٹارج ایجنسی میں باقاعدہ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ بنا کر اس کا چیف بنا دوں گا اور تمہارا عہدہ میرے برابر ہو گا اور ڈارمن تم تو اپنے آپ کو ابھی سے ڈپٹی چیف آف ٹارج ایجنسی سمجھ لو“...... کرنل الیگزینڈر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کا بے حد شکریہ باس۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ آپ بس دیکھتے رہیں کہ کیا ہوتا ہے“...... ان دونوں نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر خیمے سے باہر چلے گئے۔

دو ٹیکسیاں دو منزلہ خوبصورت اور جدید تعمیر شدہ عمارت کے سامنے رکیں۔ عمارت پر ٹراسکا کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن موجود تھا۔ البتہ کلب کا مین گیٹ بند تھا۔ ظاہر ہے کلب کی تمام سرگرمیاں شام کو یا رات کو عروج پر ہوتی ہوں گی۔ اس وقت جبکہ ابھی صبح ہو رہی تھی کلب میں سوائے واچ مین کے اور کون ہو سکتا تھا۔ ٹیکسیوں سے عمران اور اس کے ساتھی باہر آئے۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیوروں کو کرایہ اور ٹپ دی اور ان کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ایک طرف سے ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے چلتا ہوا ان کی طرف آیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”رکیں جناب۔ کلب تو بند ہے۔ شام کو کھلے گا“...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہمیں اس کلب کے مالک فراسگ سے ملنا ہے۔ وہ کہاں مل

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

سکتا ہے“...... عمران نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر آنے والے کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ جناب۔ وہ تو عقبی طرف اپنی رہائش گاہ پر ہیں لیکن اس وقت تو وہ سو رہے ہوں گے۔ وہ دس گیارہ بجے سے پہلے تو نہیں اٹھتے۔ آپ نے ان سے ملنا ہے تو پھر آپ گیارہ بجے کے بعد تشریف لائیں“...... آنے والے نے نوٹ کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ تم ہمیں وہ جگہ بتا دو“...... عمران نے کہا۔

”یس سر۔ مگر......“ چوکیدار نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے ایک اور نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

”جناب میں ٹراسکا کلب میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہوں اس لئے تو مجھے معلوم ہے کہ جناب فراسگ صاحب کلب میں نہیں رہتے۔ وہ ٹراسکا کی سب سے بڑی کالونی وائٹ روز کی کوٹھی میں رہتے ہیں۔ اس کوٹھی کا نام ڈارک ہاؤس ہے اور یہ کالونی کے بگ گارڈن کے سامنے ہے جناب“...... چوکیدار نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ شکریہ“...... عمران نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو آنے کا کہہ کر وہ سڑک کی طرف مڑ گیا۔

”کیا تم فراسگ کو اس کی رہائش گاہ پر ملنا چاہتے ہو“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ ٹراسکا کلب تو ظاہر ہے رات کو ہی کھلتا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ پہلے اس فراسگ سے مل کر کنفرمیشن کر لینی چاہئے اس کے لئے اب شام تک کون انتظار کرے اس لئے کیوں نہ ہم سیدھے اس فراسگ کے پاس ہی پہنچ جائیں۔ وہیں اس سے بات چیت بھی ہو جائے گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ نے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا جا کر جائزہ لیا ہے۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن وہیں پر موجود ہے“...... صفدر نے کہا۔

”امید تو کی جا سکتی ہے۔ وہاں سیکورٹی کا جو ماحول ہے اس کے مطابق تو کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن وہیں ہونا چاہئے لیکن حتمی طور پر اس بات کی تصدیق فراسگ کر سکتا ہے جس نے فیکٹری اور میزائل اسٹیشن میں مشینری پہنچائی ہیں۔ فراسگ سے اس فیکٹری کا اصل محل وقوع معلوم کریں گے لیکن ظاہر ہے ریڈ کرنے کے لئے ہمیں اسلحہ اور کاروں کی ضرورت تو پڑے گی اور اس کے لئے انتظار تو کرنا ہی پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”انتظار کیا کرنا ہے ابھی جا کر اس فراسگ کو اٹھا لیتے ہیں پھر دیکھنا میں کیسے اس کا منہ کھلواتا ہوں“...... تنویر نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ہم اس فراسگ سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی رہائش گاہ پر ایک سے زیادہ کاریں بھی موجود ہوتی ہیں اور اسلحہ بھی“...... عمران

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نے کہا۔

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آؤ“...... جولیا نے کہا پھر تھوڑا سا آگے جانے کے بعد انہوں نے دو ٹیکسیاں حاصل کیں اور پھر وائٹ روز کالونی پہنچ گئے۔ وائٹ روز کالونی کے آغاز میں انہوں نے ٹیکسیاں چھوڑ دیں اور پھر پیدل ہی آگے بڑھتے رہے۔ صبح کا وقت ہونے کی وجہ سے کالونی کی سڑکیں ویران پڑی ہوئی تھیں۔ وہاں زندگی کی گہما گہمی شاید صبح سویرے شروع نہ ہوتی تھی اس لئے سب لوگ سوئے ہوئے تھے۔ ویسے بھی کالونی کی شاندار اور عظیم الشان کوٹھیاں بتا رہی تھیں کہ یہ امراء کی کالونی ہے اور امراء تو ویسے ہی صبح سویرے اٹھنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان ویران سڑکوں پر پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے رہے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک عظیم الشان دو منزلہ کوٹھی کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ وہاں ڈارک ہاؤس کا بورڈ موجود تھا۔

”آؤ۔ اب ہمیں فراسگ کا زبردستی کا مہمان ہی بننا پڑے گا۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے“...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح نوجوان جس کے جسم پر باقاعدہ یونیفارم تھی باہر آ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی چونکہ ایکریمین میک اپ میں تھے اس لئے آنے والا انہیں دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر

حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”جی صاحب“...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہم دارالحکومت سے آئے ہیں اور فراسگ صاحب کے مہمان ہیں۔ ہماری فلائٹ غلط وقت پر پہنچی ہے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ، اوہ۔ ٹھیک ہے۔ آئیں جناب۔ گیسٹ روم میں آ جائیں جناب“...... مہمان کا سن کر چوکیدار نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اس کے پیچھے چلتے ہوئے کوٹھی میں داخل ہوئے۔ ایک طرف باقاعدہ گیسٹ پورشن بنا ہوا تھا۔ چوکیدار انہیں وہاں لے آیا اور اس نے گیسٹ پورشن کا دروازہ کھول دیا۔

”کیا نام ہے تمہارا“...... عمران نے پوچھا۔

”ہیرس۔ میرا نام ہیرس ہے جناب“...... چوکیدار نے کہا۔

”اوکے۔ تو بتاؤ ہیرس کہ مسٹر فراسگ کس وقت بیدار ہوتے ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”جناب وہ تو دوپہر کے قریب اٹھیں گے لیکن میں ان کے باورچی کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ آپ کے لئے ناشتہ وغیرہ تیار کر دے اور ان کے منیجر صاحب ایک دو گھنٹے بعد آ جائیں گے۔ میں انہیں بھی بتا دوں گا۔ وہ آپ سے مل لیں گے“...... چوکیدار نے کہا تو عمران نے نہ صرف اس کا شکریہ ادا کیا بلکہ جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے زبردستی اس کی جیب میں ڈال دیا اور ہیرس سلام کر کے واپس مڑ گیا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک ہال نما

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

کمرے میں موجود صوفوں پر آ کر بیٹھ گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہیرس ایک اور آدمی سمیت اندر داخل ہوا۔ دوسرا شاید باورچی تھا۔ وہ ایک بڑی سی ٹرالی دھکیلتا ہوا لے آ رہا تھا جس پر ناشتے کا سامان موجود تھا۔

”جناب۔ یہ صاحب کا باورچی ہے۔ ماجم نام ہے اس کا۔ آپ کے لئے ناشتہ لے آیا ہے“...... ہیرس نے کہا تو عمران نے نہ صرف اس باورچی ماجم کا شکریہ ادا کیا بلکہ اسے بھی انعام کے طور پر ایک بڑا نوٹ دے دیا۔ باورچی ماجم کا چہرہ بھی نوٹ ملتے ہی کھل اٹھا تھا۔ اس نے صوفے کے سامنے موجود میزوں پر ناشتہ لگانا شروع کر دیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے بڑے اطمینان سے ناشتہ کیا۔ تھوڑی دیر بعد ماجم اور ہیرس واپس آ کر برتن اکٹھے کر لے گئے۔

”جناب۔ منیجر صاحب ابھی تھوڑی ہی دیر میں آنے والے ہیں“...... ہیرس نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ویسے یہ فراسگ خاصا مہمان نواز واقع ہوا ہے کہ اسے علم ہی نہیں ہے کہ اس کے مہمانوں کو باقاعدہ ناشتہ سرو کیا جا رہا ہے“۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ ہمارے ایکریمین میک اپ کا کمال ہے۔ اگر ہم اپنے اصل حلیوں میں ہوتے تو شاید ہمیں گیٹ سے ہی واپس بھیج دیا جاتا“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر

ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ہیرس ایک ادھیڑ عمر آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

”یہ مالک کے منیجر ہیں اینڈریو صاحب“...... چوکیدار نے کہا۔

”میرا نام اینڈریو ہے اور میں منیجر ہوں“...... آنے والے نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم دارالحکومت سے آئے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”لیکن آپ کی آمد کی تو کوئی اطلاع ہمیں نہیں ہے“۔ اینڈریو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بعض مہمانوں کو اطلاع دینے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی اور ہمارا شمار بھی ان ہی مہمانوں میں ہوتا ہے منیجر صاحب“...... عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے جناب۔ آپ بے شک آرام فرمائیں۔ باس تو ابھی چار پانچ گھنٹوں سے پہلے باہر نہیں آئیں گے اور جب وہ آئیں گے تو پھر میں آپ کی آمد کی اطلاع انہیں دے دوں گا“...... منیجر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور منیجر واپس مڑا اور تیزی سے قدم اٹھاتا واپس چلا گیا۔

”اب کیا ہم یہاں اس نواب صاحب کے باہر نکلنے کا انتظار کرتے رہیں گے“...... تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ ہم رات بھر کے جاگے ہوئے ہیں اور شاندار ریسٹ

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہاؤس مل گیا ہے۔ اطمینان سے سو جاؤ۔ پھر غسل وغیرہ کرنا اور تازہ دم ہو جانا کیونکہ ایک تو ہمیں شاید یہیں سے کوبرا میزائل فیکٹری جانا پڑے اور دوسری بات یہ کہ ٹارج ایجنسی اور پاور گروپ بھی اب تک ہمارے خلاف فعال ہو چکے ہوں گے اس لئے یہ سب سے محفوظ جگہ ہے۔ ہم نے ڈارسی اور اس کے نائب روڈس کو زندہ چھوڑ دیا ہے۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے لامحالہ انہوں نے اپنے ہاتھ بھی آزاد کر لئے ہوں گے اور اس کمرے سے بھی نکل آئے ہوں گے۔ انہوں نے ہیلی کاپٹر کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہو گی اور اب تک تلاش بھی کر چکے ہوں گے کہ ہم ٹراسکا میں موجود ہیں اور پاور گروپ سرکاری ایجنسی ہے اس لئے پورے ٹراسکا میں ہماری تلاش انتہائی شدومد سے جاری ہو گی''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم نے کیوں انہیں زندہ چھوڑ دیا۔ دیکھ لینا تمہارے یہ رحم دلی کے جذبات کسی روز ہم سب کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوں گے''...... جولیا نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں نے رحمدلانہ جذبات کی وجہ سے انہیں زندہ چھوڑا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو اور کیا۔ اگر دو گولیاں ان کے جسموں میں اتار دی جاتیں یا ان کی گردنیں توڑ دی جاتیں تو یہ معاملہ بہرحال پیش نہ آتا اور پاور گروپ تو ہمارے خلاف فوری طور پر فعال نہ ہوتا''...... جولیا نے

کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''مس جولیانا فٹز واٹر سیکرٹ ایجنٹ کو ہر امکان کو سامنے رکھ کر قدم اٹھانا پڑتا ہے۔ فرض کیا اگر ہم ان دونوں کو ہلاک کر دیتے تو تمہارا کیا خیال ہے دن کے وقت ان کی لاشیں سامنے نہ آتیں یا ٹراسکا میں ان کا کوئی ایجنٹ نہ تھا جو اس ہیلی کاپٹر کو چیک کر کے ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دیتا اور پھر ان کی تلاش شروع ہو جاتی۔ ادھر مارٹرس اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی مل چکی تھیں تو کیا وہ ہماری تلاش نہ کرتے۔ اب آؤ دوسری طرف۔ ظاہر ہے ہمارے پاس اس فیکٹری کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاع موجود نہیں ہے۔ صرف اتنی سی بات ہمیں معلوم ہے کہ یہ فراسگ اس سے واقف ہو سکتا تھا لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو پھر کیا ہو گا۔ ہم اسے کہاں اور کیسے تلاش کریں گے اور اب جبکہ ڈارسی اور روڈس دونوں کو میں نے بتا دیا ہے کہ ہم فیکٹری کی تلاش کے لئے ٹراسکا پہنچ چکے ہیں تو لامحالہ ان کی ڈیوٹی اس فیکٹری پر لگائی جائے گی اور ہم اس ڈارسی کا پیچھا کرتے ہوئے وہاں پہنچ سکتے ہیں''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے۔ کیا ڈارسی ہمیں اطلاع دے گی''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہو سکتا ہے اور شاید اسی لئے کہتے ہیں کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

وہ اس طرح عمران کو دیکھنے لگی جیسے عمران شیشے کا بنا ہوا ہو اور وہ اس کے پار دیکھ رہی ہو۔ اس کے چہرے پر پتھریلا پن پیدا ہو گیا تھا۔

”ارے ارے کیا ہوا۔ میرا مطلب تھا کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اس لئے راستے میں کہیں نہ کہیں تو ملاقات ہو ہی جائے گی“...... عمران نے جولیا کے انداز پر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم ایسے کردار کے مالک نہیں ہو لیکن نجانے کیا بات ہے کہ جب تم اس قسم کی گھٹیا بات کرتے ہو تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں کسی انتہائی گھٹیا ذہن کے آدمی کی بات سن رہی ہوں“...... جولیا نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔

”یہ ہے ہی ایسا۔ تمہیں درست محسوس ہوتا ہے“...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے موقع دیکھتے ہی چوٹ لگاتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ یہ ایسا نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اب تک ایک ہزار بار میرے ہاتھوں زندہ دفن ہو چکا ہوتا“...... جولیا نے کہا۔

”واہ۔ اسے کہتے ہیں رحم دلی کہ موت کا لفظ بھی زبان پر لانا پسند نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ زندہ دفن کرنا زیادہ رحم دلانہ بات ہے“...... عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور

جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

”عمران صاحب۔ آپ اصل بات گول کر گئے کہ ڈارسی ہمیں کیسے فیکٹری کے بارے میں بتائے گی“...... صفدر نے کہا۔

”ہیلی کاپٹر میں ایک ڈائری موجود تھی جو اس وقت میری جیب میں ہے اور اس ڈائری میں ڈارسی کی مخصوص فریکوئنسی، روڈس کی مخصوص فریکوئنسی اور ان کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے فون نمبرز سب درج ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹر پائلٹ نے اپنی یادداشت کے لئے نوٹ کر رکھے ہوں گے۔ روڈس اور ڈارسی سے میری بات ہو چکی ہے اس لئے کسی بھی لمحے ان فریکوئنسیوں اور فون نمبرز کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ فریکوئنسی کے ذریعے جہاں ڈارسی موجود ہو گی وہاں کا محل وقوع معلوم کیا جا سکتا ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ واقعی اس لحاظ سے تو ان کا زندہ چھوڑ دینا ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے“...... اس بار جولیا نے کہا۔

”کسی آدمی کی موت کے بعد فائدہ اٹھانے کا باب ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے اس لئے تو میری کوشش ہوتی ہے کہ جب تک معاملات مکمل طور پر سیٹل نہ ہو جائیں لوگوں کو ہلاک نہ کیا جائے اور اسی لئے میں تو مارٹرس کو بھی زندہ ساتھ لے جانا چاہتا تھا لیکن تنویر صاحب کے نزدیک موت اس انسان سے چھٹکارے کا سب سے آسان طریقہ ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے کہ اس طرح آئندہ پیش آنے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

والی مشکلات کا راستہ بند ہو جاتا ہے''...... تنویر نے کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے اور پھر انہوں نے واقعی باری باری غسل کیا اور فریش ہو گئے۔ اچانک دروازہ کھلا اور مینجر اینڈریو اندر داخل ہوا۔

''باس تشریف لا رہے ہیں جناب''...... مینجر نے تیز لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

''مجھے اس سے معلوم کرنا ہو گا لیکن یہ آسانی سے سب کچھ نہیں بتائے گا اس لئے جب میں سر پر ہاتھ رکھوں اور اشارہ کروں تو تم نے باہر جا کر باقی افراد کا اس طرح خاتمہ کرنا ہے کہ ہم اس سے اطمینان سے ضروری معلومات حاصل کر سکیں''...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر باقاعدہ سوٹ موجود تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اپنے چہرے مہرے سے انتہائی شاطر اور عیار قسم کا آدمی دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی آنکھیں حلقوں میں تیزی سے گردش کر رہی تھیں۔

''میرا نام فراسگ ہے''...... اس نے اندر داخل ہوتے ہی تیز مگر قدرے بااخلاق لہجے میں کہا۔ عمران چونکہ اس آدمی کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا اس لئے اس کے باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

''میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں''...... عمران نے

بھی سرد اور سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تشریف رکھیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ دارالحکومت سے آئے ہیں اور میرے مہمان ہیں جبکہ......'' فراسگ نے بغیر مصافحہ کئے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران بھی اپنی نشست پر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھی بھی خاموشی سے بیٹھ گئے۔ فراسگ کے پیچھے اس کا مینجر اینڈریو بھی اندر داخل ہوا تھا اور وہ اب فراسگ کے صوفے کی سائیڈ پر مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

''میں نے آپ کے ملازم اور مینجر کو یہی بتایا تھا اس لئے یہ بات آپ تک پہنچائی گئی ہے۔ ہمارا تعلق دارالحکومت کے ایک سینڈیکیٹ سے ہے۔ بلیک سینڈیکیٹ سے''...... عمران نے کہا تو فراسگ اور اینڈریو دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر بلیک سینڈیکیٹ کا نام سن کر بے اختیار تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے اور عمران دل ہی دل میں ان کی یہ حالت دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے اندھیرے میں جو تیر پھینکا تھا وہ واقعی نشانے پر لگا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ایکریمیا کا بلیک سینڈیکیٹ اسلحے کی اسمگلنگ میں پورے کرانس اور یورپ پر چھایا ہوا تھا۔ اس کا اندازہ یہی تھا کہ فراسگ جس کے متعلق بتایا گیا تھا کہ وہ مشینری وغیرہ منگواتا رہتا ہے لیکن دراصل مشینری کی آڑ میں اسلحے کی اسمگلنگ کرتا تھا اور بلیک سینڈیکیٹ کے بارے میں عمران کو جس حد تک معلومات تھیں اس کے مطابق بلیک سینڈیکیٹ بھی اسلحہ کی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

اسمگلنگ کے لئے بظاہر ادویات اور مشینری کے کنٹینرز ہی استعمال کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے بلیک سینڈیکیٹ کے نام لیا تھا۔

"بلیک سینڈیکیٹ۔ کیا مطلب۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... فراسگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ البتہ بلیک سینڈیکیٹ کے الفاظ سننے کے بعد اس کی آنکھوں کی گردش پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"مسٹر فراسگ۔ کیا مخصوص بزنس کے سلسلے میں آپ کے منیجر آپ کے رازداں ہیں۔ اگر نہیں تو انہیں باہر بھیج دیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اینڈریو تم باہر جاؤ اور خیال رکھنا جب تک میں نہ کہوں مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے"...... فراسگ نے ہاتھ اٹھا کر سائیڈ پر مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہوئے اینڈریو سے کہا۔

"یس باس"...... فراسگ نے سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مڑ کر ہال کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں مسٹر مائیکل"...... فراسگ نے کہا۔

"کھل کر بات یہ ہے مسٹر فراسگ کے ٹراسکا میں کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کے لئے مشینری آپ کے ذریعے پہنچتی رہی ہے۔ ہمیں اس فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں"...... عمران نے کہا تو فراسگ چند لمحے

اس طرح عمران کو دیکھتا رہا جیسے عمران نے کوئی ایسی زبان بول دی ہو جو اس کی سمجھ سے بالاتر ہو۔

"فیکٹری۔ میزائل اسٹیشن۔ مشینری۔ یہ سب کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ میرا ان چیزوں سے کیا تعلق۔ میں تو ٹراسکا کلب کا مالک اور منیجر ہوں اور بس"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فراسگ نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بلیک سینڈیکیٹ اس کیمیائی اسلحے کا بزنس حاصل کرنا چاہتا ہے مسٹر فراسگ جو اسلحہ اس فیکٹری میں تیار ہوتا ہے اور ہم اس لئے یہاں آئے ہیں تاکہ اس فیکٹری کے کسی ذمہ دار آدمی سے معاہدہ کر سکیں اور یہ بات بلیک سینڈیکیٹ کو معلوم ہے کہ آپ اس فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کے لئے مشینری منگواتے رہے ہیں اس لئے انکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ بلیک سینڈیکیٹ اپنے معاملات میں انتہائی فیاض بھی ہے اس لئے آپ کو آپ کا انتہائی معقول حصہ باقاعدگی سے ملتا رہے گا اور اگر آپ نے انکار کیا تو پھر بلیک سینڈیکیٹ کے پاس دوسرے حل بھی موجود ہیں"...... عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری مسٹر مائیکل۔ لگتا ہے کہ آپ کو کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ تشریف لے جائیں اور اپنے سینڈیکیٹ کو بتا دیں کہ میرا واقعی ان معاملات سے کسی طور پر بھی کوئی تعلق نہیں ہے"...... فراسگ نے منہ بناتے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

ہوئے کہا۔

''میں آپ سے سچ جاننا چاہتا ہوں۔ بتائیں آپ مشینری منگواتے ہیں یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ منگواتا ہوں لیکن یہ میرا سائیڈ بزنس ہے اور یہ مشینری ہی ہوتی ہے۔ عام مشینری جن کے میرے پاس آرڈرز بک ہوتے ہیں''...... فراسگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو آپ حقائق سے انکار کر رہے ہیں۔ آپ کا مطلب ہے کہ ہم بلیک سینڈیکیٹ کے چیف کو آپ کے تعاون نہ کرنے کی رپورٹ دے دیں''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اس انداز میں آگے پیچھے کیا جیسے بکھرے ہوئے بال درست کرنا چاہتا ہو۔ یہ اس کا مخصوص اشارہ تھا۔ اس اشارے کے ساتھ ہی تنویر اور صفدر دونوں بیک وقت اٹھ کھڑے ہوئے۔

''مسٹر مائیکل۔ آپ بات چیت کریں۔ ہم کچھ دیر کے لئے باہر جا رہے ہیں''...... صفدر نے کہا اور وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ یکلخت چھت پر موجود روشن بلب اس طرح بجھ گیا جیسے بجلی کی رو اچانک فیل ہو جانے سے تمام روشنیاں گل ہو جاتی ہیں لیکن دوسرے ہی لمحے تیز روشنی سے کمرہ نہا سا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس تیز روشنی نے اس کے ذہن کے اندر شگاف ڈال دیئے ہوں۔

اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن پر تاریکی نے اس طرح غلبہ پا لیا جیسے گہرا بادل سورج کے سامنے آجانے سے ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے اور پھر جس قدر تیزی سے اس کے ذہن پر اندھیرا چھایا تھا اسی تیزی سے اندھیرا چھٹ گیا اور عمران نے بے اختیار ایک لمبا سانس لیا لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ اس گیسٹ ہاؤس کے ہال نما کمرے میں موجود نہیں ہے بلکہ وہ راڈز میں جکڑا ہوا ایک کرسی پر بیٹھا ہے یہ کمرہ اپنی ساخت کے لحاظ سے کوئی تہہ خانہ دکھائی دے رہا تھا۔ چند لمحوں تک تو عمران کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا کیونکہ روشنی جانے اور آنے کے دوران اس کے ذہن کے مطابق چند لمحوں کا وقفہ تھا اور اتنے کم وقفے میں اتنی بڑی تبدیلی ناممکن دکھائی دیتی تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن نے معاملات کو سمجھنا شروع کر دیا۔

اس کا مطلب تھا کہ فراسگ نے کسی پراسرار انداز میں انہیں بے ہوش کیا اور پھر یہاں اس تہہ خانے میں لاکر ان راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دیا۔ عمران نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی اسی طرح راڈز میں جکڑے ہوئے کرسیوں پر موجود تھے لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے سارے ساتھی اپنے اصل چہروں میں تھے۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ اس کا اپنا میک اپ بھی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

صاف ہو چکا تھا۔

''یہ جگہ اس فراسگ کی تو نہیں ہوسکتی۔ یہ کسی ایجنسی کا ٹارچر روم ہی ہوسکتا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ میک اپ واشنگ اور راڈز والی کرسیاں اور اس کمرے میں موجود ٹارچنگ کا جدید اور قدیم سامان یہ سب کچھ اسی بات کو ظاہر کرتے تھے۔ وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ وہ کس کی قید میں ہیں کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سرنج تھی جس میں براؤن رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

''اوہ۔ تمہیں خود بخود ہوش آ گیا ہے۔ حیرت ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے''...... اس نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے بیٹھے عمران کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے سوچا کہ کہیں سرنج میں موجود محلول کم نہ پڑ جائے اور میں ویسے ہی بے ہوش رہ جاؤں''...... عمران نے جواب دیا تو آنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہارا نام علی عمران ہے اور تمہارے بارے میں مادام نے بتایا ہے کہ تم انتہائی خطرناک ایجنٹ ہو اور تم نے ڈرنگ سٹان کے باوجود خود بخود ہوش میں آ کر مادام کی بات کو سچ ثابت کر دیا ہے''...... اس نوجوان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''مادام سے تمہارا مطلب شاید مادام ڈارسی ہے''...... عمران نے

کہا۔

''ہاں اور وہ ابھی آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں تم سب کو ہوش میں لے آؤں''...... نوجوان نے کہا۔

''تو پھر یہ محلول ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ڈرنگ سٹان کا اثر زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے تک ہوتا ہے اور میرا خیال ہے کہ تین گھنٹے گزر چکے ہیں اس لئے میرے ساتھی بھی میری طرح خود بخود ہوش میں آ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''آ سکتے ہوں گے لیکن مجھے چونکہ حکم ہے اس لئے حکم کی تعمیل تو میں نے کرنی ہے''...... اس نوجوان نے عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا نام ہے''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام پائیک ہے''...... اس نوجوان نے صفدر کے بازو میں انجکشن لگاتے ہوئے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ کیا ہم ٹراسکا میں ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ تم دارالحکومت میں ہو۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ڈبل زیرو سیکشن میں''...... پائیک نے صفدر کے بازو سے سوئی نکال کر اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ہمیں ٹراسکا سے یہاں کس طرح لایا گیا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ہم ہوائی راستے سے آئے ہیں یا زمینی راستے سے''۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

''ہیلی کاپٹر پر''...... پائیک نے جواب دیا۔

''ارے۔ اتنے تکلف کی کیا ضرورت تھی۔ مادام ڈارسی کا مقصد اگر ہمیں ہلاک کرنا تھا تو یہ کام تو وہیں ٹراسکا میں بھی ہو سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔

''میرے پاس تمہاری اس بات کا جواب نہیں ہے۔اس کا جواب مادام ہی دے سکتی ہیں۔ جب مادام آئیں تو ان سے پوچھ لینا''...... پائیک نے جواب دیا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے اب راڈز کا جائزہ لینا شروع کر دیا تھا اور جلد ہی اسے معلوم ہو گیا کہ یہ راڈز دروازے کے قریب دیوار میں نصب سوئچ بورڈ سے آپریٹ کئے جاتے ہیں۔ پائیک اس دوران سب سے آخر میں موجود جولیا کو انجکشن لگا کر واپس مڑا۔

''میرا دوستانہ مشورہ یہی ہے کہ اگر آخری وقت میں کوئی دعا وغیرہ مانگنی ہے تو مانگ لو۔ مادام انتہائی غصے میں ہے۔ اس نے یہاں آتے ہی تم سب کو گولی سے اڑا دینا ہے''...... پائیک نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

''ارے رکو۔ تم کہاں جا رہے ہو۔ میری ایک بات سنتے جاؤ''...... عمران نے کہا تو پائیک دروازے سے مڑ آیا۔

''مادام اور ٹراسکا کلب کے منیجر فراسگ کے درمیان کیا رابطہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں تو

یہاں ہیڈ کوارٹر میں ہوتا ہوں''...... پائیک نے جواب دیا۔

''اچھا یہ بتا دو کیا یہ مادام ڈارسی کے پاور گروپ کا ہیڈ کوارٹر ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ پاور گروپ کا ہیڈ کوارٹر ہے''...... پائیک نے جواب دیا اور دروازہ کھول کر کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی اس کے باقی ساتھی ہوش میں آ جائیں گے اور انہیں جب معلوم ہو گا کہ وہ ڈارسی کی قید میں ہیں تو انہوں نے لازماً عمران پر چڑھائی کر دینی ہے کہ اس نے کیوں ڈارسی کو زندہ چھوڑا تھا لیکن عمران اصل میں یہ سوچ رہا تھا کہ فراسگ نے اچانک ان پر ڈرنگ سٹان ریز سے جو وار کیا تھا وہ اس نے کیوں کیا اور پھر اس نے کیسے ڈارسی سے رابطہ کیا۔ یہی سوالات اس کے ذہن میں گھوم رہے تھے لیکن ظاہر ہے ان کے جواب اس کے پاس نہیں تھے اور پھر ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے اور پھر جیسا عمران نے سوچا تھا ویسے ہی ہوا۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ ڈارسی کی قید میں ہیں تو ان کا سارا غصہ عمران پر نکلا کہ اس کی رحم دلی اور براؤن سے دوستی کا نتیجہ انہیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔

''وجہ میں پہلے ہی تمہیں بتا چکا ہوں۔ ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ اب اس ڈارسی کو مزید کوئی رعایت نہیں ملے گی۔ جولیا یہ راڈز ہمارے لئے ضرور تنگ ہیں لیکن تم ان میں سے کھسک

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کر باہر آسکتی ہو''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن ابھی اس نے کوشش کا آغاز ہی کیا تھا کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ڈارسی فاتحانہ انداز میں اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے روڈس تھا اور روڈس کے پیچھے وہی آدمی پائیک تھا جس نے انہیں انجکشن لگائے تھے۔ پائیک کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ ڈارسی اور روڈس دونوں ان کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ڈارسی کا چہرہ تمتما رہا تھا۔ وہ عمران کی طرف تیز نظروں سے گھور رہی تھی۔

''کیوں عمران۔ اب تم یقیناً پچھتا رہے ہو گے کہ تم نے ہمیں زندہ کیوں چھوڑا تھا''...... ڈارسی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر غراتے ہوئے اور انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

''پچھتاتا وہ ہے ڈارسی جو غلط فیصلے کرتا ہے۔ میں نے کوئی غلط فیصلہ نہیں کیا تھا اس لئے پچھتانے کا کیا سوال۔ میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ میں تمہیں کیوں زندہ چھوڑ رہا ہوں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے رحمدلی دکھائی لیکن رحمدلی کیا ہوتی ہے اس کے بارے میں مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے اور اب بہرحال پچھتانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔ تم سب کو اب ہلاک ہونا ہو گا۔ ابھی اور اسی وقت۔ میں نہ رحم دل ہوں اور نہ ہی میں کسی کا احسان مانتی ہوں اس لئے تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... ڈارسی

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے ہمیں ہلاک کرنے سے پہلے کیا تم یہ بتاؤ گی کہ فراسگ کے ساتھ تمہارا کیا تعلق ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں کیوں نہیں۔ ضرور بتاؤں گی۔ تم فراسگ کی کوٹھی پر پہنچے تو فراسگ کو تمہاری آمد کی فوری اطلاع دے دی گئی۔ فراسگ کرانس کا سپیشل ایجنٹ ہے۔ اسے بہرحال یہ اطلاع تو تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ کرانس کے خلاف کام کر رہے ہیں اس لئے اس نے سب سے پہلے کرانسی حکام کو کال کر کے یہ شبہ ظاہر کیا کہ اس تک پہنچنے والے پاکیشیائی ایجنٹ بھی ہو سکتے ہیں جس پر کرانسی حکام نے اسے براہ راست تم لوگوں سے ٹکرانے سے روک دیا کیونکہ انہیں یقین تھا کہ وہ تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ انہوں نے اس سلسلے میں ٹارج ایجنسی کے چیف اور مجھ سے رابطہ کیا۔ ہم ٹراسکا میں ہی موجود تھے۔ ہمارا خیال تھا کہ تم اس طرف آنے کی بجائے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی طرف آؤ گے تو ہم وہاں تمہارا شکار کھیلیں گے۔ ہم نے تمہیں اپنے جال میں پھنسانے کی مکمل تیاری کر لی تھی لیکن ہم وہاں انتظار کرتے رہے تھے۔ اسی دوران چیف سیکرٹری نے فون پر مجھے بتایا کہ تم فراسگ کے پاس ہو۔ میں نے فون پر فراسگ سے رابطہ کیا تو اس نے تمہارے بارے میں بتایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتا دیا کہ جس گیسٹ ہاؤس میں تم موجود ہو وہاں ڈرنگ سٹان ریز فائر کرنے کا جدید سسٹم موجود ہے تو میں نے اسے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کہا کہ وہ تم لوگوں پر اچانک اس طرح ڈرنگ سٹان فائر کرے کہ تم ہوشیار نہ ہوسکو۔ چنانچہ اس نے اپنے منیجر کی مدد سے کارروائی کی اور تم بے ہوش ہو گئے تو اس نے مجھے اطلاع دی۔ میں نے وہاں جا کر تمہیں دیکھا تو میں نے تمہیں پہچان لیا۔ ہمارا ہیلی کاپٹر جو تم لے گئے تھے وہ بھی ہمیں مل گیا تھا اس لئے میں تم سب کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں لے آئی۔ تمہارے میک اپ واش کئے اور تمہیں راڈز میں جکڑ دیا گیا۔ البتہ ایک بات تم سے پوچھنی ہے کہ یہ عورت تو سوئس نژاد ہے پھر یہ تمہارے ساتھ کس حیثیت سے ہے''...... ڈارسی نے کہا۔

''دوست جس مقصد کے لئے دوست کے ساتھ رہتا ہے اسی مقصد کے لئے یہ بھی ہمارے ساتھ ہے۔ لیکن کیا تم نے کرانسی حکام کو بتا دیا ہے کہ تم ہمیں فوری ہلاک کرنے کی بجائے یہاں لے آئی ہو اور ہمیں ہوش میں بھی لایا گیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کرانسی حکام کا مجھ سے براہ راست رابطہ نہیں ہے۔ البتہ چیف سیکرٹری صاحب کو میں نے بتا دیا ہے کہ تم میری گرفت میں آچکے ہو اور اب میں تمہیں اپنی مرضی سے ہلاک کروں گی اور یہ بھی بتا دوں کہ میں نے براؤن کو بھی اطلاع دے دی ہے کہ وہ جس کام کو ناممکن سمجھتا تھا وہ ڈارسی نے ممکن بنا دیا ہے۔ مطلب کہ آخر کار تمہاری موت میرے ہی ہاتھوں ہوگی اور میرا یہ کارنامہ یقیناً

اعلیٰ سطح پر سراہا جائے گا''...... ڈارسی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہیں وہاں ٹراسکا میں کہا تھا کہ آئندہ اگر تم نے ہمارے خلاف کوئی حرکت کی تو پھر تمہیں دوبارہ زندہ رہنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ اس کے باوجود تم نے یہ تمام کارروائی کی ہے اس لئے اب تمہارے ساتھ جو کچھ ہوگا اس پر کسی کو شکایت نہیں ہونی چاہئے''...... عمران نے اچانک انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ڈارسی چونک پڑی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ یکلخت تمہارا لہجہ کیوں بدل گیا ہے۔ پائیک اس کے اور اس کے ساتھیوں کے راڈز چیک کرو''...... ڈارسی نے تیز لہجے میں کہا تو ان کے عقب میں موجود پائیک نے مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور تیزی سے چلتا ہوا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں آ گیا۔

''راڈز درست ہیں مادام''...... پائیک نے سب سے آخر میں موجود جولیا کی کرسی کی سائیڈ سے دوبارہ سامنے کی طرف آتے ہوئے کہا۔

''مادام آپ کیوں رسک لے رہی ہیں۔ انہیں ختم کر دیں۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں''...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے روڈس نے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں ان سے کم خطرناک ہوں۔ نانسنس''...... ڈارسی نے یکلخت روڈس پر چڑھائی کرتے ہوئے کہا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

تو روڈس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

’’تم نے کچھ اور پوچھنا یا کہنا ہے تو پوچھ اور کہہ لو عمران۔ میں نہیں چاہتی کہ مرنے سے پہلے تمہاری کوئی حسرت تمہارے دل میں ہی رہے‘‘...... ڈارسی نے اپنی جیکٹ کی جیب کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

’’صرف ایک درخواست ہے کہ ہمیں مرنے سے پہلے خصوصی عبادت کے لئے تھوڑا سا وقت دے دو تاکہ مرنے کے بعد ہم سکون سے جنت میں جا سکیں‘‘...... عمران نے کہا تو ڈارسی بے اختیار چونک پڑا۔

’’وقت۔ کیا مطلب۔ اوہ نہیں۔ سوری میں تمہیں وقت نہیں دے سکتی‘‘...... ڈارسی نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے شاید عمران کی اس اچانک بات کی وجہ سمجھ ہی نہ آئی تھی اس لئے وہ قدرے بوکھلا سی گئی تھی۔

’’اس میں اتنا بوکھلانے کی کیا بات ہے۔ ہم راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اور ہم بہرحال انسان ہیں جن بھوت نہیں ہیں کہ اچانک راڈز میں سے غائب ہو جائیں گے۔ تم نے ہمیں ہلاک کرنا ہے ابھی کر دو یا آدھے گھنٹے بعد کر دو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور ہمارا ہمدرد بھی یہاں کوئی نہیں ہے جو ہمیں تمہارے ہاتھوں سے چھڑانے آئے گا۔ ہم ایشیائی لوگ موت سے پہلے کی جانے والی عبادت کو بے حد اہمیت دیتے ہیں اس لئے اگر تم آدھ گھنٹہ ہمیں

عبادت کے لئے دے دو تو اس میں کیا حرج ہے۔ بے فکر رہو ہم میں سے کوئی تمہارے خلاف کچھ کرنے کے قابل نہیں ہے۔ راڈز ایک بار پھر چیک کر کے اپنی پوری پوری تسلی کر لو پھر دے دینا ہمیں وقت‘‘...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’تو تمہارا کیا خیال ہے کہ تم آدھے گھنٹے میں ان راڈز سے آزاد ہو جاؤ گے۔ ایسا ناممکن ہے عمران۔ یہ راڈز سوئچ بورڈ سے آپریٹ ہوتے ہیں اور تمہارے ہاتھ اس سوئچ بورڈ تک کسی صورت میں نہیں پہنچ سکتے‘‘...... ڈارسی نے کہا۔

’’مجھے معلوم ہے اس لئے تو آخری عبادت کی بات کر رہا ہوں۔ بہرحال اگر تم اس کے باوجود بھی خوفزدہ ہو تو ٹھیک ہے جو تمہاری مرضی آئے کرو۔ کر دو ہمیں ابھی ہلاک‘‘...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’پائیک تم یہیں رہو گے۔ اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو بے شک گولیوں سے اڑا دینا۔ ہم آدھے گھنٹے بعد پھر آئیں گے اور پھر انہیں ان کے انجام تک پہنچائیں گے‘‘...... ڈارسی نے اٹھتے ہوئے کہا تو روڈس بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

’’مادام‘‘...... روڈس نے کچھ کہنا چاہا۔

’’بے فکر رہو روڈس۔ پائیک کی یہاں موجودگی کے بعد کوئی رسک نہیں رہے گا۔ اس دوران میں چیف سیکرٹری سے بات کرتی ہوں۔ شاید وہ خود بھی یہاں آنا پسند کریں‘‘...... ڈارسی نے کہا اور

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ روڈس بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف مڑا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔

”مسٹر پائیک۔ کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو“...... عمران نے پائیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ پانی یہاں نہیں ہے اور میں یہاں سے باہر نہیں جا سکتا“...... پائیک نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا پانی لانے کے لئے تمہیں میلوں سفر کرنا پڑے گا۔ حیرت ہے۔ ذبح ہونے والے جانوروں کو بھی پانی پلایا جاتا ہے اور تم انسانوں کو ان کی موت سے پہلے پانی پلانے سے انکاری ہو۔ واقعی حیرت ہے“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”ہاں۔ تم اب کٹنے والے جانور ہی ہو۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ اوکے میں لے آتا ہوں پانی۔ تمہاری یہ آخری خواہش بھی پوری کر دیتا ہوں“...... پائیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ بھی دروازے سے باہر نکل گیا۔

”اب تم ہمت کرو جولیا ورنہ دوسرا موقع نہیں ملے گا“...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راڈز میں سے اپنے جسم کو اوپر کی طرف کھسکانے کی کوشش شروع کر دی لیکن باوجود کوشش کے وہ کامیاب نہ ہو رہی تھی لیکن اس نے کوشش جاری رکھی مگر اس سے پہلے کہ وہ کامیاب

ہوتی دروازہ کھلا اور پائیک پانی کی دو بوتلیں ہاتھوں میں پکڑے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پھر مطمئن ہو کر وہ آگے بڑھا۔ اس نے ایک بوتل کرسی پر رکھی اور دوسری بوتل کا ڈھکن کھولا اور آگے بڑھ کر اس نے بوتل کو عمران کے منہ سے لگا دیا۔

”بس بس۔ اتنا کافی ہے۔ شکریہ“...... عمران نے چند گھونٹ پینے کے بعد سر پیچھے ہٹا کر کہا تو پائیک پیچھے ہٹ گیا۔

”پانی مجھے بھی پلاؤ مسٹر“...... صالحہ نے کہا تو پائیک بوتل اٹھائے جولیا کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پانی کی بوتل صالحہ کے منہ سے لگائی ہی تھی کہ صالحہ نے اس کی پنڈلی پر زور سے پیر کی ضرب لگائی تو پائیک چیختا ہوا اچھل کر پیچھے ہٹا اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پانی کی بوتل الٹ گئی اور پانی صالحہ اور اس کی کرسی پر گر کر نیچے فرش پر بہتا چلا گیا۔

”یہ تم نے مجھے ضرب لگائی ہے“...... پائیک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم نے میرا پیر کچل دیا تھا۔ نانسنس“...... صالحہ نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”میں تمہارے ساتھ نیکی کر رہا تھا اور تم نے میری نیکی کا یہ صلہ دیا ہے۔ اب بھگتو“...... پائیک نے کہا اور واپس مڑ کر اس کرسی کی طرف بڑھنے لگا جس پر اس نے دوسری بوتل رکھی تھی۔ اس کی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

پشت جیسے ہی صالحہ کی طرف ہوئی صالحہ کے جسم نے تیزی سے حرکت کی اور پھر جب تک پائیک کرسی پر پڑی دوسری بوتل اٹھا کر مڑتا صالحہ کا جسم ایک جھٹکے سے کھسک کر راڈز کے اوپر پہنچ گیا تھا۔

"پائیک ایک منٹ"...... عمران نے کہا لیکن پائیک نے شاید کوئی آہٹ سن لی تھی اس لئے وہ تیزی سے صالحہ کی طرف مڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم......" اس نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل نیچے پھینک کر اس نے تیزی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتارنے کی کوشش کی لیکن عین اس وقت جب وہ مشین گن اتار رہا تھا صالحہ کسی پرندے کی طرح اڑتی ہوئی اس سے ٹکرائی اور وہ مشین گن سمیت چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ صالحہ نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑی ہوگئی۔ پائیک نے بھی نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی۔

صالحہ کی لات حرکت میں آئی تھی اور اس کے جوتے کی ٹو پوری قوت سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے پائیک کی کنپٹی پر پڑی اور پائیک چیختا ہوا واپس گرا اور اس کے ساتھ ہی صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر مشین گن جھپٹی لیکن پائیک شاید انتہائی مضبوط اعصاب کا مالک تھا اس قدر بھرپور ضرب کھانے کے باوجود وہ بجلی کی سی تیزی سے تڑپ کر اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ صالحہ مشین گن اٹھا کر سیدھی ہوتی پائیک کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی

طرح صالحہ سے ٹکرایا اور صالحہ اچھل کر سائیڈ کے بل نیچے فرش پر جا گری۔

پائیک نے اچھل کر صالحہ کے سر پر پیر کی ضرب لگانی چاہی لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا ہوا میں اچھل کر ایک دھماکے سے دروازے کے قریب دیوار سے جا ٹکرایا۔ صالحہ منہ کے بل نیچے گرتے ہی الٹی کمان کی طرح گھومی تھی اور اس پر حملہ آور پائیک اس کے سر کی زوردار ٹکر کھا کر دیوار سے جا ٹکرایا تھا کیونکہ اس کا جسم اس وقت فضا میں تھا جب صالحہ نے اسے ٹکر ماری تھی اس لئے وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا تھا اور کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔ صالحہ تیزی سے مڑ کر مشین گن پر جھپٹی اور پھر اس سے پہلے کہ پائیک دوبارہ اٹھتا صالحہ نے مڑ کر یکلخت اس پر فائر کھول دیا اور کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ پائیک کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔

"جلدی کرو۔ ہمیں کھولو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو صالحہ دوڑتی ہوئی دروازے کے قریب دیوار میں نصب سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ سوئچ بورڈ تک پہنچتی گولیاں کھا کر گرے ہوئے پائیک نے یکلخت اس طرح جمپ لگایا جیسے ذبح ہوتی ہوئی مرغی اچانک پھڑکتی ہے اور اس بار صالحہ اچھل کر کئی فٹ دور جا گری۔

صالحہ کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر ایک طرف جا گری تھی۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

البتہ پائیک یہ ضرب لگا کر دھپ سے نیچے گرا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گیا تھا۔ صالحہ نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھی ہی تھی کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے ڈارسی اور اس کے پیچھے روڈس اس طرح اندر داخل ہوئے جیسے دوڑتے ہوئے یہاں تک آئے ہوں۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سچوئیشن کو سمجھ سکتے صالحہ نے اچھل کر یکلخت ان پر حملہ کر دیا اور ڈارسی چیختی ہوئی اچھل کر روڈس سے ٹکرائی اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ صالحہ نے یکلخت کسی پرندے کی طرح اس طرف کو چھلانگ لگائی جہاں مشین گن پڑی ہوئی تھی اور پھر وہ مشین گن اٹھا کر پلٹی ہی تھی کہ مشین پسٹل کے دھماکے ہوئے اور صالحہ کے ساتھ ساتھ اس کے عقب میں موجود جولیا کے حلق سے بے اختیار سسکاری سی نکل گئی۔

ڈارسی نے نیچے گرتے ہی انتہائی برق رفتاری سے جیب سے مشین پسٹل نہ صرف نکال لیا تھا بلکہ اس نے فائر بھی کھول دیا تھا اور گولیاں ایک قطار کی صورت میں نہ صرف مشین گن اٹھا کر پلٹتی ہوئی صالحہ کے ہاتھ پر پڑی تھیں بلکہ اس کے عقب میں آ جانے والی جولیا کے بازو کا گوشت بھی ساتھ لے کر عقبی دیوار سے جا ٹکرائی تھیں لیکن ڈارسی کو زیادہ گولیاں برسانے کا موقع نہ مل سکا تھا۔ صالحہ مشین گن ہاتھ سے نکلتے ہی تیزی سے گھومی اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات اٹھتی ہوئی ڈارسی کے اس ہاتھ پر پوری قوت

سے پڑی تھی جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑ رکھا تھا۔

اس ضرب سے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ نہ صرف مشین پسٹل کا رخ بدل گیا بلکہ وہ اس کے ہاتھ سے بھی نکل کر ہوا میں اڑا ہی تھا کہ صالحہ نے اسے اس قدر تیزی سے ہوا میں ہی کیچ کر لیا جیسے کوئی ماہر فیلڈر کرکٹ گراؤنڈ میں گیند کو کیچ کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی صالحہ تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اس کا یہ انداز لاشعوری تھا۔ روڈس اس دوران نہ صرف اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا بلکہ وہ بھی جیب سے مشین پسٹل نکالنے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن صالحہ نے واقعی پھرتی دکھائی اور دوسرے لمحے روڈس گولیاں کھا کر چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔

اس دوران ڈارسی نے یکلخت اچھل کر صالحہ پر حملہ کر دیا لیکن صالحہ چونکہ لاشعوری طور پر کافی پیچھے ہٹ چکی تھی اس لئے ڈارسی کی یہ چھلانگ کامیاب نہ ہو سکی اور ابھی وہ راستے میں ہی تھی کہ صالحہ کا پسٹل والا ہاتھ گھوما اور گولیاں بارش کی طرح ڈارسی پر برسنے لگیں۔ دوسرے لمحے ڈارسی چیختی ہوئی فضا میں گھومی اور پھر ایک دھماکے سے نیچے گر کر ایک بار اوپر کو اس طرح اٹھی جیسے گولیاں اس کے جسم پر خراش بھی نہ ڈال سکی ہوں لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر دھپ سے نیچے گری اور ساکت ہو گئی جبکہ روڈس نیچے گر کر چند لمحے بھی نہ تڑپ سکا تھا۔ اب کمرے میں تین لاشیں موجود تھیں اور صالحہ ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

اس کا سرخ و سفید چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ پڑ گیا تھا۔ عمران، جولیا سمیت سب حیرت سے آنکھیں پھاڑے صالحہ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ صالحہ نے جس تیزی اور پھرتی سے کام لیتے ہوئے یہ سب کیا تھا وہ واقعی ان کے لئے حیران کن تھا لیکن وہ سب راڈز میں جکڑے ہوئے تھے اس لئے سوائے آنکھیں پھاڑنے کے اور کچھ نہ کر سکے۔

”ویل ڈن صالحہ۔ تم نے واقعی تیزی اور پھرتی کی وجہ سے میدان مار لیا ہے۔ ویل ڈن۔ ریئلی ویل ڈن“...... عمران کی آواز سنائی دی تو صالحہ اس طرح اچھلی جیسے اسے پہلی بار احساس ہوا کہ اس کمرے میں اس کے علاوہ دوسرے لوگ بھی موجود ہیں اس نے مڑ کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر دوڑ کر سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز غائب ہو چکے تھے جولیا کے بائیں بازو سے خون کی لکیر بہہ رہی تھی۔ اس نے راڈز سے آزاد ہوتے ہی اپنا دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھ لیا۔

”آئی ایم سوری جولیا“...... صالحہ نے مڑ کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ بہرحال تم نے جس تیزی اور پھرتی سے یہ جنگ جیتی ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ ویل ڈن“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”صفدر۔ تم جولیا کے بازو پر پٹی باندھو میں اور تنویر باہر دیکھتے ہیں“...... عمران نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر نے بھی ایک طرف پڑا ہوا مشین پسٹل جھپٹ لیا جو روڈس کے ہاتھ سے نکل کر وہاں گرا تھا اور پھر وہ بھی تیزی سے عمران کے پیچھے دروازے کی طرف لپکا لیکن عمران جب باہر آیا تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار ٹھٹھک گیا کہ یہ ایک دیہاتی انداز کے احاطے کی عمارت تھی۔

دوسری طرف کمرے اور اس کے سامنے برآمدہ تھا جبکہ باقی کھلا صحن تھا اور صحن میں ایک سائیڈ پر ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے ساری عمارت چھان ماری لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ احاطے کی چار دیواری میں کافی بڑا لکڑی کا پھاٹک لگا ہوا تھا جو اندر سے بند تھا۔

”ہونہہ۔ یہ دارالحکومت نہیں ہو سکتا۔ اس آدمی نے ہم سے جھوٹ بولا تھا۔ یہ تو میرا خیال ہے ٹراسکا ہی ہے“...... تنویر نے عمران کے پیچھے پھاٹک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ادھر ادھر نظر آنے والی پہاڑیاں تو یہی بتاتی ہیں کہ ہم ٹراسکا میں ہی ہیں“...... عمران نے کہا۔ یہ احاطے نما عمارت ان پہاڑیوں کے دامن میں بنی ہوئی تھی اور ان پہاڑیوں پر نہ کوئی آدمی نظر آ رہا تھا اور نہ ہی اس وادی میں۔ پہاڑیاں بھی خشک اور

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بنجر تھیں۔

”آؤ اب ہمیں ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر یہاں کا جائزہ لینا پڑے گا“...... عمران نے کہا اور واپس پھاٹک کے اندر کی طرف چل پڑا۔ تنویر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے اندر آ گیا تھا اور پھر وہ ایک طرف کھڑے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ انہیں برآمدے کے ایک کونے میں ایسی سیٹی کی آواز سنائی دی جیسے لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے کال کرتے ہوئے سیٹی کی آواز سنائی دیتی ہے اور عمران دوڑ کر اس طرف کو بڑھ گیا۔

آواز ایک کمرے سے آ رہی تھی۔ عمران پہلے اس چھوٹے سے کمرے میں جھانک چکا تھا۔ کمرہ کسی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن میز پر کوئی ٹرانسمیٹر عمران کو نظر نہ آیا تھا لیکن سیٹی کی آواز کمرے سے ہی سنائی دے رہی تھی۔ عمران کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ ایک سائیڈ پر علیحدہ ایک میز اور کرسی موجود تھی۔ میز پر ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا جس میں سے سیٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ میکارنو کالنگ۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”یس۔ روڈس اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... عمران نے روڈس کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کی نظریں

ٹرانسمیٹر کی اسی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر وہ فریکوئنسی نظر آ رہی تھی جہاں سے کال کی جا رہی تھی۔

”روڈس۔ کون روڈس۔ مادام ڈارسی کہاں ہے۔ جلدی بتاؤ اوور“...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

”میں مادام کا نمبر ٹو ہوں۔ مادام بلیک روم میں موجود ہیں۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ان دشمنوں کا کیا ہوا۔ کیا وہ ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں۔ اوور“...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

”ہاں۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”اوکے۔ مادام سے میری بات کراؤ۔ جلدی۔ اوور“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ میں بلا لاتا ہوں انہیں۔ اوور“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن پریس کر دیا اور پھر کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد اس نے دوبارہ بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو۔ ڈارسی بول رہی ہوں۔ اوور“...... اس بار عمران نے ڈارسی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

”میکارنو بول رہا ہوں مادام۔ کوبرا فیکٹری سے۔ کیا پوزیشن ہے دشمنوں کی۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”وہ لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اوور“...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

''کیا ان کے میک اپ واش ہو گئے تھے۔ کیا وہ اصل آدمی تھے۔ اوور''...... میکارنو نے کہا۔

''ہاں۔ وہ اصل آدمی تھے البتہ ان کے ساتھ جو دو عورتیں تھیں ان میں سے ایک سوئس نژاد تھی۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ وہ یقیناً ان کی کوئی دوست عورت ہو گی۔ ٹھیک ہے۔ آپ ان کی لاشیں ہارڈ پوائنٹ میں ہی چھوڑ دیں۔ میں فراسگ کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہ ان کی لاشوں کو دارالحکومت بھجوانے کا انتظام کرے گا۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا۔

''مادام ڈارسی۔ آپ کی وجہ سے یہ لوگ مارے جا سکے ہیں اس لئے میں چیف سیکرٹری اور اعلیٰ حکام سے آپ کی تعریف کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کی حکومت کو آپ کے لئے تعریفی لیٹر ضرور لکھیں گے۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''شکریہ مسٹر میکارنو۔ اوور''...... عمران نے جواب دیا۔

''او کے۔ اوور اینڈ آل''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ ان کی بے ہوشی سے لے کر اب تک کیا کھیل کھیلا گیا ہے۔ فراسگ نے یقیناً اس میکارنو سے جو کوبرا میزائل فیکٹری کا انچارج ہو گا رابطہ کیا ہو گا۔ اس میکارنو نے

شاید چیف سیکرٹری کے ذریعے یہ معاملہ ڈارسی تک پہنچا ہو گا اور چونکہ ڈارسی ٹراسکا میں موجود تھی چنانچہ چیف سیکرٹری نے اسے فراسگ سے رابطہ کرنے کے لئے کہا ہو گا اس طرح ڈارسی سے فراسگ تک اور پھر اس کے ذریعے میکارنو تک بات پہنچی ہو گی اور یہ عمارت یقیناً ٹراسکا کے نواحی علاقے میں ہو گی اور یہ یقیناً کرانسی ایجنٹوں کا اڈا ہو گا یا یہ اس میکارنو کا اڈا ہو گا۔

انہیں ہیلی کاپٹر پر یہاں لایا گیا اور یہاں ان کے میک اپ وغیرہ صاف کئے گئے۔ میکارنو نے دراصل عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں براہ راست کرانسی حکام کو بھجوانے کا فیصلہ اس لئے کیا تھا تاکہ کرانس حکام کو یقین دلایا جا سکے کہ ہلاک ہونے والے واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔

بہرحال اس طرح وہ ٹراسکا میں ہی رہ گئے تھے ورنہ عمران واقعی یہ سوچ کر حیران ہو رہا تھا کہ انہیں ٹراسکا سے دارالحکومت لے آنے کی کوئی توجیہہ نہیں بنتی۔ جو کام دارالحکومت لا کر کیا جانا مقصود تھا وہ ٹراسکا میں بھی ہو سکتا تھا۔ پھر چھوٹے سے ہیلی کاپٹر پر اتنے افراد کو اتنا طویل سفر طے کر کے لے آنا حماقت ہی کہلایا جا سکتا تھا لیکن اب تمام بات سمجھ میں آ گئی تھی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر وہ اس کمرے سے باہر آ گیا۔ تنویر باہر موجود تھا۔

''کس کی کال تھی''...... تنویر نے پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی اور پھر وہ اس تہہ خانے کی طرف چل پڑے جہاں ان کے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ساتھی موجود تھے۔

''یہ میکارنو کون ہوسکتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

''یہ کوبرا میزائل فیکٹری کا یا تو ڈائریکٹر ہے یا پھر چیف سیکورٹی آفیسر ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ اس کا تو مطلب ہے کہ اب فراسگ سے بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی''...... تنویر نے خوش ہو کر کہا۔

''وہ کیوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ اب اس فریکوئنسی کی مدد سے تم آسانی سے اس کا محل وقوع تلاش کر لو گے''...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن اس کے لئے اس سارے علاقے کا تفصیلی نقشہ چاہئے جس میں طویل بلد اور عرض بلد بھی دیا ہوا ہو اور وہ یہاں موجود نہیں ہے۔ البتہ اب فراسگ ہماری لاشیں اٹھانے یہاں آ رہا ہے اور اب وہی بتائے گا''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کمرے میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ ڈارسی، روڈس اور پائیک کی لاشیں وہاں ویسے ہی پڑی ہوئی تھیں۔ عمران نے انہیں تفصیل بتائی تو یہ معلوم ہونے پر وہ سب خوشی سے اچھل پڑے کہ وہ دارالحکومت کی بجائے ٹراسکا میں ہیں۔

''اب تم سب اس طرح باہر چھپ جاؤ کہ فراسگ جب آئے تو اس پر آسانی سے قابو پایا جا سکے۔ فراسگ اکیلا نہیں آئے گا۔

لامحالہ اس کے ساتھ اس کے ساتھی ہوں گے لیکن ہم نے صرف فراسگ کو زندہ پکڑنا ہے۔ باقی آدمیوں کو گولیوں سے اڑا دینا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اور وہ خصوصی اسلحہ بھی یہاں موجود نہیں ہے جس کی مدد سے ہم نے اس فیکٹری کو تباہ کرنا ہے۔ اس کے لئے ہمیں پھر شہر جانا پڑے گا''...... صدیقی نے کہا۔

''یہاں کی تلاشی لو۔ جس قسم کا یہ پوائنٹ بنایا گیا ہے یہاں کسی نہ کسی کمرے میں ہمارے مطلب کا اسلحہ ضرور مل جائے گا''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... ان سب نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور پھر وہ اسلحہ کی تلاش میں نکل گئے۔ عمران کچھ دیر سوچتا رہا پھر وہ بھی ان کے پیچھے باہر آ گیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کرانس کے چیف سیکرٹری کا نام سر آسٹن تھا۔ وہ اپنے آفس میں بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا کسی فائل کا مطالعہ کر رہا تھا کہ سامنے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"براؤن بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے براؤن کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ براؤن تم۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ تمہارے لئے خوشخبری ہے۔ ڈارسی نے کارنامہ سر انجام دے دیا ہے۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب تم بھی واپس آ جاؤ۔ اب تمہاری وہاں رہنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اب ہر مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ اب ہمیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... چیف سیکرٹری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں دارالحکومت کے ائیرپورٹ سے ہی بول رہا ہوں۔ ابھی میری فلائٹ پہنچی ہے۔ مجھے ڈارسی نے تفصیل بتا دی تھی اس لئے میں آیا ہوں"...... براؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"ڈارسی اب کہاں ہے چیف"...... براؤن نے کہا۔

"وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر ٹراسکا کے پہاڑی علاقے میں ایک خصوصی پوائنٹ پر گئی ہوئی ہے تاکہ انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں وہیں چھوڑ دے"...... چیف سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کک کک۔ کیا۔ کیا۔ اوہ اوہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... براؤن نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تمہیں ڈارسی نے تمام تفصیل بتا دی ہو گی کہ کس طرح اس نے ڈومبا میں اور مارٹرس نے ٹرانگ کے قریب پہاڑی علاقے میں پکٹنگ کی لیکن پھر مارٹرس اور اس کے ساتھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں مارے گئے جبکہ ڈارسی اور اس کے ساتھی بھی جب وہ ایک احاطے میں موجود تھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ گئے۔ صرف ڈارسی اور اس کے اسٹنٹ روڈس کو زندہ چھوڑ دیا گیا جبکہ اس کے باقی ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا اور عمران اس کے ساتھی ڈارسی کا ہیلی کاپٹر لے کر ٹراسکا پہنچ گئے۔ ڈارسی دارالحکومت سے ایک ہیلی کاپٹر طلب کر کے اس کے ذریعے ٹراسکا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

پہنچی تو اسے اپنا ہیلی کاپٹر ایک نواحی علاقے میں کھڑا مل گیا۔ اس دوران مجھے فراسگ نے اطلاع دی کہ ٹراسکا میں ان کے خاص ایجنٹ فراسگ نے دو عورتوں اور دس مردوں پر مشتمل ایک ایکریمین گروپ کو ڈرنگ سٹان ریز فائر کر کے بے ہوش کر دیا ہے اور یہ گروپ کوبرا میزائل فیکٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنے فراسگ کی رہائش گاہ پر پہنچا تھا جس پر میں سمجھ گیا کہ یہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ چونکہ خدشہ تھا کہ فراسگ شاید ان کے میک اپ واش کرنے اور پھر انہیں ہلاک کرنے میں کوتاہی نہ کر جائے اس لئے میں نے فراسگ کی رہائش گاہ کے بارے میں ڈارسی کو ٹرانسمیٹر کال کر کے بتا دیا۔ مجھے پتہ چلا تھا کہ وہ ٹراسکا میں ہی موجود ہے۔ وہاں پر میکارنو جو کوبرا میزائل لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج ہے کا ایک باقاعدہ ہیڈ کوارٹر موجود ہے۔ جہاں باقاعدہ ٹارچنگ روم بھی موجود ہے۔ چنانچہ میکارنو نے کہا کہ ان ایجنٹوں کو وہاں پہنچا دیا جائے اور پھر انہیں چیک کر کے ہلاک کر دیا جائے اور اس کی لاشیں وہیں چھوڑ دی جائیں تاکہ وہ فراسگ کے ذریعے ان کی لاشیں براہ راست دارالحکومت بھجوانے کا بندوبست کر سکے۔ اس نے محل وقوع بتا دیا تو میں نے ڈارسی کو ٹرانسمیٹر کال کر کے احکامات دے دیئے تو ڈارسی اور روڈس، عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیلی کاپٹر پر لاد کر اس پوائنٹ پر لے گئے اور پھر اس نے مجھے ٹرانسمیٹر کال کر کے ابھی بتایا ہے کہ اس نے وہاں ان

کے میک اپ واش کئے تو ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ دوسری عورت اور سارے مرد ایشیائی ہیں جن میں عمران بھی شامل ہے۔ یہ سوئس نژاد عورت یقیناً ان کی دوست ہو گی۔ بہرحال میں نے ڈارسی اور روڈس کو حکم دے دیا کہ وہ انہیں ہلاک کر کے وہیں چھوڑ دے اور خود دارالحکومت واپس جائیں“...... چیف سیکرٹری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”آپ نے ڈارسی کو ہدایت کی تھی کہ وہ پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرے اور پھر ان کے میک اپ واش کرے اور انہیں اس پوائنٹ پر لے جائے“...... براؤن نے کہا۔

”وہاں فراسگ کی رہائش گاہ پر تو میک اپ واشر موجود نہ ہو گا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی ڈرنگ سٹان ریز کی وجہ سے بے ہوش تھے اس لئے وہ چار پانچ گھنٹوں سے پہلے تو کسی صورت بھی ہوش میں نہ آ سکتے تھے اس لئے اس ہدایت کی ضرورت ہی نہ تھی اور پھر میکارنو کا سپیشل پوائنٹ بھی ٹراسکا میں ہی ہے اور وہاں سوچ آپریٹنگ راڈز والی کرسیاں بھی موجود ہیں اور میک اپ واشر بھی اور ویسے بھی ڈارسی اور روڈس دونوں بے حد ہوشیار ہیں اور انہوں نے اب تک انہیں ہلاک کر دیا ہو گا“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”اس سپیشل پوائنٹ کی فریکوئنسی کیا ہے چیف“...... براؤن نے کہا تو چیف سیکرٹری نے اسے مخصوص فریکوئنسی بتا دی۔

”اوکے چیف ۔ میں آفس آ رہا ہوں۔ اگر اس دوران ڈارسی

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

کی کال آ جائے تو آپ اسے میرے بارے میں بتا دیں ورنہ میں خود آ کر آپ کے آفس سے ہی اس سے بات کروں گا''۔ براؤن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آ جاؤ۔ میں انتظار کروں گا''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ براؤن واقعی عمران سے انتہائی مرعوب ہے''...... چیف سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کم ان''...... چیف سیکرٹری نے کہا تو دروازہ کھلا اور براؤن اندر داخل ہوا۔

''آؤ بیٹھو براؤن''...... چیف سیکرٹری نے کہا تو براؤن سلام کر کے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ڈارسی کی کال آئی ہے چیف''...... براؤن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ شاید وہ کال کرنے کی بجائے ابھی خود ہی آ جائے۔ تم بے فکر رہو براؤن۔ اس قدر مرعوب ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے''...... چیف سیکرٹری نے اس بار قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

''میں مرعوب نہیں ہوں چیف۔ آپ میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں لیکن میں حقیقت کو حقیقت کے نقطہ نظر سے دیکھتا

ہوں۔ خواب کے نقطہ نظر سے نہیں دیکھا۔ عمران اور اس کے ساتھی دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹوں میں سے ہیں۔ آپ نے خود ہی بتایا ہے کہ انہوں نے ٹارج ایجنسی کے مارٹرس جیسے ٹاپ ایجنٹ کو ہلاک کر دیا ہے حالانکہ مارٹرس، ڈارسی سے کہیں زیادہ ہوشیار اور تیز ایجنٹ تھا لیکن وہ بھی عمران کے ہاتھوں مارا گیا اور ڈارسی پر بھی اس نے قابو پا لیا تھا لیکن پھر اسے اور روڈس کو زندہ چھوڑ دیا گیا اس لئے کہ ڈارسی میری منگیتر ہے لیکن اب اگر ڈارسی نے حماقت کی اور عمران نے سچویشن بدل ڈالی تو پھر ڈارسی کی موت یقینی ہے''...... براؤن نے کہا۔

''شٹ اپ یو براؤن۔ تم واقعی حد درجہ مرعوب ہو۔ میں تمہیں آخری وارننگ دے رہا ہوں۔ اب اگر آئندہ تم نے ایسی مرعوبیت کا میرے سامنے اظہار کیا تو میں تمہیں سروس سے علیحدہ کر دوں گا۔ میں اس قسم کی مرعوبیت برداشت نہیں کر سکتا''...... چیف سیکرٹری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری چیف''...... براؤن نے جواب دیا۔

''او کے۔ آئندہ خیال رکھنا۔ اب چاہو تو ڈارسی سے بات کر لو''...... چیف سیکرٹری نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کونے پر پڑا ہوا ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھا کر براؤن کے سامنے رکھ دیا۔

''میں پہلے اس کے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر پر کال کر لوں۔ ہو

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

سکتا ہے کہ 'وہ دارالحکومت واپس آ رہی ہو'' ...... براؤن نے کہا اور چیف سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ براؤن نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ براؤن کالنگ ڈارسی۔ اوور'' ...... فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

''یس۔ ڈارسی اٹنڈنگ یو۔ اوور'' ...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ڈارسی کی آواز سنائی دی تو چیف سیکرٹری کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی جبکہ براؤن کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات جھلکنے لگے تھے۔

''عمران کا کیا ہوا ڈارسی۔ اوور'' ...... براؤن نے کہا۔

''وہی جو ہونا تھا۔ تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میں تمہاری کال ملنے پر واپس آ گیا ہوں اور اس وقت چیف سیکرٹری صاحب کے آفس سے بات کر رہا ہوں۔ اوور''۔ براؤن نے کہا۔

''ہونہہ۔ چیف سیکرٹری کو بتا دو براؤن کہ میں نے اب تک اس کا بہت لحاظ کیا ہے اور اب کسی بھی وقت اس کا بھی وہی حشر ہو سکتا ہے جو ڈارسی کا ہوا ہے۔ اوور'' ...... یکلخت دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تو براؤن کے ساتھ ساتھ چیف سیکرٹری بھی بے

اختیار اچھل پڑا۔ چیف سیکرٹری کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم عمران۔ کیا مطلب۔ ڈارسی کا کیا ہوا۔ کیا ہوا ہے۔ بتاؤ۔ اوور'' ...... براؤن نے رک رک کر کہا۔

''سنو براؤن۔ میں نے تمہاری منگیتر سمجھ کر اسے اور اس کے نائب روڈس کو ایک بار زندہ چھوڑ دیا تھا حالانکہ میرے ساتھی اس بات پر مجھ سے سخت ناراض بھی ہوئے تھے لیکن میں نے ان کی بھی پرواہ نہ کی تھی اور میں نے ڈارسی اور روڈس کو وارننگ دے دی تھی کہ اب اگر انہوں نے ہمارے راستے میں آنے کی کوشش کی تو پھر ان کے ساتھ کوئی رعایت نہ ہو گی۔ اس کے باوجود ڈارسی اور روڈس نے میری بات نہ مانی۔ البتہ یہ بتا دوں کہ ڈارسی میری ساتھی لڑکی کے ساتھ باقاعدہ لڑتی ہوئی ماری گئی ہے۔ اس نے ہمیں راڈز میں جکڑ کر بے بس کر دیا تھا اور پھر وہ خود ہی ہمیں ہوش میں لے آئی۔ میری ساتھی لڑکی کے جسم پر راڈز ڈھیلے تھے اس لئے میری ساتھی لڑکی ان راڈز کی گرفت سے پھسل کر باہر آ گئی اور اس کے بعد اس اکیلی نے ڈارسی، روڈس اور اس کے ساتھی پائیک کے ساتھ جان توڑ لڑائی کی اور اس لڑائی میں یہ تینوں اس کے ہاتھوں مارے گئے اور تم بھی سن لو اور اپنے چیف سیکرٹری سر آسٹن کو بھی بتا دو کہ کافرستان کے ساتھ مل کر پاکیشیا کے خلاف سازش کرانس کو بے حد مہنگی پڑ سکتی ہے۔ اوور اینڈ آل'' ...... دوسری

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو براؤن نے ڈھیلے ہاتھوں سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ ڈارسی کو بے حد پسند کرتا تھا اس لئے اس کی موت کی خبر نے اسے انتہائی پریشان کر دیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں نمی سی آ گئی تھی۔

''ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اب اس عمران کو لازماً ہلاک ہونا پڑے گا۔ لازماً ہلاک ہونا پڑے گا'' ...... چیف سیکرٹری نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا لیکن براؤن خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور وہ مسلسل میز پر نظریں جمائے بیٹھا ہوا تھا۔

''مجھے ڈارسی کی موت پر بے حد افسوس ہے براؤن۔ مجھے حقیقتاً یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے کسی نے میرے دل پر گھونسا مار دیا ہو۔ میں اس کی آواز سے دھوکا کھا گیا۔ میں یہی سمجھ رہا تھا کہ ڈارسی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ میرے لئے یہ بہت بڑی خوشخبری تھی۔ مگر افسوس۔ صد افسوس'' ...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''میں نے ڈارسی کو بے حد سمجھایا تھا چیف۔ کاش وہ میری بات مان جاتی۔ بہرحال اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ اب وہ زندہ تو نہیں ہو سکتی ہے'' ...... براؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تم اسے پسند کرتے تھے۔ وہ تمہاری منگیتر تھی۔ کیا تم عمران سے ڈارسی کی موت کی انتقام نہیں لو گے'' ...... چیف نے کہا۔

''نو چیف۔ میں احمق نہیں ہوں۔ میں عمران سے انتقام نہیں لے سکتا اور پھر انتقام کیسا چیف۔ آپ نے سنا نہیں عمران بتا رہا تھا کہ ڈارسی اس کی ساتھی لڑکی سے باقاعدہ لڑتی ہوئی ماری گئی ہے'' ...... براؤن نے کہا۔

''جھوٹ ہے یہ۔ وہ بکواس کر رہا ہے۔ ڈارسی اور روڈس دونوں انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دونوں بیک وقت کسی عورت سے لڑائی میں مارے جائیں۔ یہ ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن'' ...... چیف سیکرٹری نے گرجتے ہوئے کہا۔

''نو چیف۔ میں عمران کو بخوبی جانتا ہوں۔ وہ جھوٹ بولنے والا آدمی نہیں ہے۔ بہرحال اگر میرا اور عمران کا اپنے ملک کی خاطر مقابلہ ہوا تو میں اسے بتا دوں گا کہ ڈارسی کی موت کا ردعمل کیا ہوتا ہے'' ...... براؤن نے کہا۔

''تو کیا یہ مشن کرانس کا نہیں ہے'' ...... چیف نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں چیف۔ یہ کرانس کا مشن نہیں ہے۔ یہ کافرستان کا مشن ہے۔ یہ بات طے ہے بلکہ آپ اسے مشن تھا کہیں، کیونکہ اب تک وہ کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کی جا چکی ہو گی یا بہرحال کر دی جائے گی'' ...... براؤن نے کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

”نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے براؤن۔ اگر ایسا ہوا تو ہم سب کا کورٹ مارشل کر دیا جائے گا“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”آپ سمجھ نہیں رہے ہیں۔ کافرستان نے ہمارے کاندھے پر بندوق رکھ کر انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے چیف۔ کافرستانی صرف ان کے خوف کی وجہ سے کرانس میں فیکٹری قائم کر رہے تھے ورنہ انہیں کرانس کی امداد لینے کی کیا ضرورت تھی۔ بہرحال آپ پرائم منسٹر صاحب کو بتا دیں کہ فیکٹری کے سیکورٹی انچارج میکارنو کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ اگر وہ مداخلت نہ کرتا تو ڈارسی کو اسے وہاں ان کے پوائنٹ پر لے جانے کی ضرورت نہ پڑتی اور وہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیتی“۔ براؤن نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن میں کیا کروں اور میرے پاس تو اس سلسلے میں کوئی اطلاع ہی موجود نہیں ہے“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”اطلاع بھی پہنچ جائے گی۔ مجھے اجازت دیں۔ میں اب اپنی رہائش گاہ پر جانا چاہتا ہوں“...... براؤن نے اٹھتے ہوئے کہا اور چیف کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

”براؤن درست کہتا ہے۔ یہ لوگ واقعی حد درجہ خطرناک ہیں لیکن میں انہیں کرانس سے زندہ واپس نہ جانے دوں گا چاہے کچھ

بھی کیوں نہ ہو جائے۔ مجھے پاور گروپ کو بھول کر ٹارج ایجنسی کے چیف سے بات کرنی چاہئے۔ پاور گروپ اور ڈارسی کی ہلاکت کا وہی اب انتقام لے گا۔ یہ براؤن تو حد درجہ بزدل ثابت ہوا ہے۔ اب کرنل الیگزینڈر ہی ان کی ہلاکت کا انتظام کرے گا۔ ایسا انتظام کہ وہ کسی بھی صورت میں یہاں سے زندہ بچ کر نہ جا سکیں۔ اگر وہ بچ گئے تو یہ میری نہیں کرانس کی ناکامی ہو گی اور میں کرانس کا چیف سیکرٹری ہوں اس لئے میں یہ ناکامی برداشت نہیں کر سکتا۔ کسی طور پر برداشت نہیں کر سکتا ہوں“...... چیف سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور تیزی سے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو۔ چیف سیکرٹری کالنگ کرنل الیگزینڈر۔ اوور“۔ چیف سیکرٹری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ کرنل الیگزینڈر اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کرنل الیگزینڈر کی آواز سنائی دی۔

”الیگزینڈر۔ میری بات دھیان سے سنو۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے کہا اور پھر اس نے کرنل الیگزینڈر کو ساری تفصیل بتا دی۔

”میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی ایجنسی کو اور زیادہ فعال کرو اور اپنی پوری قوت ان ایجنٹوں کو تلاش کرنے اور انہیں ہلاک کرنے پر لگا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دو۔ انہیں کسی بھی صورت میں فیکٹری اور میزائل اسٹیشن تک نہ پہنچنے دو اور جیسے بھی ممکن ہو انہیں ہلاک کر دو۔ ان کی ہلاکت اب کرانس کے لئے اہم حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ انہیں اب ہر حال میں ہلاک ہونا ہی پڑے گا اور یہ کام اب تم اور تمہاری ایجنسی کرے گی۔ اپنے تمام سیکشنوں کو ہدایات کر دو اور فیکٹری کی حفاظت کا بھی فل چارج لے لو۔ میں ابھی یہ سارے احکامات تحریری طور پر جاری کر کے تمہارے ہیڈ کوارٹر بھیج رہا ہوں۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ایسا جال پھیلایا ہوا ہے کہ وہ اس جال سے کسی بھی صورت میں بچ نہ سکیں گے۔ ڈارسی نے ہر قدم پر حماقت کا ثبوت دیا ہے۔ وہ مجھ سے کریڈٹ لے جانے کے چکر میں رہتی تھی جس کا عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ میں اور میری ایجنسی ان کا شکار کھیلنے اور انہیں موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے پوری طرح سے تیار ہیں۔ اوور“...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

”گڈ شو۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ رئیلی گڈ شو۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے کرنل الیگزینڈر کو چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر دوسری فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو۔ چیف سیکرٹری کالنگ۔ ہیلو۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے دوسری طرف بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ میکارنو اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... رابطہ ملتے ہی فیکٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر میکارنو کی آواز سنائی دی۔

”سنو میکارنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ تمہارے پوائنٹ سے زندہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے پاور گروپ کے آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور ڈارسی بھی ہلاک ہو گئی ہے۔ اس لئے تم نے اب ریڈ الرٹ رہنا ہے۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”اوہ۔ اسی لئے پوائنٹ پر کوئی کال رسیو نہیں کر رہا۔ لیکن یہ کیسے ہوا۔ مجھے تو مادام ڈارسی نے ٹرانسمیٹر کال پر بتا دیا تھا کہ اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوور“...... میکارنو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا ڈارسی نے خود بات کی تھی۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے چونک کر اور حیرت سے کہا۔

”یس چیف۔ میں نے ان سے ٹرانسمیٹر پر خود بات کی تھی۔ پہلے ان کے نائب نے بات کی پھر مادام ڈارسی نے خود بات کی تھی۔ اوور“...... میکارنو نے جواب دیا۔

”نہیں۔ ابھی چند لمحے پہلے میرے ایک ایجنٹ کی عمران سے بات ہوئی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ڈارسی نے غلط بیانی کی ہو۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بہرحال میں نے ٹارج ایجنسی کو الرٹ کر دیا ہے۔ اب وہ خود ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو سنبھال لے گی لیکن بہرحال تم نے بھی محتاط رہنا ہے۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں سر۔ اول تو فیکٹری تک وہ لوگ پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر کسی طرح پہنچ بھی گئے تو پھر موت ان کا یقینی مقدر بن جائے گی۔ اوور“...... میکارنو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”تم نے ان کی لاشیں اٹھوانے کے لئے تو کسی کو کہا ہو گا۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

”یس سر۔ فراسگ کو میں نے حکم دے دیا تھا کہ وہ ان لوگوں کی لاشیں پوائنٹ سے اٹھوا کر کرانس بھجوانے کا انتظام کرے۔ اوور“...... میکارنو نے جواب دیا۔

”کیا یہ فراسگ فیکٹری کا محل وقوع جانتا ہے۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے پوچھا۔

”نو سر۔ اس کے ذریعے مشینری ضرور منگوائی جاتی ہے لیکن یہ مشینری وہ ایک خصوصی پوائنٹ پر پہنچا دیا کرتا تھا اس کے بعد اس پوائنٹ سے میں خود مشینری کو فیکٹری لے جاتا تھا۔ اوور“...... میکارنو نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اس پوائنٹ سے فیکٹری قریب ہے۔ اوور“...... چیف نے کہا۔

”نہیں جناب۔ ایسا نہیں ہے۔ میں نے اسی بات کو ذہن میں

رکھ کر یہ خصوصی پوائنٹ بنایا تھا کہ اگر کوئی اس پوائنٹ تک پہنچ بھی جائے تو وہ یہی سمجھے کہ فیکٹری قریب ہی ہو گی لیکن فیکٹری قریب نہیں ہے بلکہ کافی دور ہے۔ اوور“...... میکارنو نے جواب دیتے ہوئے کہا

”اوکے۔ بہرحال اب تم نے خود ہی الرٹ رہنا ہے۔ اوور“...... چیف نے کہا۔

”آپ بتائیں اصل پریشانی کیا ہے۔ اوور“...... میکارنو نے پوچھا۔

”میرے نزدیک کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت اہم ہے اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”ٹارج ایجنسی کے ساتھ مل کر میں ان سب کو ختم کر دوں گا چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ اوور“...... میکارنو نے کہا۔

”اوکے۔ اوور اینڈ آل“...... چیف سیکرٹری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

ویران اور خشک پہاڑیوں کا سلسلہ دور تک پھیلا ہوا تھا۔ یہ پہاڑیاں اس قدر خشک اور ویران تھیں کہ وہاں کوئی درخت تو ایک طرف گھاس کی ایک پتی بھی نظر نہ آتی تھی۔ بس خشک اور جلے ہوئے رنگ کے پتھر ہی پتھر ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ اسی طرح کی ایک پہاڑی کی چوٹی پر اس وقت پہاڑی پتھروں کے رنگ کا ایک چھوٹا سا خیمہ نصب تھا۔ جس میں کرنل الیگزینڈر کے علاوہ ان کے دو ماتحت بھی موجود تھے۔ اس کے یہ دونوں ماتحت مارٹرس اور پیوٹن کی جگہ وہاں پہنچے تھے اور چیف الیگزینڈر نے انہیں اپنا نمبر ٹو اور نمبر تھری بنا لیا تھا۔

ان میں سے ایک کا نام چارلس تھا جس نے مارٹرس کی جگہ لی تھی اور دوسرا اس کا ساتھی سموئیل تھا جسے اس نے چارلس کے بعد نمبر تھری کا گریڈ دیا تھا۔ ڈارمن اور پراڈ اپنے کام میں لگے ہوئے تھے وہ اصل فیکٹری کے عقبی اور پرانے حصے میں ایسی سیٹنگ کر

رہے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر وہاں پہنچ بھی جاتے تو وہ یا تو اس نقلی فیکٹری کو تباہ کر کے نکل جاتے یا پھر اس فیکٹری میں وہ ان کے بچھائے ہوئے جال میں پھنس کر ہمیشہ کی نیند سو جاتے۔ انہیں کام مکمل کرنے میں چونکہ وقت لگ سکتا تھا اس لئے کرنل الیگزینڈر نے اپنی ایجنسی کے ان دو ٹاپ ایجنٹوں کو اپنے ساتھ رکھ لیا تھا جو ذہانت، تیزی، فوری فیصلہ کرنے اور ہر قسم کی سچوئیشن کو ڈیل کرنے میں مارٹرس اور پیوٹن سے کم صلاحیتوں کے مالک نہ تھے۔ کرنل الیگزینڈر نے ان دونوں کو اب تک کی ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا اور چارلس اور اس کے ساتھی سموئیل نے اپنے کارندوں کو ہر طرف پھیلا دیا تھا جو پہاڑیوں کے ایک ایک حصے پر تعینات تھے اور چارلس کو لمحے لمحے کی رپورٹ دے رہے تھے۔

”ہمارا اصل کام اس کوبرا میزائل فیکٹری کے گرد موجود رہنا ہے۔ ایسا نہ ہو ہم پہاڑیوں کے پتھروں کو ہی گھورتے رہ جائیں اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن تک پہنچ جائے“...... کرنل الیگزینڈر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”چیف۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ میں نے یہاں ان لوگوں کو چیک کرنے کا ایسا انتظام کیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی تو ایک طرف کوئی چھوٹا سا پرندہ بھی ہماری نظروں سے نہ بچ سکے گا“۔ چارلس نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

”ہونہہ۔تم دونوں نے چیف سیکرٹری کی ساری باتیں سنی ہیں نا کہ کس طرح اس عمران اور اس کے ساتھیوں نے ڈارسی اور اس کے پورے گروپ کو ہی ختم کر کے رکھ دیا ہے اور چیف سیکرٹری صاحب جب مجھ سے بات کر رہے تھے تو وہ بھی خاصے سہمے ہوئے اور پریشان معلوم ہو رہے تھے انہوں نے مجھے سختی سے حکم دیا ہے کہ میں پاکیشائی ایجنٹوں کو کچلنے کے لئے اپنی ساری قوت لگا دوں اور انہیں کسی بھی طرح فیکٹری تک نہ پہنچنے دوں“...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

”یس چیف۔ یہ ساری حماقت ڈارسی کی ہی تھی۔ اسے چاہئے تھا کہ اس کے ساتھیوں نے اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا تھا تو وہ انہیں فوراً گولیاں مار دیتے لیکن یہ مادام ڈارسی خود کو ضرورت سے زیادہ ہوشیار سمجھتی ہے۔ اس نے یقیناً انہیں پوچھ گچھ کرنے اور ان کے میک اپ صاف کرنے میں وقت ضائع کیا ہو گا جس کے نتیجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو موقع مل گیا اور وہ ڈارسی اور اس کے ساتھیوں پر حاوی ہو گئے“...... سموئیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جو بھی ہے۔ یہ بات طے ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے لئے بھی آسان ٹارگٹ نہیں ہوں گے“...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل الیگزینڈر کوئی بات کرتا۔ اچانک میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی

آواز برآمد ہوئی اور کرنل الیگزینڈر اور چارلس اور سموئیل دونوں چونک پڑے۔

”ہیلو ہیلو۔ کراڈ کالنگ۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ چارلس کا ساتھی تھا جو پہاڑیوں میں اپنے گروپ سمیت موجود تھا۔

”یس چارلس اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... چارلس نے بٹن دباتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اور کرنل الیگزینڈر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”باس۔ بلیک گھوسٹ پہاڑی کے دامن میں چار افراد بڑے پراسرار انداز میں حرکت کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اوور“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور یہ رپورٹ سن کر چارلس اور سموئیل کے ساتھ ساتھ کرنل الیگزینڈر بھی چونک پڑا۔

”اوہ۔کیا تفصیل ہے ان کی۔ اوور“...... چارلس نے بے اختیار چیختے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

”باس۔ وہ چاروں مقامی افراد ہیں۔ ایک خچر پر انہوں نے سامان لادا ہوا ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ان کے قدوقامت کیسے ہیں۔ اوور“...... چارلس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

”ان میں سے دو بے حد قوی ہیکل جسامت کے سیاہ فام ہیں جبکہ دو عام افراد ہیں۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

الیگزینڈر اور ان دونوں کے چہرے کراڈ کی یہ بات سن کر بے اختیار چمک اٹھے۔

”وہ اس وقت کہاں موجود ہیں۔ اوور“...... چارلس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

”وہ اس وقت ساتویں پہاڑی کے دامن میں ہیں اور ان کا رخ دسویں پہاڑی کی طرف ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ اوہ۔ انہیں فوراً گرفتار کر لو۔ فوراً۔ اور پھر مجھے رپورٹ کرو اوور اینڈ آل“...... چارلس نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

”مجھے یقین ہے چیف۔ یہی لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اب یہ میرے ہاتھوں سے بچ کر نہ جا سکیں گے“...... چارلس نے تیز تیز اور انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ان دو قوی ہیکل سیاہ فام افراد کا اشارہ تو یہی بتا رہا ہے۔ لیکن تم نے انہیں فوری طور پر گولی مار دینے کا حکم دینا تھا۔ گرفتار کرنے کا کیا مطلب ہے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں“۔ کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

”اوہ نہیں چیف۔ میں ان کو آسان موت نہیں مرنے دوں گا۔ میں انہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔ میں انہیں بتا دوں گا کہ ٹارج ایجنسی کے سامنے ان کی کیا حیثیت ہے“...... چارلس نے کہا۔

”کیا آپ ہمارے ساتھ چلیں گے چیف“......سموئیل نے کرنل

الیگزینڈر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ مجھے یہاں سے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں پراڈ اور ڈارمن جو نقلی فیکٹری بنا کر ان کے لئے جال بچھا رہے ہیں۔ میں یہاں رک کر ان کا انتظار کروں گا۔ میری اطلاع کے مطابق ان افراد کی تعداد دو عورتوں سمیت بارہ ہے جبکہ کراڈ نے صرف چار افراد کی رپورٹ دی ہے۔ اگر چار افراد یہاں ہیں تو پھر باقی آٹھ افراد کہاں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے دو گروپ بنا لئے ہوں۔ ان کا ایک گروپ بلیک گھوسٹ پہاڑی کی طرف گیا ہو تا کہ ہم ان کی طرف متوجہ ہو جائیں اور دوسرا گروپ یہاں راستہ کلیئر دیکھ کر آ دھمکے اور فیکٹری تک پہنچ جائے۔ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ ہے جس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کب کیا کر جائیں۔ اس لئے میرا یہاں رہنا ضروری ہے اور سموئیل میرے ساتھ رہے گا۔ تمہارا الگ گروپ ہے۔ تم اپنے گروپ کے ساتھ جا کر ان افراد کا شکار کھیلو“...... کرنل الیگزینڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ جیسا آپ کا حکم“...... چارلس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ خیمے سے نکل کر باہر آیا اور تیز چلتا ہوا ایک پہاڑی کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ پہاڑی کی طرف گھومتا ہوا دوسری جانب آ گیا۔ یہاں بھی چند خیمے نصب تھے اور یہاں مسلح افراد کی کثیر تعداد دکھائی دے رہی تھی۔ چارلس ان کے درمیان سے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

گزرتا ہوا ایک خیمے میں آ گیا جہاں اس کا ایک اسسٹنٹ روگرڈ اور اس کا ایک ساتھی موجود تھا۔ وہ ایک مستطیل شکل کی مشین کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ روگرڈ کے کانوں پر ہیڈ فون چڑھا ہوا تھا جبکہ دوسرا آدمی اس کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ چارلس کو دیکھ کر وہ دونوں فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ روگرڈ نے کانوں سے ہیڈ فون ہٹا لیا۔

”روگرڈ تم اور کارل جیپ لے کر جاؤ اور جب کراڈ انہیں گرفتار کر لے تو انہیں حفاظت سے یہاں لے کر آؤ۔ میں ان لوگوں سے یہیں ملنا پسند کروں گا“...... چارلس نے اپنے دونوں ماتحتوں سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس باس“...... دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا اور تیزی سے پردہ ہٹا کر باہر نکل گئے۔ چارلس کرسی پر خاموش بیٹھ گیا۔

”اب میں دیکھوں گا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس طرح سے میرے ہاتھوں سے بچ کر نکلتے ہیں۔ میں نے چیف سے وعدہ کیا ہے میں چیف کے سامنے اب ان سب کی لاشیں ہی لے کر جاؤں گا“...... چارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد مشین سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلنے لگی تو اس نے آگے بڑھ کر ہیڈ فون کانوں پر چڑھایا اور مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔

”ہیلو ہیلو۔ کراڈ کالنگ۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر سے ایک آواز نکلنے لگی۔

”یس۔ چارلس اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور“...... چارلس نے بٹن آن کرتے ہوئے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

”باس۔ ان چاروں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ واقعی مقامی افراد ہیں۔ ان کے پاس اسمگلنگ کا سامان ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کراڈ نے جواب دیا تو چارلس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”اسمگلنگ میں کون سا سامان ہے۔ منشیات یا اسلحہ۔ اوور“۔ چارلس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”نو باس۔ ان کے پاس اسلحہ نہیں ہے۔ عام سا سامان ہے۔ اوور“...... کراڈ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ کیا تم نے ان سب کے میک اپ چیک کئے ہیں۔ اوور“...... چارلس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

”یس باس۔ ہم نے ان کے میک اپ صاف کرنے کے لئے سپیشل میک اپ واشر کا استعمال کیا ہے لیکن میک اپ واشر نے بھی انہیں اوکے کر دیا ہے۔ اوور“...... کراڈ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ روگرڈ اور کارل کو میں نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ ان کے ساتھ انہیں یہاں میرے پاس بھجوا دو۔ میں خود چیکنگ کروں گا۔ اوور“...... چارلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ اوور“...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”ان کا سامان بھی ساتھ ہی بھجوانا اور سنو۔ تم سب اسی طرح

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نگرانی جاری رکھو اوور اینڈ آل''...... چارلس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کر خیمے میں ہی ٹہلنے لگا۔ ان لوگوں کی اطلاع ملنے پر اس کے چہرے پر جو جوش وخروش پیدا ہوا تھا وہ کراڈ کی دوسری رپورٹ پر یکسر ختم ہو گیا تھا۔

''ان لوگوں کو اب تک یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا یا پھر شاید میرا یہ سوچنا ہی غلط ثابت ہوا ہے۔ وہ لوگ اس طرف سے آئیں گے ہی نہیں''...... چارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت کافی ذہنی الجھن کا شکار ہو رہا ہے پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد اسے دور سے ایک جیپ کی آواز سنائی دی اور وہ چونک کر پہلے دروازے کی طرف بڑھا لیکن پھر اس نے باہر جانے کا ارادہ بدل دیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا۔ تھوڑی دیر بعد پردہ ہٹا اور سب سے پہلے اس کا ایک ماتحت اندر داخل ہوا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو کر کھڑا ہو گیا۔

دوسرے ہی لمحے خیمے میں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے چار افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے دو واقعی دیوہیکل سیاہ فام آدمی تھے۔ جبکہ باقی دو عام افراد تھے۔ ان کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور چہروں پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ ان کی داڑھیاں بڑھی ہوئی تھیں اور اس کے گندے اور میلے بال بری طرح الجھے ہوئے تھے۔ ان کے جسموں پر موٹے کپڑے کے

مخصوص لباس موجود تھے۔ لباس بھی کچھ زیادہ صاف نہ تھے۔ ان کے پیچھے اس کا دوسرا ماتحت تھا۔ جس نے انہیں ایک طرف کھڑے ہونے کا حکم دیا اور وہ چاروں ایک قطار کی صورت میں کھڑے ہو گئے۔

''ان کا سامان کہاں ہے''...... چارلس نے اپنے ماتحتوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''باہر موجود ہے باس''...... ایک نے جواب دیا۔

''اسے بھی اٹھا لاؤ''...... چارلس نے کہا اور دونوں ماتحت سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئے۔ چارلس نے اٹھ کر ان کی طرف بڑھا۔

''تو تم اسمگلر ہو۔ کیوں''...... چارلس نے ہونٹ چباتے ہوئے ان سے کو انتہائی غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں جناب۔ اگر ہم اسمگلنگ نہ کریں تو بھوکے مر جائیں۔ یہاں پہاڑیوں میں تو کوئی محنت مزدوری کا کام بھی نہیں ہے۔ یہاں تو سب یہی کام کرتے ہیں۔ آج سے نہیں صدیوں سے اور جناب یہاں کے سب حکام کو بھی معلوم ہے لیکن وہ صرف اسلحہ اور منشیات تو پکڑتے ہیں۔ دوسرے کسی سامان کو نہیں پکڑتے لیکن آج پہلی بار ہمیں باقاعدہ گرفتار کیا گیا ہے''...... ایک طرف کھڑے نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور چارلس اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''مجھے تم کافی سمجھدار اور پڑھے لکھے لگتے ہو۔ کیا نام ہے

تمہارا''...... چارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

''جی ہاں جناب۔ میں پڑھا لکھا ہوں۔ میں نے دس جماعتیں پاس کی ہوئی ہیں اور میرا نام مائیکل ہے''...... اس نوجوان نے جواب دیا۔

''یہ تینوں کون ہیں اور تمہارے کیا لگتے ہیں''...... چارلس نے تینوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہم سب ایک علاقے سے ہیں جناب لیکن ہم رشتہ دار نہیں ہیں''...... مائیکل نے جواب دیا۔ اسی لمحے پردہ ہٹا اور دونوں ماتحت ایک بڑی سی بوری کو گھسیٹتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

''کھولو اس بوری کو اور دیکھو کیا ہے اس میں''...... چارلس نے پوچھا۔

''کھانے پینے کا سامان۔ دو سستے سے ریڈیو اور دس پہاڑی اسٹکس ہیں اور لوہے کا کچھ سامان ہے۔ یہ سارا سامان لوکل ہے جناب''...... ایک ماتحت نے بوری کھول کر اس میں موجود سامان کو باہر نکالتے ہوئے جواب دیا۔ چارلس نے آگے بڑھ کر ریڈیو اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھنے لگا۔

اس کے ذہن میں فوراً خیال آیا تھا کہ کہیں یہ ریڈیو کوئی جدید قسم کا ٹرانسمیٹر تو نہیں پھر اس نے اس کو کھول کر اس کے اندرونی نظام کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن وہ واقعی ایک عام سا ریڈیو تھا۔ ریڈیو ایک طرف رکھ کر اس نے ایک اسٹک اٹھائی اور اسے غور سے

چیک کرنے لگا۔ لیکن باوجود انتہائی غور سے دیکھنے کے اس عام سی پہاڑی اسٹک میں بھی اسے کوئی غیر معمولی بات نظر نہ آئی۔ ان اسٹکس کی ان پہاڑی علاقوں میں بے حد مانگ رہتی تھی۔ کیونکہ پہاڑوں پر چڑھنے اور نیچے اترنے میں مدد دینے کے علاوہ اس سے کسی جانور کے حملے سے بھی دفاع کیا جا سکتا تھا۔ اس نے باری باری ساری اسٹکس کا جائزہ اور دوسرے سامان کا جائزہ لیا اور پھر اس نے غذا کے بند ڈبوں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن سب کچھ عام سا تھا۔ کسی چیز میں بھی کوئی غیر معمولی پن نہ تھا۔

''ہونہہ۔ یہ تو سارے کا سارا ناکارہ سامان ہے۔ تم کہاں جا رہے ہو''...... چارلس نے مڑ کر دوبارہ مائیکل سے پوچھا۔

''کوٹان قصبے میں۔ ہم وہیں رہتے ہیں''...... مائیکل نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کارل ان چاروں کو گولیوں سے اڑا دو اور لاشیں پہاڑیوں میں پھینک دو''...... چارلس نے پیچھے ہٹ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور کارل نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑی مشین گن کا رخ ان چاروں کی طرف کر دیا۔

''ارے ارے۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں جناب۔ ہمارا قصور کیا ہے کہ آپ ہمیں موت کی سزا دے رہے ہیں''...... مائیکل نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اب بھی ہمارے شک کے دائرے میں ہو اور ہمیں جس پر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

شک ہوتا ہے اسے ہر حال میں مرنا ہوتا ہے''...... چارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ نہیں۔ ہمیں معاف کر دیں۔ آپ یہ سارا سامان اپنے پاس رکھ لیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ ہم کسی قسم کی اسمگلنگ نہیں کریں گے اور ان علاقوں کی طرف پھٹکیں گے بھی نہیں۔ ہمیں معاف کر دیں پلیز''...... مائیکل نے گڑگڑاتے ہوئے کہا تو چارلس ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تم علی عمران ہو''...... چارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

''علی عمران۔ کون علی عمران۔ میں مائیکل ہوں۔ اگر آپ کو یقین نہ آرہا ہو تو آپ ہمارے ساتھ چل کر اس بات کی تصدیق کر لیں''...... مائیکل نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تصدیق سے کیا ہو گا۔ مائیکل واقعی اسمگلنگ کے سلسلے میں دوسری طرف گیا ہو گا اور تم نے اس کی جگہ لے لی۔ اس میں تصدیق کا کیا تعلق''...... چارلس نے بھی منہ بنا کر کہا۔

''آخر آپ مجھے زبردستی وہ کیوں بنانا چاہتے ہیں جو میں نہیں ہوں۔ آپ کو جس طرح یقین آتا ہو کر لیں جو تصدیق جو ضمانت آپ چاہئیں وہ لے لیں''...... مائیکل نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم شادی شدہ ہو''...... چارلس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''نہیں''...... مائیکل نے کہا۔

''یہ تمہارا دوسری ساتھی کون ہے اور اس کا کیا نام ہے''۔ چارلس نے کہا۔

''یہ میرا دوست ہے۔ اس کا نام فلپ ہے۔ اور یہ ہمارے ملازم ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام جیری ہے اور دوسرے کا نام ٹامبو ہے''...... مائیکل نے اپنے سارے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور چارلس نے ایک طویل سانس لیا۔ اب اسے بھی یقین آ گیا تھا کہ واقعی یہ لوگ مقامی افراد ہیں۔ مائیکل کا بات کرنے کا انداز اور اس کا سہما پن اور اس کے ساتھیوں کے چہروں کا خوف اس بات کا ثبوت تھا کہ یہ کم از کم عمران اور اس کے ساتھی نہ ہو سکتے تھے۔ اس لئے ذہنی طور پر اب انہیں چھوڑ دینے کا وہ فیصلہ کر چکا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم لوگ وہ نہیں ہو جن کا ہم تم پر شک کر رہے تھے۔ کارل ان کے ہاتھ کھول دو''۔ چارلس نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا اور کارل جو ابھی تک مشین گن کا رخ ان کی طرف کئے کھڑا تھا۔ جلدی سے آگے بڑھا اس نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور ان کے عقب میں آ کر اس نے چاروں کی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑیاں کھول دی۔

''ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو اور اپنا سامان بھی لے جاؤ''۔ ڈارسی نے کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

”شکریہ جناب۔ اور جناب اگر ناراض نہ ہوں تو میں بھی کچھ پوچھ لوں“...... مائیکل نے اس بار مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ کچھ مت پوچھو۔ بس تم جاؤ۔ تم لوگوں نے میرا موڈ آف کر دیا ہے“...... چارلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”جی میں تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو ہمیں کوئی پرچہ دے دیں تاکہ آگے پھر ہمیں نہ پکڑ لیا جائے۔ آپ جیسے بڑے افسر کا پرچہ ہمارے لئے بڑے کام آئے گا جی“...... مائیکل نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اپنا ایک کارڈ دے دیتا ہوں۔ اس کارڈ کو دکھانے کے بعد کوئی تمہیں نہیں روکے گا“۔ چارلس نے کہا اور پھر اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک کارڈ نکالا اور اس پر کچھ لکھ کر دستخط کر دیئے۔

”جی بہت شکریہ جی۔ ویسے ہمارا خچر تو پہاڑیوں میں بھاگ گیا ہو گا۔ کاش ہمیں آپ جیپ میں پراگ ویلی میں پہنچا دیں۔ ورنہ تو یہ سارا سامان اٹھا کر ہم دس دن بھی پیدل چل کر وہاں نہ پہنچ سکیں گے“...... مائیکل نے کہا۔

”ہونہہ۔ تم مجھے واقعی بے حد معصوم آدمی لگ رہے ہو۔ ٹھیک ہے میں تمہاری مدد کروں گا۔ کارل جاؤ۔ انہیں اپنی جیپ پر پراگ ویلی چھوڑ آؤ۔ جاؤ۔ واقعی میری وجہ سے انہیں بے حد پریشانی اٹھانی پڑی ہے“...... چارلس واقعی مکمل طور پر ہمدردی کے موڈ میں آ گیا

تھا۔

”جی بہت شکریہ۔ آپ بہت مہربان ہیں“...... مائیکل نے کہا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو سامان اٹھانے کا کہا اور اپنا سامان اٹھا کر وہ چارلس کو سلام کر کے خیمے سے باہر نکل گئے۔

”کاش یہ عمران اور اس کے ساتھی ہوتے تو چیف میری بہترین صلاحیتوں کا یقیناً آج معترف ہو جاتا“...... چارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بے زاری اور غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے سامنے میز پر پڑی ہوئی ایک فائل اٹھائی جس پر پاکیشیا سیکرٹ سروس جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔ اس فائل میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وہ معلومات تھیں جو اس نے ذاتی طور پر پہلے سے ہی معلومات فروخت کرنے والی مختلف ایجنسیوں سے حاصل کر رکھی تھیں۔ اس نے فائل کھولی اور بے دلی سے اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

عمران اور اس کے ساتھی ڈارسی کے ہیلی کاپٹر میں موجود تھے اور ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے ٹراسکا کے انتہائی شمال میں واقع پہاڑی علاقے پر اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ان سب نے ایک بار پھر ایکریمین ماسک میک اپ کر لئے تھے۔

فراسگ اپنے چار ساتھیوں سمیت دو اسٹیشن ویگنوں میں اس پوائنٹ پر پہنچا تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ پھر فراسگ کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے فراسگ کو بے ہوش کر کے راڈز میں جکڑ دیا تھا۔ عمران نے فراسگ سے اس فیکٹری کے محل وقوع کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں لیکن وہ واقعی فیکٹری کے محل وقوع سے ناواقف تھا۔ وہ مشینری ایک مخصوص پوائنٹ پر پہنچا دیا کرتا تھا اور واپس چلا جایا کرتا تھا۔ جب عمران نے دیکھا کہ وہ واقعی فیکٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تو اس نے فراسگ کا خاتمہ کر دیا اور پھر وہ ڈارسی کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو

کر شہر کی طرف بڑھ گئے۔ راستے میں انہیں ٹرانسمیٹر پر براؤن کی کال موصول ہوئی تو عمران نے اسے بتا دیا کہ ڈارسی ماری جا چکی ہے۔

عمران نے شہر کے نواح میں ہیلی کاپٹر اتارا اور اس کے بعد وہ سب شہر پہنچ گئے۔ وہاں سے انہوں نے میک اپ کا سامان خریدا۔ اس کے ساتھ ہی اس علاقے کا تفصیلی نقشہ حاصل کرنے کے بعد عمران نے جی ٹی اے میں موجود ڈگلس سے رابطہ کیا اور پھر اس کی بتائی ہوئی وہ ایک سیف اور خالی کوٹھی میں خود ہی داخل ہو گئے۔ کوٹھی کے باہر برائے فروخت کا بورڈ موجود تھا۔ یہ کوٹھی بھی ہر لحاظ سے فرنشڈ تھی۔

عمران نے وہاں نقشے میں میکارنو کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کی مدد سے فیکٹری کا محل وقوع ٹریس کرنے کی کوشش کی اور اس کوشش کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ فیکٹری ٹراسکا کی بلیک گھوسٹ پہاڑی کے انتہائی عقب میں موجود انتہائی شمالی علاقے شوالا میں واقع ہے۔ ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کی وجہ سے یہ علاقہ عمران کے سامنے آیا تھا جس سے یہ ثابت ہو گیا تھا کہ اب تک اسے فیکٹری کے بارے میں جو معلومات ملی تھیں وہ صحیح نہیں تھیں۔ انہوں نے اسی کوٹھی میں نئے میک اپ کیے۔ شہر کی خصوصی مارکیٹ سے خاص قسم کا اسلحہ خریدا اور پھر اسی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر وہ اب شوالا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

''عمران صاحب۔ میرے خیال میں تو اب تک اس میکارنو کو الرٹ کر دیا گیا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ وہ اب ہمارا منتظر ہو گا''...... عمران نے جو پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''آپ اس سے ٹرانسمیٹر پر بات تو کریں شاید کوئی اشارہ مل جائے کہ یہ فیکٹری کہاں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ابھی نہیں۔ شوالا پہنچ کر کروں گا''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں بلند و بالا پہاڑیوں کے اندر ایک خاصے بڑے رقبے پر پھیلے ہوئے شوالا قصبے کے آثار نظر آنے لگے تو عمران نے ہیلی کاپٹر کو ایک نو تعمیر شدہ کالونی کی ایک کوٹھی کے اندر اتار دیا۔ کوٹھی کے باہر برائے فروخت کا بورڈ موجود تھا۔ چنانچہ وہ اطمینان سے اس کوٹھی کے اندر داخل ہو گئے۔ کوٹھی فرنشڈ تھی۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک کمرے میں جا کر بیٹھ گئے تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر میکارنو کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اس نے اس ٹرانسمیٹر کے ساتھ اٹیچ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ براؤن کالنگ۔ اوور''...... عمران نے براؤن کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''کون براؤن۔ شناخت کراؤ۔ اوور''...... دوسری طرف سے

ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ میکارنو کی آواز پہچان گیا تھا۔

''میں ٹارج ایجنسی کا چیف ایجنٹ ہوں براؤن۔ ڈارسی میری منگیتر تھی جسے پاکیشائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اوور''۔ عمران نے کہا لیکن اس کی نظریں اس آلے کے ڈائل پر جمی ہوئی تھیں جو اس نے ٹرانسمیٹر کے ساتھ اٹیچ کیا ہوا تھا جس پر بنے ہوئے دو مختلف لیکن چھوٹے ڈائلوں پر سوئیاں حرکت کر رہی تھیں۔

''اوہ اچھا۔ بولو۔ میں میکارنو ہوں کوبرا میزائل فیکٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر۔ اوور''...... اس بار میکارنو نے کہا۔

''مسٹر میکارنو۔ میں ڈارسی کی موت کا بدلہ ان پاکیشائی ایجنٹوں سے لینا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اب یہ پاکیشائی ایجنٹ فیکٹری پر حملہ کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے لیکن مجھے اور نہ ہی چیف کو فیکٹری کے محل وقوع کا علم ہے۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ مجھے فیکٹری کا محل وقوع بتا دیں تو میں باہر سے چیکنگ کر لوں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''سوری مسٹر براؤن۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ۔ میں یہ سیکرٹ آپ کو کسی بھی صورت میں نہیں بتا سکتا۔ ویسے آپ بے فکر رہیں۔ اول تو وہ یہاں تک کسی صورت پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر پہنچ بھی گئے تو صرف موت ہی ان کا مقدر ہو گی۔ وہ یہاں سے کسی طور پر زندہ واپس نہ جا سکیں گے۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔ اوور''۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

میکارنو نے کہا۔

''وہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں مسٹر میکارنو۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ٹاپ سیکرٹس کو بڑی آسانی سے ٹریس کر لیا کرتے ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ ایک لحاظ سے عمران اپنی تعریف خود ہی کر رہا تھا۔

''آپ ٹھیک کہہ رہے ہوں گے لیکن یہاں کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ کوبرا میزائل فیکٹری ناقابل تسخیر ہے۔ اوور''...... میکارنو نے جواب دیا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ آپ ہماری مدد نہیں چاہتے تو نہ سہی۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر جیب سے اس نے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے سامنے موجود میز پر پھیلا کر اس نے ایک کاغذ نکالا اور پھر جیب سے بال پوائنٹ نکال کر اس نے اس کاغذ پر باقاعدہ حساب کتاب شروع کر دیا۔ کافی دیر بعد اس نے نقشے پر ایک جگہ دائرہ ڈال دیا۔ جس جگہ دائرہ ڈالا گیا تھا وہ شوالا قصبے کا ہی ایریا تھا اور اس ایریئے کے اندر ٹرانگا کلب کا نام بھی نقشے میں درج تھا اور یہی ٹرانگا کلب ٹارگٹ میں آتا تھا۔

''ٹرانگا کلب کا نام لکھا ہوا ہے اس نقشے میں۔ حیرت ہے۔ اس دور دراز پہاڑی علاقے میں بھی کلب موجود ہے''...... عمران

نے نقشے کو غور سے پڑھتے ہوئے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ وہاں حقیقتاً کوئی کلب نہ ہو بلکہ یہ اس علاقے کا نام ہو۔ بعض اوقات ایسے نام بھی نام رکھ دیئے جاتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ آخر آپ نے اس قدر حتمی طور پر کیسے یہ معلوم کر لیا ہے۔ وہ آلہ جو آپ نے ٹرانسمیٹر سے اٹیچ کیا تھا کیا کوئی خاص چیز تھی''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''مطلب ہے کہ اب تم میرا مستقبل مکمل طور پر تاریک کر دینا چاہتے ہو۔ پہلے تم نے میری عام سوچ پر قبضہ کیا۔ اب اس طرف آ گئے ہو''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ٹائیگر کو تو تم خود بیٹھ کر سمجھاتے ہو لیکن اور کوئی پوچھ لے تو تمہیں اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگ جاتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کیا کروں۔ اب رقابت کی عادت ہوگئی ہے اس لئے ہر پہلو پر رقابت محسوس ہونے لگ جاتی ہے''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''عمران صاحب۔ اب تو واقعی یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ کیپٹن شکیل کے سوال کو دانستہ ٹال رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

"نہیں۔کوئی خاص بات نہیں ہے۔ اس آلے سے مجھے آواز کی لہروں کی طاقت اور فاصلے کا علم ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ سمت بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ مطلب ہے کہ یہاں سے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی پر آواز کی لہروں کی طاقت اور فاصلے کا علم ہو گیا اور سمت بھی۔ باقی حساب کتاب نقشے پر ہوا اور نتیجہ سامنے آ گیا، بس اتنی سی تو بات ہے اور تم سب نجانے کیوں میرا کباڑا کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا یہ آلہ صرف اس وقت کام کرتا ہے جب زمین پر ہو۔ کیا فضا میں یہ کام نہیں ہو سکتا جو آپ نے ہیلی کاپٹر لینڈ کرنے کے بعد اسے استعمال کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ زمین کی کشش ثقل کی بنیاد پر کام کرتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے ایسے انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

"اب یہاں بیٹھ کر باتیں کرنے کی بجائے اس ٹرانگا کلب میں چلو"...... تنویر نے قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ایسے نہیں۔ کلب میں جانے سے پہلے ہمیں اس علاقے کا جائزہ لینا پڑے گا۔ پھر وہاں ریڈ کرنے کی پلاننگ ہو سکتی ہے کیونکہ ابھی تک حتمی طور پر اس بات کا پتہ نہیں چل سکا ہے کہ آخر یہ کوبرا فیکٹری ہے کہاں پر۔ ہمیں اب تک جو بتایا گیا ہے وہ اصل فیکٹری کی لوکیشن سے یکسر ہٹ کر ہے اور جوگرڈ اور براؤن نے مجھے

فیکٹری کے بارے میں جو تفصیلات مہیا کی تھیں یا پھر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں ہمیں جو کچھ دکھائی دیا تھا وہ سب فیک تھا یا پھر پلانڈ تا کہ ہم اسی طرف بھٹکتے رہ جائیں۔ اگر اس میکارنو کی ٹرانسمیٹر لوکیشن کا پتہ نہ چلتا تو واقعی ہم بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں ہی چکراتے رہ جاتے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو کیا یہ حتمی ہے کہ میکارنو نے جہاں سے کال کیا تھا وہیں ہے کوبرا میزائل فیکٹری"...... جولیا نے کہا۔

"ہونا تو ایسے ہی چاہئے لیکن میکارنو چیف سیکورٹی آفیسر ہے ہو سکتا ہے کہ اس نے فیکٹری سے ہٹ کر کسی الگ جگہ پر اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہو اور وہیں کی کال لوکیشن کا ہمیں علم ہوا ہو"...... عمران نے کہا۔

"اس نظریئے سے دیکھا جائے تو ابھی تک ہم اس فیکٹری سے کوسوں دور ہیں"...... صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایک بار اصل لوکیشن کا پتہ چل جائے تو پھر ہم الگ الگ گروپس بنا کر فیکٹری کی طرف پیش قدمی کر سکتے ہیں ورنہ اسی طرح ایک ساتھ جڑے دوڑتے بھاگتے ہی رہ جائیں گے"۔ چوہان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہے۔ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے تو بیٹھے نہیں ہیں۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

کوشش تو کر رہے ہیں۔ اب ظاہر ہے کرانس کی ٹاپ سیکرٹ فیکٹری ہے اسے تلاش کرنا اور اس تک پہنچنا اس قدر آسان کیسے ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے''...... خاور نے کہا۔

''اوکے۔ پھر تم لوگ یہیں ٹھہرو میں اور صفدر جا کر اس کلب کا جائزہ لے آتے ہیں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیا ہم اس کوٹھی میں ہی رہیں گے۔ کسی بھی وقت یہاں کوئی آ سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کوئی آ جائے تو کوٹھی کی قیمت اسے دے کر خرید لینا۔ ہم چھٹیاں گزارنے یہاں آ جایا کریں گے''...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے۔ رقم کا بندوبست آپ کر دیں تو ہم کوٹھی خرید لیں گے''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اگر رقم مجھے ہی دینی ہوتی تو میں تم کو کیوں کہتا''...... عمران نے کہا تو ہو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ وہ دونوں وہاں سے نکل گئے اور پھر دو گھنٹوں بعد وہ دونوں واپس کوٹھی پہنچ گئے۔ عمران کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا ہوا۔ تم بہت الجھے ہوئے نظر آ رہے ہو''...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ حساب کتاب کے لحاظ سے تو ہمارا ٹارگٹ اسی قصبے میں

ہونا چاہئے لیکن اس قصبے کا جائزہ لینے کے بعد ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی۔ عام سا قصبہ ہے جہاں چھوٹے موٹے کلب بھی موجود ہیں۔ ہوٹل بھی اور بار رومز بھی لیکن یہاں مزدور طبقہ بھرا ہوا ہے اور عام سے غنڈے وہاں کام کر رہے ہیں اور ہم نے میکارنو کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن یہاں میکارنو نام کے کسی آدمی کو کوئی نہیں جانتا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ غنڈے ہماری اس طرح نگرانی کر رہے تھے جیسے انہیں خاص طور پر اس کی ہدایت دی گئی ہو۔ ان کا رویہ بھی ہمارے ساتھ نارمل نہیں تھا۔ مجھے تو بے حد غصہ آ رہا تھا لیکن مجھے آپ کی وجہ سے خاموش رہنا پڑا''۔ صفدر نے کہا۔

''ایسا ہونا عام نفسیات کے مطابق ہے۔ ظاہر ہے یہاں سیاح یا غیر ملکی تو نہیں آتے اور ہم اجنبی بھی تھے اس لئے ان کی حیرت بجا تھی اور یہی بات ظاہر کرتی ہے کہ وہ مشکوک نہیں ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر بتاؤ کہ اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ بس اب یہی صورت ہے کہ ہم واپس دارالحکومت جائیں اور وہاں کرانس کے چیف سیکرٹری سے رابطہ کر کے ان سے اس کوبرا میزائل فیکٹری کے بارے میں درست معلومات حاصل کریں''...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

بعد کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم نئے سرے سے کام کریں۔ اگر یہی کام کرنا تھا تو ہم پہلے ہی دارالحکومت چلے جاتے۔ خواہ مخواہ یہاں ٹراسکا میں خراب ہوتے رہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک صورت اور بھی ہے جس سے الجھے ہوئے معاملات یقیناً واضح ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کون سی صورت ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اماں بی کا قول ہے کہ جب تم پر معاملات واضح نہ ہوں اور کوئی دنیاوی ترکیب بھی تمہاری عقل و سمجھ میں نہ آئے تو تم اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو اور دو رکعت نفل پڑھ کر اس سے دعا کرو کہ وہ معاملات کو تم پر واضح کر دے"...... عمران نے کہا تو سب خاموش ہو گئے۔

"کس طرح معاملات واضح ہوں گے۔ کیا خواب میں ہو گا یہ سب کچھ"...... جولیا نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ کس طرح معاملات کو واضح کرے یا کوئی ایسا وسیلہ پیدا کر دے جس سے معاملات واضح ہو جائیں۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ ایسا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو سب چونک پڑے۔

"کیا ہوا"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

"تم لوگ بات چیت کرو میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"میں نے پہلی بار دیکھا ہے کہ عمران صاحب کا ذہن بھی ان کا ساتھ نہیں دے رہا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ یقیناً اپنی اماں بی کے قول پر عمل کرنے گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ تو فرار کے راستے ہیں۔ جب خود کچھ سمجھ نہیں آیا تو اماں بی کا قول یاد آ گیا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔

"صفدر عمران نے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی سے جو حساب کتاب لگایا تھا اس سے کوئی ایک خاص علاقے کا تو پتہ چلتا ہی ہو گا۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ خاص علاقہ یا جگہ کون سی ہے"...... جولیا نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ حساب کتاب کے مطابق تو یہاں ایک کلب ہے ٹرانگا کلب۔ ہم نے وہاں بھی چھان بین کی ہے لیکن وہاں سے بھی کچھ ہاتھ نہیں آیا ہے حالانکہ یہ کلب یہاں موجود دوسرے کلبوں سے بڑا ہے اور یہاں اس کا خاصا نام بھی ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"جب حساب کتاب سے یہ ٹرانگا کلب سامنے آتا ہے تو اس ٹرانگا کلب کے بارے میں کیوں نہ تفصیل سے چھان بین کی جائے"...... جولیا نے صفدر سے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

''عمران صاحب اور میں نے خاصا وقت اس کلب میں گزارا ہے۔ اس کے مینجر سے بھی ملاقات کی ہے لیکن اس کلب کا ماحول مکمل طور پر عام سی سطح کے لوگوں کا ماحول ہے۔ وہاں جو لوگ کلب کی طرف سے سیکورٹی پر مامور ہیں وہ واقعی عام سطح کے غنڈے ہیں۔ اس کلب کا مینجر ایک نامی غنڈہ ہے جو کلب کا مالک بھی ہے اور یہ کلب اسی کے نام پر ہے۔ وہاں سب اسے ماسٹر ٹرانگا کہتے ہیں لیکن ہماری معلومات کے تحت یہ ماسٹر ٹرانگا بھی عام سا غنڈہ ہے۔ عمران صاحب نے ویٹروں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن مکمل طور پر ناکامی ہوئی حتیٰ کہ عمران صاحب نے پورے کلب میں گھوم پھر کر اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ شاید کہیں سے کوئی خفیہ راستہ ہو لیکن ایسے آثار بھی نظر نہ آئے۔ اس کے بعد میں نے اور عمران صاحب نے اس کلب کے چاروں طرف گھوم پھر کر بھی جائزہ لیا لیکن بے سود۔ ایک بوڑھے ویٹر کو عمران صاحب نے کافی رقم دے کر اس سے اس کلب کی تعمیر کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ کلب چار پانچ سال پہلے بنایا گیا ہے اور یہ بوڑھا اس کی تعمیر میں بھی بطور مزدور کام کرتا رہا ہے۔ یہ جگہ عام سی تھی اور اسے باقاعدہ حکومت سے خرید کر یہاں کلب تعمیر کیا گیا ہے اور اس میں کوئی تہہ خانہ تک نہیں ہے۔ عمران صاحب نے اس ویٹر سے اپنے مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کی لیکن کوئی معمولی سا کلیو بھی نہیں مل سکا''...... صفدر نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس لئے عمران صاحب الجھ گئے ہیں۔ ویسے صفدر تمہارا ذاتی خیال کیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرا ذاتی خیال بھی یہی ہے کہ وہ فیکٹری یہاں اس کلب کے نیچے یا اس کے اردگرد نہیں ہے۔ شاید حساب کتاب میں کوئی غلطی ہوگئی ہے''...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''پھر تو واقعی واپس ہی جانا پڑے گا''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔

کچھ دیر بعد عمران واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیا ہوا۔ کیا کوئی کلیو مل گیا ہے''...... صفدر نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں کوئی ولی اللہ ہوں کہ مجھ پر الہام ہوگا۔ بس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ وہ معاملات کو ہم پر واضح کر دے اور آ گیا ہوں۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مانگنے والے کو اپنے در سے خالی نہیں بھیجتا۔ وہ بے حد رحیم و کریم ہے۔ وہ یقیناً ہمارے لئے کوئی سبب کر دے گا۔ تم سب بھی دعا کرو بس''...... عمران نے کہا۔

''تو اب کب تک ہم اس انتظار میں یہاں ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھے رہیں گے دشمن کسی بھی وقت یہ جگہ ٹریس کر کے یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ کوئی بھی معاملہ ہوسکتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

''میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ سے حساب کتاب میں ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے۔ آپ دوبارہ حساب کتاب کر کے دیکھ لیں''...... صفدر نے کہا۔

''حساب کتاب میں کوئی غلطی نہیں ہے کیونکہ میری عادت ہے کہ میں اسے دو تین بار چیک کرنے کے بعد حتمی بات کرتا ہوں۔ اس حساب کتاب کو بھی میں نے تین بار چیک کیا تھا اور سارا حساب درست تھا۔ اب تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ اس میکارنو نے یہاں ٹرانگا کلب میں آ کر کال کیا تھا اور پھر یہاں سے چلا گیا تھا۔ اس کی آخری کال لوکیشن یہی کلب ہی تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر اب یہاں بیٹھ کر انتظار کرنے کا کیا فائدہ۔ ہمیں کچھ نہ کچھ تو بہرحال کرنا چاہئے''...... تنویر نے کہا۔

''کیا کریں۔ تم بتاؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واپس چلیں اور کیا کر سکتے ہیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اطمینان سے بیٹھو۔ مجھے اللہ کی ذات پر پورا بھروسہ ہے۔ وہ ہماری رہنمائی ضرور کرے گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی چھت پر کودا ہو تو وہ سب بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میں دیکھتا ہوں''...... صفدر نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے

دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ تنویر بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر دونوں اندر داخل ہوئے تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے صفدر کے کاندھے پر ایک مقامی آدمی لدا ہوا تھا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔

''یہ آدمی چھت سے نیچے گرا ہے۔ چھت کی ایک منڈیر شاید کمزور تھی اور یہ زیادہ آگے آ گیا تھا اور اپنا توازن نہ سنبھال سکا اور نیچے گر گیا''...... صفدر نے اس آدمی کو فرش پر لٹاتے ہوئے کہا۔

اس آدمی کے سر پر زخم تھا جس میں سے خون رس رہا تھا۔

''اس کے پاس یہ آلہ تھا''...... تنویر نے ہاتھ آگے کیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مستطیل شکل کا آلہ تھا جس پر چھوٹی سی سکرین موجود تھی لیکن سکرین اس وقت تاریک تھی۔ آلے کا نچلا حصہ ٹوٹا ہوا تھا۔

''کیا تم نے چھت پر جا کر چیک کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ چھت پر اور کوئی نہیں ہے۔ یہاں کوٹھیوں کی چھتیں آپس میں ملی ہوئی ہیں یہ شاید چھتوں کے راستے آیا تھا''...... تنویر نے جواب دیا۔ عمران غور سے اس آلے کو دیکھ رہا تھا۔

''اوہ۔ تو اس آلے سے ہماری نگرانی ہو رہی تھی۔ یہ ٹرائیکل ایریو ہے۔ اس سے نکلنے والی ٹرپل ریز کی مدد سے کافی فاصلے تک اس سکرین پر لوگوں کی نقل و حرکت کو چیک کیا جا سکتا ہے''۔ عمران

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کون ہو سکتا ہے یہ''...... صالحہ نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ اب یہ خود بتائے گا۔ کوئی رسی ڈھونڈ کر لاؤ۔ اب اسے ہوش میں لانا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اس نگرانی سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ہم درست جگہ پر موجود ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اب اللہ تعالیٰ کا کرم ہونے لگا ہے۔ معاملات اب واضح ہونا شروع ہو گئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد رسی کی مدد سے اس آدمی کو کرسی پر باندھ دیا گیا۔ عمران کے کہنے پر ٹائیگر نے دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے۔

''سوائے جولیا کے باقی سب کوٹھی کو چاروں طرف سے چیک کرو۔ شاید اس کے ساتھی بھی موجود ہوں''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔ البتہ جولیا وہیں موجود رہی۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ البتہ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''کون ہو تم۔ اپنا نام بتاؤ''...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو اس آدمی نے اس طرح چونک کر عمران اور جولیا کی طرف دیکھا جیسے اسے اب احساس ہوا ہو کہ یہ دونوں بھی اس کے سامنے موجود ہیں۔

''یہ۔ یہ۔ یہ۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ یہ کیا ہوا ہے''...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں تقریباً بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''تم اس کوٹھی کی چھت پر آنے کے لئے دیوار پر چڑھے تو دیوار کی منڈیر ٹوٹ کر گر گئی اور تم بھی نیچے آ گرے۔ تمہارے سر پر زخم آ گیا اور تم بے ہوش ہو گئے اور ہم تمہیں اٹھا لائے ہیں۔ تمہارے پاس یہ ٹرائنگل ایرو موجود تھا۔ اب باقی تم سب بتاؤ اور سنو۔ اگر تم نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا''...... عمران نے میز پر رکھے ہوئے آلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''میں ساتھ والی کوٹھی کا چوکیدار ہوں۔ یہ کوٹھی برائے فروخت تھی اس لئے خالی تھی۔ میں نے اچانک اس کوٹھی سے تمہاری آوازیں سنیں تو میں حیران رہ گیا اور میں اس کوٹھی پر آ کر معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن پھر اچانک گر گیا''...... اس آدمی نے کہا تو اس بار عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

''تو تم ہمیں چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم زخمی ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں مزید تکلیف ہو لیکن تم نے ہمیں شاید احمق سمجھ لیا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک خنجر نکالا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس آدمی کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

''مم مم۔ میں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں''...... اس آدمی نے کہا۔

''یہ آلہ بھی شاید چوکیدار کے پاس ہوتا ہے۔ کیوں''...... عمران نے کہا۔

''یہ تو مجھے چھت پر پڑا ہوا ملا تھا۔ مجھے تو نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے''...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کا وہ ہاتھ جس میں خنجر تھا بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس آدمی کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا لیکن ابھی اس کی چیخ کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار اس آدمی کے حلق سے نکلنے والی چیخ پہلے سے زیادہ کربناک تھی اور اب اس کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا اور اس کی پیشانی پر ایک موٹی سی رگ ابھر آئی تھی۔

''اب تم سب کچھ بتا دو گے لیکن تمہارا ذہن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''رر رک۔ رر رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔

رک جاؤ۔ پلیز میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ مجھے مت مارو''...... اس آدمی نے تکلیف کی شدت سے دائیں بائیں سر مارتے ہوئے کہا۔

''ضرورت سے زیادہ بہادر اور چالاک بننے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں۔ رک جاؤ۔ مت مارو۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں''...... اس آدمی نے کہا۔

''سب سے پہلے اپنا نام بتاؤ''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''مم مم۔ میں رہوڈس ہوں۔ رہوڈس''...... اس آدمی نے کہا۔

''تم کب سے اور کس کے کہنے پر ہماری نگرانی کر رہے ہو۔ بولو ورنہ''...... عمران نے کہا۔

''میرا نام رہوڈس ہے۔ میرا تعلق سرکاری ایجنسی بلیک اسکائی سے ہے۔ ہمارا کام قصبے میں داخل ہونے والے ہر آدمی کی نگرانی کرنا ہے۔ جب تم لوگ قصبے میں داخل ہوئے تو ہم نے تمہاری نگرانی شروع کر دی تھی''...... اس آدمی نے کہا۔

''کیوں۔ یہاں ایسی کون سی خاص بات ہے جو تم اس طرح نگرانی کرتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''یہاں سے ہمسایہ ملک کو راستے جاتے ہیں۔ ان راستوں سے منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ ہوتی ہے اور یہ قصبہ اسمگلروں کا گڑھ ہے اس لئے ہم خفیہ طور پر ہر ایک کی نگرانی کرتے ہیں''۔ رہوڈس

نے جواب دیا لیکن عمران اس کے جواب اور انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ نہیں بول رہا۔

"ہونہہ۔ تم اب بھی جھوٹ بول رہے ہو اور مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ کو ضرب لگا دی اور کمرہ رہوڈس کی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس ضرب سے اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔ چہرے پر پسینہ کسی آبشار کی طرح بہنے لگ گیا تھا اور اس کا جسم بری طرح سے کانپنے لگا۔

"بولو۔ سچ بولو۔ سب سچ۔ اپنا اصل نام بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"رہوڈس۔ میرا نام رہوڈس ہی ہے۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں"...... رہوڈس نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ میرا تعلق سرکاری ایجنسی بلیک اسکائی سے ہے"...... رہوڈس نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ رہوڈس انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اسے اس خوفناک ضرب کھا لینے کے باوجود اپنے اعصابی نظام پر ابھی تک مکمل کنٹرول حاصل تھا اور اس بار سوال کا جواب دیتے ہوئے اس کا لہجہ ایک بار پھر تبدیل ہو گیا تھا۔ چنانچہ عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس نے مڑی ہوئی انگلی کے ہک کی ایک اور زوردار

ضرب رہوڈس کی پیشانی پر لگائی رہوڈس کا پورا جسم بندھے ہونے کے باوجود اس طرح تڑپنے لگا جیسے پانی سے نکلنے والی مچھلی پھڑکتی ہے۔ اس کی حالت یکلخت انتہائی دگرگوں ہو رہی تھی۔ اب اس کے حلق سے پوری طرح چیخ بھی نکل رہی تھی۔

"اب بتاؤ کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"بلیک اسکائی سے۔ بلیک اسکائی سے"...... رہوڈس نے چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بلیک اسکائی کیا ہے۔ کس کی تنظیم ہے۔ تفصیل بتاؤ مجھے۔ ساری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"بلیک اسکائی سرکاری تنظیم ہے۔ یہ معدنیات، اسلحہ اور منشیات کی اسمگلنگ روکنے کے لئے کام کرتی ہے"...... رہوڈس نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اسے یقین آ گیا تھا کہ رہوڈس اب جھوٹ نہیں بول رہا۔

"اس تنظیم کا انچارج کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں اس قصبے کا انچارج مورس ہے اور وہ کلاسک کلب کے عقب میں واقع رہائش گاہ میں رہتا ہے۔ وہیں اس کا آفس ہے"...... رہوڈس نے جواب دیا۔

"تمہارا کام کرنے کا کیا انداز ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں کی تمام اونچی عمارتوں پر ہم نے دور دور تک زمینی اور

فضائی نگرانی کرنے والے آلات نصب کئے ہوئے ہیں جن کا کنٹرول مورس کے پاس ہے۔ اس کی رہائش گاہ کے آپریشن روم میں چیکنگ ہوتی رہتی ہے“...... رہوڈس نے جواب دیا۔

”ہمیں کیسے چیک کیا گیا ہے اور کس کے کہنے پر“...... عمران نے پوچھا۔

”مورس کو معلوم ہو گا۔ میری ڈیوٹی اس علاقے میں ہے۔ مجھے اس نے حکم دیا تھا کہ دو عورتیں اور دس مرد ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچے ہیں اور اس کوٹھی میں بغیر کسی اجازت کے موجود ہیں۔ میں نے ان کی نگرانی کرنی ہے۔ صرف نگرانی اور وہ بھی ٹرائیکل ایرو سے اور خود کسی صورت سامنے نہیں آنا۔ جب یہ قصبے سے واپس چلے جائیں تو پھر میں نگرانی ختم کر دوں اور رپورٹ اسی صورت میں دوں جب یہ لوگ کوئی مشکوک حرکت کریں ورنہ رپورٹ کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ یہ لوگ مسلسل زیرو روم کی براہ راست نگرانی میں رہیں گے۔ ایک خصوصی آلے کے ذریعے ان کی تصویریں لے کر کمپیوٹر میں فیڈ کر دی گئی ہیں اس لئے اب یہ ان پہاڑیوں کے اندر جہاں بھی جائیں گے ان کی تصاویر آپریشن روم میں پہنچتی رہیں گی۔ چنانچہ میں ٹرائیکل ایرو لے کر ساتھ والی خالی کوٹھی میں بیٹھ گیا اور ٹرائیکل ایرو سے چیکنگ شروع کر دی۔ آپ میں سے دو آدمی کوٹھی سے چلے گئے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ دونوں ٹرانگا کلب گئے ہیں اور پھر یہ بھی واپس آ گئے ہیں۔ میں چیکنگ کر رہا تھا کہ اچانک تصویریں

مدہم آنا شروع ہو گئیں۔ میں نے سوچا کہ ٹرائیکل ایرو خراب ہو گیا ہے۔ چنانچہ میں قریب جا کر چیکنگ کروں اس لئے میں نے ملحقہ کوٹھی کی چھت سے نیچے اتر کر کسی خالی کمرے میں جانے کا سوچا اور پھر میں چھت کراس کر رہا تھا کہ چھت کا کنارہ ٹوٹ گیا اور میں باوجود کوشش کے سنبھل نہ سکا اور نیچے گرا اور بے ہوش ہو گیا“۔ رہوڈس نے اس بار تفصیل سے ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ کیا وہ لوگ تمہیں بھی چیک کر رہے ہوں گے اس وقت“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ کوٹھی کے اندر ٹرائیکل ایرو سے چیکنگ ہو سکتی ہے۔ البتہ کوٹھی کے باہر کھلے علاقے میں وہ چیکنگ کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اس ایریئے کو مسلسل اوپن رکھیں“...... رہوڈس نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر پوری قوت سے رہوڈس کی شہ رگ میں اتار دیا اور رہوڈس چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

”جولیا جا کر ساتھیوں کو بلا لاؤ۔ جلدی کرو۔ ہم سب انتہائی شدید خطرے میں ہیں“...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی کرسی سے اٹھی اور تیزی سے دوڑتی ہوئی باہر چلی گئی۔ عمران نے رہوڈس کی تلاشی لی تو اس کے کوٹ کی ایک جیب سے ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے اسے غور سے دیکھا اور پھر اپنی جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی اندر آ گئے۔ انہیں جولیا نے شاید سب کچھ بتا دیا تھا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

''عمران صاحب۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچا لیا ورنہ ہم تو بے خبری میں مارے جاتے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ نجانے انہوں نے کیوں ہم پر حملہ نہیں کیا۔ بہرحال اب جلدی سے نئے میک اپ کر لو۔ ہم نے یہاں سے جلد از جلد نکلنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہاں سے نکل کر کہاں جائیں گے اور کیا کریں گے۔ یہ سرکاری ایجنسی ہمارے خلاف کیوں کام کر رہی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اس ایجنسی کا انچارج مورس ہے اور یقیناً یہ مورس اس میکارنو سے ملا ہوا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ میں نے دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی تھی کہ وہ ہمارے لئے آسانی مہیا کر دے اور ہمیں کوئی راستہ مہیا کرے اور تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے واقعی کرم کیا اور ہمارے لئے راستہ کھول دیا ورنہ ہم مکمل طور پر اندھیرے میں گھر چکے تھے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی بزرگ ٹھیک کہتے ہیں کہ جب آدمی مکمل طور پر اپنی کوششیں کر لینے کے باوجود ناکام رہے تو اسے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہئے اور اس سے مدد مانگنی چاہئے وہ ضرور انسان کی مدد کرتا ہے۔ اب دیکھو یہ آدمی اچھا بھلا ساتھ والی کوٹھی میں موجود تھا اور ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت کی اور اس نے ہماری کوٹھی کی چھت پر آنے کا ارادہ کر لیا اور

نتیجہ سامنے ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اب تو مجھے بھی عمران کی اماں بی کے قول پر یقین آ گیا ہے''...... تنویر نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''اماں بی کا تو یہ بھی قول ہے کہ کسی کی راہ میں روڑے نہیں اٹکانے چاہئیں''...... عمران نے کہا۔

''روڑے۔ کیا مطلب۔ میں نے کس کی راہ میں روڑے اٹکائے ہیں''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''میرے اور جولیا کے درمیان تم ہی سب سے بڑے روڑے بنے ہوئے ہو جو اس بری طرح سے اٹکے ہوئے ہو کہ ہٹنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ کیوں صفدر''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

''اچھی بھلی بات کرتے ہوئے نجانے تم کیوں ٹریک سے اتر جاتے ہو''...... جولیا نے بھی منہ بنا کر کہا۔

''میں تو یہی کوشش کرتا ہوں کہ اپنا ٹریک بدل کر تمہارے ٹریک پر آ جاؤں لیکن کیا کروں۔ تمہارے ٹریک پر آتا ہوں تو تم اچھل کر دوسرے ٹریک پر چلی جاتی ہو اور ایسے ٹریک پر جہاں تنویر پہلے سے اٹینشن کھڑا ہوتا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو وہ سب ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''ٹائیگر، جوزف اور جوانا۔ تم پھر سے تیار ہو جاؤ۔ میں کسی اور

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

جگہ جانے سے پہلے ایک بار پھر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا جائزہ لینا چاہتا ہوں۔ وہاں جتنی نفری ہے اس حساب سے تو اب بھی مجھے یہی شک ہے کہ وہاں کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہم جسے ڈاجنگ پوائنٹ سمجھ رہے ہیں فیکٹری اسی علاقے میں موجود ہو"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ خیال اچانک تمہیں کیوں آیا ہے"...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"خیالات اچانک ہی ذہن میں آتے ہیں۔ بلیک گھوسٹ پہاڑیاں اس علاقے سے زیادہ دور نہیں ہیں اور ہم یہاں سے گھوم کر اس طرف جاسکتے ہیں۔ ایک بار پھر انہیں چیک کرلیا جائے تو ہوسکتا ہے کہ کوئی مثبت بات معلوم ہو جائے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہم سب چلتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ تم ایک بار پھر ڈگلس سے بات کرو۔ وہ تمہیں یقیناً نئی رہائش گاہ فراہم کر دے گا۔ بعد میں اس سے پتہ معلوم کر کے میں بھی پہنچ جاؤں گا۔ ایک بات اصل مقام کا پتہ چل جائے تب ہم سب ایک ساتھ ان ایکشن ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمیں جلد سے جلد ڈگلس سے رابطہ کر کے رہائش گاہ کا انتظام کر لینا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔ وہ سب پیدل ہی چلتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

"میرا خیال اس بار ہمیں ڈگلس سے کہنا چاہئے کہ وہ ہمیں کوئی ایسی رہائش گاہ دے دے جس میں آمدورفت کے خفیہ راستے ہوں اور ہم رات کو باقاعدہ نگرانی بھی کریں"...... صفدر نے کہا۔

"میری تجویز یہ ہے کہ ہم رات کو کوٹھی جائیں ہی نہیں۔ ہم مختلف گروپوں میں تقسیم ہو کر نائٹ کلبوں میں گھس جائیں۔ آخر ہم سیاح ہیں۔ ہمیں نائٹ کلبوں میں ڈانس دیکھنے یا رات گزارنے سے تو کوئی منع نہیں کر سکتا۔ صبح کو یہاں سے خاموشی سے نکل جائیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ اچھی تجویز ہے۔ اس طرح ہم سارے اکٹھے کسی خطرے سے دو چار ہونے سے بچ جائیں گے"۔ جولیا نے صدیقی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن صبح کو تو ہمیں ہر صورت واپس جانا ہی پڑے گا۔ اگر اس ڈگلس سے رابطہ ہو جائے تو ہم صبح کو کسی اور جگہ اکٹھے ہو کر جانے کا پروگرام بنا سکتے ہیں اور پھر عمران صاحب بھی تو وہیں پہنچیں گے۔ ڈگلس انہیں اس جگہ کا پتہ بتا دے گا جہاں وہ ہمارے ٹھہرنے کا انتظام کرے گا"...... اس بار خاور نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

"یہ واقعی بہتر رہے گا۔ لیکن اس کا کوئی فون نمبر تو ہمارے پاس نہیں ہے۔ البتہ جی ٹی اے کے ہیڈ کوارٹر فون کر کے اسے ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں اس قدر تشویش کی بھی ضرورت نہیں ہے اگر بلیک اسکائی کا مورس کوئی حرکت کرے گا تو اس سے نپٹا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ہم کسی لمبے چکر میں پھنس گئے تو پھر آسانی سے نہ نکل سکیں گے اور اگر ہم اس مورس اور اس کے بلیک اسکائی ایجنسی سے الجھے تو اس کے ذریعے ٹارج ایجنسی کو بھی ہمارا پتہ چل سکتا ہے اور پھر ڈگلس نے بھی تو کہا تھا کہ وہ ٹارج ایجنسی والوں کی نگرانی میں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اس سے بات کریں اور پھنس جائیں۔ اس لئے نائٹ کلبوں میں رات گزارنے والا آئیڈیا درست ہے"...... صدیقی نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں صدیقی کی تجویز بہتر رہے گی۔ خواہ مخواہ کسی مسئلے میں الجھنے کی بجائے بہتر یہی ہے کہ خاموشی سے یہاں نکل جائیں۔ ڈگلس سے بات کر کے ہم کوٹھی کا بندوبست کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد ہم میں سے کوئی ایک جا کر اس کوٹھی کا جائزہ لے آئے گا اور سب کلیئر ہوا تو ہم سب وہاں پہنچ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ پھر دو گروپس بنا لیتے ہیں اور پھر صبح ڈگلس کی ہی بتائی ہوئی کوٹھی میں ہی واپسی ہو گی"...... تنویر نے جلدی سے کہا۔

"پہلے ڈگلس کو فون کر لیں۔ ادھر سامنے ایک چھوٹا کلب ہے۔ وہاں چلتے ہیں۔ میں وہاں سے فون کر کے بات کر لوں گا"۔ صفدر نے کہا اور سب سر ہلاتے ہوئے سڑک پار کر کے دوسری طرف موجود کلب کی طرف بڑھنے لگے۔ کلب میں کچھ زیادہ رش نہ تھا۔ اس لئے کافی کرسیاں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ وہ سب ایک بڑی میز کی طرف بڑھ گئے۔ جبکہ صفدر ایک سائیڈ پر موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"فرمائیں سر"...... کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے نوجوان نے مسکراتے ہوئے صفدر نے مخاطب ہو کر کہا۔ صفدر چونکہ غیر ملکی میک اپ میں تھا۔ اس لئے کاؤنٹر مین کچھ زیادہ ہی خوش اخلاق بن رہا تھا۔

"فون کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ایس ٹی ڈی یا نان ایس ٹی ڈی کرنا ہے"...... کاؤنٹر بوائے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نے چونک کر پوچھا۔

''یہی دارالحکومت میں جی ٹی اے کے ہیڈ کوارٹر میں کرنا ہے''...... صفدر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اچھا۔ میں ملا دیتا ہوں۔ مجھے ان کے نمبرز معلوم ہیں۔ وہاں سیکنڈ منیجر میرا بڑا بھائی ہے''...... کاؤنٹر بوائے نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کاؤنٹر بوائے نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یہ لیں۔ بات کریں''...... کاؤنٹر بوائے نے رسیور صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''ہیلو۔ میں جیرٹ بول رہا ہوں۔ آپ کے ایک ایجنٹ مسٹر ڈگلس سے ہمارا ٹریولنگ کنٹکٹ ہے ان سے بات کرنی ہے''۔ صفدر نے ایکریمیا کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''مسٹر ڈگلس۔ اوہ اچھا۔ ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز۔ میں معلوم کرتی ہوں''...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی اور صفدر خاموش ہو کر ہال میں بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

''ہیلو۔ ڈگلس بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں''...... چند لمحوں بعد ڈگلس کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

''مسٹر ڈگلس۔ میں جیرٹ بول رہا ہوں مس جولین کا ساتھی۔ ہم لوگ اس وقت شوالا قصبے کے ایک کلب میں موجود ہیں اس

کلب کا نام کروش کلب ہے اور آپ سے فوری ملنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے آئندہ کا پروگرام تفصیل سے ڈسکس کر لیا جائے۔ کیا آپ یہاں پہنچ سکتے ہیں لیکن آنے سے پہلے یہ بتا دیں کہ کیا شوالا میں ہمارے رہنے کا کوئی انتظام ہو سکتا ہے یا نہیں''...... صفدر نے کہا۔

''جی ہاں ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے آپ کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔ مجھے آپ تک پہنچنے میں تین سے چار گھنٹے لگ جائیں گے''...... دوسری طرف سے ڈگلس کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ میں اسی کلب میں آپ کا منتظر ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''او کے۔ میں پہنچ رہا ہوں''...... ڈگلس نے جواب دیا اور صفدر نے رسیور رکھ دیا۔

''شکریہ''...... صفدر نے کاؤنٹر بوائے سے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ میز پر باقی ساتھیوں کے لئے وسکی اور جولیا کے لئے شیمپئن سرو ہو چکی تھی۔ چونکہ وہ غیر ملکی سیاحوں کے روپ میں تھے اور اس میک اپ میں ظاہر ہے شراب سے اجتناب کرنا اپنے آپ کو مشکوک بنانا تھا۔ اس لئے وہ سب ان گولیاں کی کافی مقدار ساتھ لے آئے تھے جو بظاہر تو کیلشیم کی گولیاں تھیں لیکن دراصل میں وہ گولیاں شراب کو بے ضرر کر کے عام مشروب بنا دیتی تھیں۔ اس لئے جیسے ہی جام بھر کر صفدر کے

سامنے رکھ گیا صفدر کا ہاتھ جیب میں باہر آیا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے ہاتھ جام کے اوپر پھیلایا۔ اس کی ہتھیلی میں موجود گولی جب شراب میں غائب ہوگئی تو اس نے جام کو اٹھایا اور پھر واپس رکھ دیا۔

"اسے آنے میں تین سے چار گھنٹے لگیں گے"...... صفدر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ صفدر نے اب جام اٹھا کر اس کے گھونٹ لینے شروع کر دیئے۔ وہ سب آپس میں ہلکی پھلکی باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ چار گھنٹے انہوں نے کلب میں گزارے اور پھر ٹھیک چار گھنٹوں بعد ڈگلس دروازے پر نظر آیا۔ صفدر نے اسے مخصوص اشارہ کیا تو وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا اور ایک خالی کرسی لے کر بیٹھ گیا۔

"کیا پینا پسند کریں گے آپ مسٹر ڈگلس"...... جولیا نے مہذب انداز میں پوچھا۔

"سوری مس۔ میں شراب نہیں پیتا۔ صرف لائم جوس لوں گا"۔ ڈگلس نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مڑ کر قریب موجود ویٹر کو ایک لائم جوس لانے کے لئے کہہ دیا۔

"مسٹر ڈگلس۔ اس ملک کی ٹارج ایجنسی کو نجانے کیوں ہم پر کوئی شک پڑ گیا۔ ہم ہوٹل میں موجود تھے کہ ٹارج ایجنسی کے ارکان ہمیں ہیڈ کوارٹر لے گئے"...... جولیا نے بات کا آغاز کرتے

ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع مل گئی تھی مس اور میں نے محکمہ سیاحت کے ڈائریکٹر جنرل کے ذریعے وہاں بات کی تو چیف کرنل الیگزینڈر کے نمبر ٹو مارٹرس نے مجھے بتایا کہ شک کی بنا پر ایسا کیا گیا تھا لیکن شک دور ہونے پر آپ کو واپس بھیج دیا گیا ہے۔ میں نے کوٹھی فون کیا لیکن وہاں سے کسی نے فون نہ اٹھایا۔ میں انتظار کرتا رہا اور اب مسٹر جیرٹ کی کال آ گئی۔ بہرحال میں آپ سب کی خدمت کے لئے حاضر ہوں"...... ڈگلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ڈگلس۔ صرف ٹارج ایجنسی ہی نہیں یہاں شوالا میں بلیک اسکائی ایجنسی ہے جس کا چیف مورس ہے اور وہ بھی ہمارے پیچھے پڑ گیا ہے اس لئے ہم ایسا محفوظ ٹھکانہ چاہتے ہیں جہاں نہ بلیک اسکائی ایجنسی والے پہنچ سکیں اور نہ ٹارج ایجنسی کے ایجنٹ ہمیں ٹریس کر سکیں۔ کیا آپ ہمارے لئے کسی ایسی رہائش گاہ کا بندوبست کر سکتے ہیں جہاں ہم محفوظ رہیں اور اگر وہاں بھی خطرہ ہو تو ہم وہاں موجود کسی خفیہ راستے سے نکل سکیں"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے خود اس بات کا احساس ہے کہ آپ کو ٹارج ایجنسی کی وجہ سے بے حد ڈسٹربنس ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے آپ کی فوری روانگی کے انتظامات کر لئے ہیں۔ اگر آپ کی خواہش ہو تو ہم یہاں سے ایک اور خفیہ جگہ چلے جاتے ہیں اور جس جگہ میں آپ کو لے جاؤں گا وہ جگہ آپ کی مرضی کے عین مطابق ہوگی"...... ڈگلس

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں۔ لیکن ظاہر ہے یہاں بھی نگرانی ہو رہی ہو گی ہماری''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہاں بظاہر کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن میں احتیاطاً اپنے ساتھ کلرڈ شیشوں والی اسٹیشن ویگن لے آیا ہوں اگر آپ پسند کریں تو''...... ڈگلس نے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ آپ واقعی اچھے ٹریولنگ ایجنٹ ثابت ہو رہے ہیں چلیں''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے ہینڈ بیگ کھول کر رقم نکالی اور پھر ویٹر کو بلا کر بل ادا کیا اور پھر وہ سب ایک ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ڈگلس بھی فوراً ہی ان کے پیچھے بار سے باہر آیا اور انہیں ایک کلرڈ شیشوں والی سٹیشن ویگن پر سوار کر کے وہ کلب کے کمپاؤنڈ سے باہر آ گیا۔ یہ عام سی ویگن تھی اس پر جی ٹی ایجنسی کا نام درج نہ تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ڈگلس نے جس سڑک پر ویگن موڑی۔ وہ شہر کے مضافات کی طرف جانے والی سنگل روڈ تھی جس پر ٹریفک قطعاً موجود نہ تھی اور پہلے تو اس سڑک کے اطراف میں کچے پکے مکان نظر آتے رہے۔ اس کے بعد کھیتوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔

سڑک آگے جا کر کچے راستے میں بدل گئی اور اسٹیشن ویگن اس کچے راستے پر ہچکولے کھاتی ہوئی کھیتوں کے درمیان چلتی ہوئی کافی

دور درختوں کے ایک وسیع جھنڈ کے اندر داخل ہو گئی۔ یہ درختوں کا ایک وسیع ذخیرہ تھا۔ سارے درخت باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت لگائے گئے تھے اور یہ سارے درخت عمارتی لکڑی والے تھے۔ اس ذخیرے کے عین درمیان میں ایک حویلی نما عمارت موجود تھی۔ جو رقبے کے لحاظ سے خاصی وسیع تھی لیکن تھی یک منزلہ۔ اس کا لکڑی کا بڑا سا پھاٹک بند تھا۔ ڈگلس نے اسٹیشن ویگن کو پھاٹک کے سامنے روک دیا اور پھر مخصوص انداز میں ہارن بجایا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ پھاٹک کھولنے والا ایک مقامی نوجوان تھا۔ جس کے جسم پر دیہاتی لباس تھا۔ ڈگلس اسٹیشن ویگن اندر لے گیا اور اندر داخل ہوتے ہی جولیا سمیت سارے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ عمارت کے وسیع کھلے حصے میں چار بڑے بڑے ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ چاروں ہیلی کاپٹر پر ایسے نشانات موجود تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ جی ٹی اے کے ذاتی ہیلی کاپٹر ہوں۔

''یہ ہیلی کاپٹر کیا کمپنی کی ملکیت ہیں''...... جولیا نے اسٹیشن ویگن سے نیچے اترتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ بین الاقوامی سروے ڈیپارٹمنٹ نے تین سال قبل کرانس کے پہاڑی علاقے کا سروے کیا تھا۔ جب سروے کا کام ختم ہو گیا تو انہوں نے یہ ہیلی کاپٹر فروخت کر دیئے اور ہمارے چیف نے انہیں خرید لیا۔ یہ کل چھ ہیلی کاپٹر تھے جس میں سے دو واقعی جی ٹی اے کے استعمال میں رہتے ہیں جبکہ یہ چار یہاں

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

موجود ہیں۔ انہیں ایمرجنسی میں استعمال کیا جاتا ہے“...... ڈگلس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ ڈگلس انہیں لے کر عمارت کے اندر پہنچا۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں صوفے اور کرسیاں موجود تھیں۔

”آپ یہاں تشریف رکھیں۔ میں آپ کے لئے ضروری سامان لے کر واپس آتا ہوں“...... ڈگلس نے کہا اور پھر جولیا کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا لیکن چند لمحے بعد وہ اسی نوجوان کے ساتھ دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔

”یہ کیرل ہے۔ میری واپسی تک یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ یہاں ہر چیز موجود ہے۔ کھانے پینے کا وافر سامان۔ حتیٰ کہ نیچے تہہ خانے میں جدید ترین اسلحہ بھی موجود ہے آپ جو چاہیں لے سکتے ہیں“...... اس نے کہا۔

”کافی مل جائے گی“...... اس بار صفدر نے کہا۔

”یس سر۔ میں لے آیا ہوں“...... کیرل نے کہا اور پھر وہ ڈگلس کے ساتھ ہی باہر چلا گیا۔

”ہیلی کاپٹر یہاں موجود ہونے سے ہمارے لئے واقعی سہولت ہو جائے گی۔ ان سروے کرنے والے ہیلی کاپٹروں سے ہم دور نزدیک کا آسانی سے سروے کر سکتے ہیں“...... خاور نے کہا۔

”ہاں۔ ہم سیاح ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ ہم لازماً کل ہی جائیں۔ پھر جی ٹی اے کے ہیلی کاپٹر پر ہم جائیں گے سیاحت

کرنے۔ ٹارج ایجنسی اس سے کیا ثابت کر سکے گی“...... صفدر نے جواب دیا۔

”وہ ہماری وہاں کڑی نگرانی شروع کر دے گی۔ اس طرح ہم کھل کر کام نہ کر سکیں گے“...... تنویر نے کہا۔

”وہاں کام عمران کے پہنچنے کے بعد ہی شروع ہو گا اور جہاں عمران ہو وہاں نگرانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو تنویر کے ہونٹ خود بخود بھینچ گئے۔

”اصل بات تو اس فیکٹری کو تلاش کرنا ہے۔ ایک بار فیکٹری کا پتہ چل جائے تو پھر ہمیں اسے ٹارگٹ کرنا ہے اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا“...... صدیقی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چند لمحوں بعد کیرل ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے پر کافی کی نو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ادب سے ایک ایک پیالی سب کے ہاتھ میں دی اور ٹرے لے کر واپس کمرے سے باہر چلا گیا۔ وہ سب لطف لے کر کافی سپ کرنے لگے۔ لیکن ابھی کافی ختم ہی ہوئی تھی کہ یکلخت باہر سے ایک دردناک انسانی چیخ سنائی دی اور وہ ابھی یہ آواز سن کر چونکے ہی تھے کہ یکلخت دس مشین گنوں سے مسلح افراد دوڑتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوئے۔

”خبردار اگر کسی نے حرکت کی“...... ان میں سے ایک نے چیختے ہوئے کہا جبکہ باقی افراد بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے چاروں طرف پھیل کر کھڑے ہو گئے۔ البتہ ان کی مشین گنوں کا رخ جولیا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

اور اس کے ساتھیوں کی طرف ہی تھا۔ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا نوجوان کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور تھا اور چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم اور یہ سب"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"میرا نام چارلس ہے اور میں ٹارج ایجنسی کے چیف کا نمبر ٹو ہوں۔ تم سمجھ رہے تھے کہ ٹارج ایجنسی سے بھاگ کر تم بچ جاؤ گے"...... چارلس نے انتہائی تحقیرانہ لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ تمہیں کس احمق نے ٹارج ایجنسی میں شامل کر دیا ہے۔ ہم سیاح ہیں جہاں چاہیں جائیں۔ تم کون ہو پوچھنے والے"...... اس کی بات سن کر جولیا نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سیاح۔ ہونہہ۔ تم سمجھتے تھے کہ سپیشل میک اپ کر کے تم اسی طرح سیاح بنے رہو گے۔ یہ دیکھو تمہاری اصل شکلوں کی تصویریں"...... چارلس نے اسی طرح طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس نے ہاتھ کو آگے کی طرف جھٹکا تو سفید رنگ کی ایک گیند جولیا اور اس کے ساتھیوں کے درمیان فرش پر گر کر پھٹی اور دوسرے لمحے کمرہ سفید رنگ کے تیز دھویں سے بھر گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ مل سکا اور ان کے

ذہن تاریک ہو گئے۔ پھر جب جولیا کو ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ ایک وسیع ہال نما کمرے میں لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے ساتھ کرسیوں پر اسی طرح جکڑے ہوئے تھے اور ایک آدمی باری باری سب کے بازو میں انجکشن لگاتا جا رہا تھا۔ آخری آدمی کو انجکشن لگا کر وہ تیزی سے مڑا اور ایک طرف دیوار میں موجود لوہے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ باہر جا کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"یہ ہم کہاں ہیں"...... اسی لمحے جولیا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے تنویر کی آواز سنائی دی اور جولیا نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔

"یقیناً ٹارج ایجنسی کے کسی اڈے میں ہیں۔ اوہ اوہ۔ یہ تو ڈگلس ہے۔ یہ بھی یہاں موجود ہے"...... جولیا نے آخر میں کرسی پر موجود بے ہوش ڈگلس کو دیکھتے ہوئے چونک کر کہا اور پھر ایک منٹ کے وقفے سے سارے ہوش میں آتے گئے۔ سب سے آخر میں ڈگلس ہوش میں آیا۔ وہ بھی ہوش میں آنے کے بعد حیرت بھرے انداز میں سر گھما کر انہیں دیکھ رہا تھا۔

"ڈگلس تم کیسے ان کے ہاتھ چڑھ گئے"...... جولیا نے ڈگلس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں اسٹیشن ویگن پر واپس جب شہر پہنچا تو ایک جگہ پولیس

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

گاڑیوں کے کاغذات چیک کر رہی تھی۔ میرے کاغذات درست تھے اس لئے میں بے فکر تھا لیکن جیسے ہی میں کاغذات چیک کرانے کے لئے نیچے اترا۔ ایک پولیس مین نے میری ناک پر کوئی چیز ماری اور اس کے بعد مجھے یہاں ہوش آیا ہے"...... ڈگلس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ پلاننگ کے تحت ہمیں پکڑا گیا ہے۔ لیکن یہ لوگ اس جگہ تک کیسے پہنچ گئے"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹارج ایجنسی کے لوگ ہیں عام لوگ نہیں ہیں اور پھر اپنے ملک میں ظاہر ہے ان کے ذرائع بھی زیادہ ہوں گے۔ اس لئے یہ بحث اب فضول ہے کہ کیا ہوا۔ بلکہ اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اب ہمارا اقدام کیا ہونا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ واقعی اس طرح ہم لوگ ان سے پیچھا نہ چھڑا سکیں گے۔ اس لئے میں نے دوسرا فیصلہ یہ کیا ہے کہ اب ہمارا اندر دفاعی نہیں ہوگا بلکہ جارحانہ ہوگا"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ مس جولیا۔ اب لطف آئے گا کام کرنے کا۔ سیاح بن کر تو ہم بھیڑیں بن گئے تھے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ لوہے کا دروازہ کھلا اور وہ سب کرنل الیگزینڈر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر

چونک پڑے کرنل الیگزینڈر کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ نمایاں تھی۔ اس کے پیچھے چارلس تھا اور ان دونوں کے عقب میں ایک مشین گن بردار تھا۔

"ویل ڈن چارلس۔ تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ساری ہی سیکرٹ سروس کو اکٹھا پکڑ لیا ہے۔ کاش وہ عمران بھی ان میں شامل ہوتا تو ان کی موت کا لطف دو بالا ہو جاتا"...... کرنل الیگزینڈر نے بڑے مسرت بھرے انداز میں ان سب کو دیکھتے ہوئے چارلس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف۔ یہ اپنی طرف سے تو فرار ہو کر غائب ہو گئے تھے۔ پہاڑیوں میں رک کر انہیں تلاش کرنے سے بہتر تھا کہ میں باہر نکل کر انہیں تلاش کروں چنانچہ میں نے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے گرد اپنی نفری بڑھا دی اور ہر طرف سخت چیکنگ کے احکامات دے دیئے۔ میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فائل دیکھ رہا تھا جس کے ساتھ مارٹرس کی بھی ایک رپورٹ تھی۔ میں نے اس رپورٹ کو دیکھا تو مجھے اس میں جی ٹی اے اور ڈگلس کے بارے میں علم ہوا۔ مارٹرس نے انہیں شک کی بنا پر گرفتار کیا تھا لیکن پھر ان سے پوچھ گچھ اور ان کے میک اپ چیک کرنے کے بعد انہیں کلیئر کر دیا تھا لیکن آپ کو سوئس نژاد لڑکی کی وجہ سے شک ہوا تھا کہ وہی لوگ ہیں اور آپ نے اس رہائش گاہ پر ریڈ بھی کیا تھا لیکن یہ لوگ وہاں پہنچے ہی نہیں تھے۔ ڈگلس کا نام سامنے آیا تو میں نے اس کے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر میں نے اس کی خفیہ نگرانی کرائی۔ اس کا فون ٹیپ کرایا۔ چند گھنٹے قبل ڈگلس کو شوالا سے ایک ن کیا گیا۔ جب میں نے فون کی ٹیپ سنی تو ڈگلس اور اس کے اتھ بات کرنے والے آدمی کی باتیں سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ وہی لوگ ہیں اور ایک بار پھر جی ٹی اے کی مدد لے رہے ہیں۔ لس کے سیل فون کی لوکیشن ٹریس کرنے میں دیر نہ لگی۔ اس لئے ں نے اپنے آدمیوں کو اس رہائش گاہ تک پہنچنے اور اسے گھیرنے کا م دے دیا اور دوسری طرف ڈگلس کو بھی قابو کرنے کے احکامات ے دیئے۔ ان کی رہائش گاہ پر میں نے اپنی نگرانی میں ریڈ کیا۔ ر ایک ہی آدمی تھا جسے سائیلنسر لگے ریوالور سے گولی مار دی گئی ہم نے انہیں گھیر لیا۔ چونکہ یہ خطرناک لوگ تھے اس لئے میں ، سانس روک کر ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا اٹیک کر ۔ یہ سب بے ہوش ہو گئے۔ چونکہ میرے ساتھی بھی ساتھ ہی ہوش ہو گئے تھے۔ اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر کال کر کے رے افراد منگوا لئے اور انہیں بے ہوشی کے عالم میں یہاں بلیک میں کرسیوں سے جکڑ دیا گیا۔ ہم نے ان کے میک اپ واش نے کی کوشش کی لیکن کوشش کے باوجود ہم ان کے میک اپ نہیں کر سکے ہیں لیکن اسکن چیکر مشین کے مطابق یہ بات طے لہ یہ میک اپ میں ہیں اور دوسری افسوس کی بات یہ ہے کہ بن سے چار افراد کم ہیں جن میں عمران، اس کا ایک ساتھی اور

دو سیاہ فام افراد شامل ہیں۔ بہرحال ان کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ ان سب کے ملتے ہی میں نے آپ کو رپورٹ دی اور پھر آپ کے پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی میں نے انہیں ہوش میں لانے کے انجکشن لگوا دیئے اور اب یہ اس بے بسی کے عالم میں آپ کے سامنے موجود ہیں“...... چارلس نے مکمل رپورٹ دیتے ہوئے کہا اور جولیا سمیت سب کے ہونٹ بھنچ گئے۔

”یہاں کی ٹارج ایجنسی میں سب احمقوں کو بھرتی کیا جاتا ہے پہلے ہمارے میک اپ چیک کئے گئے اور اب ہمیں یہاں لا کر قید کر دیا گیا۔ ہر بار یہی کہا جا رہا ہے کہ ہم مشکوک ہیں آخر آپ لوگوں کی تسلی کیسے ہو گی“...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”چارلس ابھی نیا آیا ہے ٹارج ایجنسی میں مس جولیانا فٹز واٹر۔ جبکہ مجھے تم لوگوں کے بارے میں ساری معلومات حاصل ہیں۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ اس عمران نے ایسا میک اپ ایجاد کر رکھا ہے جو کسی بھی کیمیکل سے صاف نہیں ہوتا صرف نمک ملے پانی سے صاف ہوتا ہے۔ چنانچہ فکر مت کرو۔ ابھی یہ چند لمحوں میں تم اصل شکلوں میں ہو گے“...... کرنل الیگزینڈر نے فاخرانہ لہجے میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

”نمک ملا پانی“...... چارلس نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ جاؤ۔ پانی میں نمک ملا کر اسے نیم گرم کرو اور تولیہ لے آؤ۔ پھر دیکھو ان کی اصل شکلیں“...... کرنل الیگزینڈر نے اسی طرح

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

فاخرانہ لہجے میں کہا اور چارلس سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ کرنل الیگزینڈر کی بات سن کر اس سب کے جسم بے اختیار کسمانے لگ گئے تھے۔ کیونکہ ظاہر ہے نمک ملے نیم گرم پانی سے ان کا میک اپ صاف ہو ہی جانا تھا اور اس کے بعد کرنل الیگزینڈر نے ان میں سے ایک ایک کے جسم میں مشین گن کے پورے برسٹ اتار دینے تھے لیکن کرسیوں کی گرفت کچھ اس قدر سخت تھی کہ سوائے کسمانے کے وہ کچھ اور کر بھی نہ سکتے تھے۔

"جناب۔ میرا کیا قصور ہے۔ مجھے کیوں پکڑا گیا ہے"۔ اچانک ڈگلس نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بھی ان کے ساتھی اور مددگار ہو۔ نانسنس"...... کرنل الیگزینڈر نے چونک کر ڈگلس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں ان کا ساتھی نہیں ہوں۔ میں تو جی ٹی اے کا ایجنٹ ہوں۔ میرا ان سے کیا تعلق۔ میری ایئر پورٹ پر ڈیوٹی تھی۔ یہ سیاح وہاں اترے تو میں نے انہیں کنٹکٹ کیا۔ یہ جی ٹی اے کی خدمات حاصل کرنے پر تیار ہو گئے۔ چنانچہ میں ان کی فرمائش پر انہیں کوٹھی میں چھوڑ گیا۔ میں نے ان کے کاغذات چیک کرائے اجازت نامہ حاصل کئے۔ اس کے بعد یہ غائب ہو گئے اور آج مجھے ان کا فون آیا اور انہوں نے کہا کہ میں ایک کلرڈ شیشوں والی ویگن لے کر شوالا میں آ جاؤں۔ چنانچہ میں وہاں آیا اور پھر

ویگن پر انہیں دوسری رہائش گاہ لے گیا۔ وہ رہائش گاہ بھی جی ٹی اے کی ملکیت ہے۔ وہاں جی ٹی اے کے ہیلی کاپٹر بھی موجود ہیں۔ انہیں وہیں چھوڑ کر میں انتظامات کرنے جا رہا تھا کہ پولیس نے مجھے بے ہوش کر دیا اور پھر میری آنکھ یہاں کھلی"...... ڈگلس نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ کرنل الیگزینڈر کوئی جواب دیتا۔ اسی لمحے چارلس ایک اور آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ دوسرے آدمی نے ایک بالٹی اٹھائی ہوئی تھی اور کاندھے پر تولیہ ڈالا ہوا تھا۔

"چارلس۔ اس جی ٹی اے ایجنٹ کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... کرنل الیگزینڈر نے چارلس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف۔ یہ جی ٹی اے کا ایجنٹ ہے۔ میں نے خود جی ٹی اے ہیڈ کوارٹر جا کر تحقیقات کی تو انہوں نے اسے اپنا باقاعدہ ایجنٹ تسلیم کیا ہے۔ میں تو اسے رہا کر دینا چاہتا تھا لیکن میں نے سوچا کہ آپ جو فیصلہ کریں"...... چارلس نے جواب دیا۔

"اس رہائشی جگہ کی تلاشی لی تھی جہاں یہ انہیں لے گیا تھا"۔ کرنل الیگزینڈر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ مگر وہاں سوائے کھانے پینے کے سامان اور جی ٹی اے کے ان ہیلی کاپٹروں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا وہ واقعی جی ٹی اے کا ہی پوائنٹ ہے انہوں نے اسے تسلیم کیا ہے"...... چارلس نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

"اوکے۔ ان سب کا میک اپ صاف کراؤ"...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور چارلس کے کہنے پر بالٹی اٹھائے ہوئے آدمی تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس آدمی نے بالٹی نیچے رکھی اور پھر تولیہ اس کے اندر موجود نمک ملے پانی میں بھگویا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کے چہرے کو بھیگے ہوئے تولئے سے رگڑنا شروع کر دیا۔ جولیا نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"باس۔ یہ میک اپ میں نہیں ہے"...... چند لمحوں کے بعد اس آدمی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور جولیا نے نہ صرف چونک کر آنکھیں کھول دیں بلکہ دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر بھی قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ واقعی اس سپیشل میک اپ کو نمک ملے پانی سے فوراً صاف ہو جانا چاہتے تھا لیکن پانی سے بھیگے ہوئے تولئے کے رگڑنے کے باوجود جولیا کا چہرہ ویسے کا ویسا ہی تھا معمولی سا فرق بھی نہ پڑا تھا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ میک اپ کیوں صاف نہیں ہوا"۔ کرنل الیگزینڈر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میک اپ ہوتا تو صاف ہوتا۔ تم لوگ نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہو۔ ایک بات تم نے اپنے ذہن میں بٹھا لی ہے کہ ہم مشکوک ہیں اور ہمارے چہرے پر میک اپ ہے اور اب اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہو"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے دکھاؤ تولیہ۔ میں خود اس کا میک اپ صاف کرتا ہوں"...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے تولئے کو اچھی طرح پانی میں بھگویا اور جولیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے واقعی تنویر کے چہرے پر تولئے کو پوری قوت سے رگڑنا شروع کر دیا۔ لیکن نتیجہ وہی نکلا جو پہلے جولیا کے چہرے پر تولیہ رگڑنے سے نکلا تھا۔

تنویر کا چہرہ بھی ویسے کا ویسے ہی تھا اور کرنل الیگزینڈر نے انتہائی غصیلے انداز میں ہاتھ میں پکڑا ہوا تولیہ فرش پر دے مارا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ جھنجلاہٹ تھی۔ بالکل اس شکاری جیسی جھلاہٹ جسے بڑی مشکل سے شکار نظر آیا ہو مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے شکار کر سکے شکار غائب ہو جائے۔

"تم الو۔ احمق۔ نانسنس۔ ڈیم فول۔ تم ان غیر ملکی سیاحوں پر خواہ مخواہ شک کر بیٹھے۔ جب تم نے چیک کر ہی لیا تھا تو پھر دوبارہ کیوں انہیں پکڑا"...... کرنل الیگزینڈر یکلخت غصے سے چیختے ہوئے چارلس پر چڑھ دوڑا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ وہ ۔وہ"...... چارلس نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے کال ہی ایسے کی تھی جیسے تم نے کوئی بڑا تیر مار لیا ہے۔ ایک تو میں پہلے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی وجہ سے پریشان ہوں اور ادھر اب محکمہ سیاحت علیحدہ ہم پر چڑھ دوڑے گا۔

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو براؤن نے ڈھیلے ہاتھوں سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ ڈارسی کو بے حد پسند کرتا تھا اس لئے اس کی موت کی خبر نے اسے انتہائی پریشان کر دیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں نمی سی آ گئی تھی۔

''ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اب اس عمران کو لازماً ہلاک ہونا پڑے گا۔ لازماً ہلاک ہونا پڑے گا''...... چیف سیکرٹری نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا لیکن براؤن خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور وہ مسلسل میز پر نظریں جمائے بیٹھا ہوا تھا۔

''مجھے ڈارسی کی موت پر بے حد افسوس ہے براؤن۔ مجھے حقیقتاً یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے کسی نے میرے دل پر گھونسا مار دیا ہو۔ میں اس کی آواز سے دھوکا کھا گیا۔ میں یہی سمجھ رہا تھا کہ ڈارسی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ میرے لئے یہ بہت بڑی خوشخبری تھی۔ مگر افسوس۔ صد افسوس''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''میں نے ڈارسی کو بے حد سمجھایا تھا چیف۔ کاش وہ میری بات مان جاتی۔ بہرحال اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ اب وہ زندہ تو نہیں ہو سکتی ہے''...... براؤن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تم اسے پسند کرتے تھے۔ وہ تمہاری منگیتر تھی۔ کیا تم عمران سے ڈارسی کی موت کی انتقام نہیں لو گے''...... چیف نے کہا۔

''نو چیف۔ میں احمق نہیں ہوں۔ میں عمران سے انتقام نہیں لے سکتا اور پھر انتقام کیسا چیف۔ آپ نے سنا نہیں عمران بتا رہا تھا کہ ڈارسی اس کی ساتھی لڑکی سے باقاعدہ لڑتی ہوئی ماری گئی ہے''...... براؤن نے کہا۔

''جھوٹ ہے یہ۔ وہ بکواس کر رہا ہے۔ ڈارسی اور روڈس دونوں انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دونوں بیک وقت کسی عورت سے لڑائی میں مار کھا جائیں۔ یہ ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن''...... چیف سیکرٹری نے گرجتے ہوئے کہا۔

''نو چیف۔ میں عمران کو بخوبی جانتا ہوں۔ وہ جھوٹ بولنے والا آدمی نہیں ہے۔ بہرحال اگر میرا اور عمران کا اپنے ملک کی خاطر مقابلہ ہوا تو میں اسے بتا دوں گا کہ ڈارسی کی موت کا ردعمل کیا ہوتا ہے''...... براؤن نے کہا۔

''تو کیا یہ مشن کرانس کا نہیں ہے''...... چیف نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں چیف۔ یہ کرانس کا مشن نہیں ہے۔ یہ کافرستان کا مشن ہے۔ یہ بات طے ہے بلکہ آپ اسے مشن تھا کہیں، کیونکہ اب تک وہ کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کی جا چکی ہو گی یا بہرحال کر دی جائے گی''...... براؤن نے کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

"نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے براؤن۔ اگر ایسا ہوا تو ہم سب کا کورٹ مارشل کر دیا جائے گا"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"آپ سمجھ نہیں رہے ہیں۔ کافرستان نے ہمارے کاندھے پر بندوق رکھ کر انہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے چیف۔ کافرستانی صرف ان کے خوف کی وجہ سے کرانس میں فیکٹری قائم کر رہے تھے ورنہ انہیں کرانس کی امداد لینے کی کیا ضرورت تھی۔ بہرحال آپ پرائم منسٹر صاحب کو بتا دیں کہ فیکٹری کے سیکورٹی انچارج میکارنو کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ اگر وہ مداخلت نہ کرتا تو ڈارسی کو اسے وہاں ان کے پوائنٹ پر لے جانے کی ضرورت نہ پڑتی اور وہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیتی"۔ براؤن نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن میں کیا کروں اور میرے پاس تو اس سلسلے میں کوئی اطلاع ہی موجود نہیں ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"اطلاع بھی پہنچ جائے گی۔ مجھے اجازت دیں۔ میں اب اپنی رہائش گاہ پر جانا چاہتا ہوں"...... براؤن نے اٹھتے ہوئے کہا اور چیف کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"براؤن درست کہتا ہے۔ یہ لوگ واقعی حد درجہ خطرناک ہیں لیکن میں انہیں کرانس سے زندہ واپس نہ جانے دوں گا چاہے کچھ

بھی کیوں نہ ہو جائے۔ مجھے پاور گروپ کو بھول کر ٹارج ایجنسی کے چیف سے بات کرنی چاہئے۔ پاور گروپ اور ڈارسی کی ہلاکت کا وہی اب انتقام لے گا۔ یہ براؤن تو حد درجہ بزدل ثابت ہوا ہے۔ اب کرنل الیگزینڈر ہی ان کی ہلاکت کا انتظام کرے گا۔ ایسا انتظام کہ وہ کسی بھی صورت میں یہاں سے زندہ بچ کر نہ جا سکیں۔ اگر وہ بچ گئے تو یہ میری نہیں کرانس کی ناکامی ہو گی اور میں کرانس کا چیف سیکرٹری ہوں اس لئے میں یہ ناکامی برداشت نہیں کر سکتا۔ کسی طور پر برداشت نہیں کر سکتا ہوں"...... چیف سیکرٹری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور تیزی سے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف سیکرٹری کالنگ کرنل الیگزینڈر۔ اوور"۔ چیف سیکرٹری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کرنل الیگزینڈر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کرنل الیگزینڈر کی آواز سنائی دی۔

"الیگزینڈر۔ میری بات دھیان سے سنو۔ اوور"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور پھر اس نے کرنل الیگزینڈر کو ساری تفصیل بتا دی۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی ایجنسی کو اور زیادہ فعال کرو اور اپنی پوری قوت ان ایجنٹوں کو تلاش کرنے اور انہیں ہلاک کرنے پر لگا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دو۔ انہیں کسی بھی صورت میں فیکٹری اور میزائل اسٹیشن تک نہ پہنچنے دو اور جیسے بھی ممکن ہو انہیں ہلاک کر دو۔ ان کی ہلاکت اب کرانس کے لئے اہم حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ انہیں اب ہر حال میں ہلاک ہونا ہی پڑے گا اور یہ کام اب تم اور تمہاری ایجنسی کرے گی۔ اپنے تمام سیکشنوں کو ہدایات کر دو اور فیکٹری کی حفاظت کا بھی فل چارج لے لو۔ میں ابھی یہ سارے احکامات تحریری طور پر جاری کر کے تمہارے ہیڈ کوارٹر بھیج رہا ہوں۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ایسا جال پھیلایا ہوا ہے کہ وہ اس جال سے کسی بھی صورت میں بچ نہ سکیں گے۔ ڈارسی نے ہر قدم پر حماقت کا ثبوت دیا ہے۔ وہ مجھ سے کریڈٹ لے جانے کے چکر میں رہتی تھی جس کا عمران اور اس کے ساتھیوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ میں اور میری ایجنسی ان کا شکار کھیلنے اور انہیں موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے پوری طرح سے تیار ہیں۔ اوور''...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

''گڈ شو۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ ریئلی گڈ شو۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے کرنل الیگزینڈر کو چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر دوسری فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

''ہیلو ہیلو۔ چیف سیکرٹری کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے دوسری طرف بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میکارنو اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی فیکٹری کے چیف سیکورٹی آفیسر میکارنو کی آواز سنائی دی۔

''سنو میکارنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ تمہارے پوائنٹ سے زندہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے پاور گروپ کے آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور ڈارسی بھی ہلاک ہو گئی ہے۔ اس لئے تم نے اب ریڈ الرٹ رہنا ہے۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''اوہ۔ اسی لئے پوائنٹ پر کوئی کال رسیو نہیں کر رہا۔ لیکن یہ کیسے ہوا۔ مجھے تو مادام ڈارسی نے ٹرانسمیٹر کال پر بتا دیا تھا کہ اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوور''...... میکارنو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا ڈارسی نے خود بات کی تھی۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے چونک کر اور حیرت سے کہا۔

''یس چیف۔ میں نے ان سے ٹرانسمیٹر پر خود بات کی تھی۔ پہلے ان کے نائب نے بات کی پھر مادام ڈارسی نے خود بات کی تھی۔ اوور''...... میکارنو نے جواب دیا۔

''نہیں۔ ابھی چند لمحے پہلے میرے ایک ایجنٹ کی عمران سے بات ہوئی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ڈارسی نے غلط بیانی کی ہو۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بہرحال میں نے ٹارج ایجنسی کو الرٹ کر دیا ہے۔ اب وہ خود ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو سنبھال لے گی لیکن بہرحال تم نے بھی محتاط رہنا ہے۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں سر۔ اول تو فیکٹری تک وہ لوگ پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر کسی طرح پہنچ بھی گئے تو پھر موت ان کا یقینی مقدر بن جائے گی۔ اوور“...... میکارنو نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”تم نے ان کی لاشیں اٹھوانے کے لئے تو کسی کو کہا ہو گا۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

”یس سر۔ فراسگ کو میں نے حکم دے دیا تھا کہ وہ ان لوگوں کی لاشیں پوائنٹ سے اٹھوا کر کرانس بھجوانے کا انتظام کرے۔ اوور“...... میکارنو نے جواب دیا۔

”کیا یہ فراسگ فیکٹری کا محل وقوع جانتا ہے۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے پوچھا۔

”نو سر۔ اس کے ذریعے مشینری ضرور منگوائی جاتی ہے لیکن یہ مشینری وہ ایک خصوصی پوائنٹ پر پہنچا دیا کرتا تھا اس کے بعد اس پوائنٹ سے میں خود مشینری کو فیکٹری لے جاتا تھا۔ اوور“...... میکارنو نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اس پوائنٹ سے فیکٹری قریب ہے۔ اوور“...... چیف نے کہا۔

”نہیں جناب۔ ایسا نہیں ہے۔ میں نے اسی بات کو ذہن میں

رکھ کر یہ خصوصی پوائنٹ بنایا تھا کہ اگر کوئی اس پوائنٹ تک پہنچ بھی جائے تو وہ یہی سمجھے کہ فیکٹری قریب ہی ہو گی لیکن فیکٹری قریب نہیں ہے بلکہ کافی دور ہے۔ اوور“...... میکارنو نے جواب دیتے ہوئے کہا

”اوکے۔ بہرحال اب تم نے خود ہی الرٹ رہنا ہے۔ اوور“...... چیف نے کہا۔

”آپ بتائیں اصل پریشانی کیا ہے۔ اوور“...... میکارنو نے پوچھا۔

”میرے نزدیک کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن کی حفاظت اہم ہے اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”ٹارج ایجنسی کے ساتھ مل کر میں ان سب کو ختم کر دوں گا چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ اوور“...... میکارنو نے کہا۔

”اوکے۔ اوور اینڈ آل“...... چیف سیکرٹری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ویران اور خشک پہاڑیوں کا سلسلہ دور تک پھیلا ہوا تھا۔ یہ پہاڑیاں اس قدر خشک اور ویران تھیں کہ وہاں کوئی درخت تو ایک طرف گھاس کی ایک پتی بھی نظر نہ آتی تھی۔ بس خشک اور جلے ہوئے رنگ کے پتھر ہی پتھر ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ اسی طرح کی ایک پہاڑی کی چوٹی پر اس وقت پہاڑی پتھروں کے رنگ کا ایک چھوٹا سا خیمہ نصب تھا۔ جس میں کرنل الیگزینڈر کے علاوہ ان کے دو ماتحت بھی موجود تھے۔ اس کے یہ دونوں ماتحت مارٹرس اور پیوٹن کی جگہ وہاں پہنچے تھے اور چیف الیگزینڈر نے انہیں اپنا نمبر ٹو اور نمبر تھری بنا لیا تھا۔

ان میں سے ایک کا نام چارلس تھا جس نے مارٹرس کی جگہ لی تھی اور دوسرا اس کا ساتھی سموئیل تھا جسے اس نے چارلس کے بعد نمبر تھری کا گریڈ دیا تھا۔ ڈارمن اور پراڈ اپنے کام میں لگے ہوئے تھے وہ اصل فیکٹری کے عقبی اور پرانے حصے میں ایسی سیٹنگ کر

رہے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر وہاں پہنچ بھی جاتے تو وہ یا تو اس نقلی فیکٹری کو تباہ کر کے نکل جاتے یا پھر اس فیکٹری میں وہ ان کے بچھائے ہوئے جال میں پھنس کر ہمیشہ کی نیند سو جاتے۔ انہیں کام مکمل کرنے میں چونکہ وقت لگ سکتا تھا اس لئے کرنل الیگزینڈر نے اپنی ایجنسی کے ان دو ٹاپ ایجنٹوں کو اپنے ساتھ رکھ لیا تھا جو ذہانت، تیزی، فوری فیصلہ کرنے اور ہر قسم کی سچویشن کو ڈیل کرنے میں مارٹرس اور پیوٹن سے کم صلاحیتوں کے مالک نہ تھے۔ کرنل الیگزینڈر نے ان دونوں کو اب تک کی ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا تھا اور چارلس اور اس کے ساتھی سموئیل نے اپنے کارندوں کو ہر طرف پھیلا دیا تھا جو پہاڑیوں کے ایک ایک حصے پر تعینات تھے اور چارلس کو لمحے لمحے کی رپورٹ دے رہے تھے۔

”ہمارا اصل کام اس کوبرا میزائل فیکٹری کے گرد موجود رہنا ہے۔ ایسا نہ ہو ہم پہاڑیوں کے پتھروں کو ہی گھورتے رہ جائیں اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن تک پہنچ جائے“...... کرنل الیگزینڈر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”چیف۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ میں نے یہاں ان لوگوں کو چیک کرنے کا ایسا انتظام کیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی تو ایک طرف کوئی چھوٹا سا پرندہ بھی ہماری نظروں سے نہ بچ سکے گا“۔ چارلس نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

”ہونہہ۔ تم دونوں نے چیف سیکرٹری کی ساری باتیں سنی ہیں نا کہ کس طرح اس عمران اور اس کے ساتھیوں نے ڈارسی اور اس کے پورے گروپ کو ہی ختم کر کے رکھ دیا ہے اور چیف سیکرٹری صاحب جب مجھ سے بات کر رہے تھے تو وہ بھی خاصے سہمے ہوئے اور پریشان معلوم ہو رہے تھے انہوں نے مجھے سختی سے حکم دیا ہے کہ میں پاکیشائی ایجنٹوں کو کچلنے کے لئے اپنی ساری قوت لگا دوں اور انہیں کسی بھی طرح فیکٹری تک نہ پہنچنے دوں“...... کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

”یس چیف۔ یہ ساری حماقت ڈارسی کی ہی تھی۔ اسے چاہئے تھا کہ اس کے ساتھیوں نے اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا تھا تو وہ انہیں فوراً گولیاں مار دیتے لیکن یہ مادام ڈارسی خود کو ضرورت سے زیادہ ہوشیار سمجھتی ہے۔ اس نے یقیناً انہیں پوچھ گچھ کرنے اور ان کے میک اپ صاف کرنے میں وقت ضائع کیا ہو گا جس کے نتیجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو موقع مل گیا اور وہ ڈارسی اور اس کے ساتھیوں پر حاوی ہو گئے“...... سموئیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جو بھی ہے۔ یہ بات طے ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے لئے بھی آسان ٹارگٹ نہیں ہوں گے“...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل الیگزینڈر کوئی بات کرتا۔ اچانک میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی

آواز برآمد ہوئی اور کرنل الیگزینڈر اور چارلس اور سموئیل دونوں چونک پڑے۔

”ہیلو ہیلو۔ کراؤ کالنگ۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ چارلس کا ساتھی تھا جو پہاڑیوں میں اپنے گروپ سمیت موجود تھا۔

”یس چارلس اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... چارلس نے بٹن دباتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اور کرنل الیگزینڈر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”باس۔ بلیک گھوسٹ پہاڑی کے دامن میں چار افراد بڑے پراسرار انداز میں حرکت کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اوور“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور یہ رپورٹ سن کر چارلس اور سموئیل کے ساتھ ساتھ کرنل الیگزینڈر بھی چونک پڑا۔

”اوہ۔ کیا تفصیل ہے ان کی۔ اوور“...... چارلس نے بے اختیار چیختے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

”باس۔ وہ چاروں مقامی افراد ہیں۔ ایک خچر پر انہوں نے سامان لادا ہوا ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ان کے قدوقامت کیسے ہیں۔ اوور“...... چارلس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

”ان میں سے دو بے حد قوی ہیکل جسامت کے سیاہ فام ہیں جبکہ دو عام افراد ہیں۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

الیگزینڈر اور ان دونوں کے چہرے کراڈ کی یہ بات سن کر بے اختیار چمک اٹھے۔

”وہ اس وقت کہاں موجود ہیں۔ اوور“...... چارلس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

”وہ اس وقت ساتویں پہاڑی کے دامن میں ہیں اور ان کا رخ دسویں پہاڑی کی طرف ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ اوہ۔ انہیں فوراً گرفتار کر لو۔ فوراً۔ اور پھر مجھے رپورٹ کرو اوور اینڈ آل“...... چارلس نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

”مجھے یقین ہے چیف۔ یہی لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اب یہ میرے ہاتھوں سے بچ کر نہ جا سکیں گے“...... چارلس نے تیز تیز اور انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ان دو قوی ہیکل سیاہ فام افراد کا اشارہ تو یہی بتا رہا ہے۔ لیکن تم نے انہیں فوری طور پر گولی مار دینے کا حکم دینا تھا۔ گرفتار کرنے کا کیا مطلب ہے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں“۔ کرنل الیگزینڈر نے کہا۔

”اوہ نہیں چیف۔ میں ان کو آسان موت نہیں مرنے دوں گا۔ میں انہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔ میں انہیں بتا دوں گا کہ ٹارج ایجنسی کے سامنے ان کی کیا حیثیت ہے“...... چارلس نے کہا۔

”کیا آپ ہمارے ساتھ چلیں گے چیف“...... سموئیل نے کرنل

الیگزینڈر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ مجھے یہاں سے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں پراڈ اور ڈارمن جو نقلی فیکٹری بنا کر ان کے لئے جال بچھا رہے ہیں۔ میں یہاں رک کر ان کا انتظار کروں گا۔ میری اطلاع کے مطابق ان افراد کی تعداد دو عورتوں سمیت بارہ ہے جبکہ کراڈ نے صرف چار افراد کی رپورٹ دی ہے۔ اگر چار افراد یہاں ہیں تو پھر باقی آٹھ افراد کہاں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے دو گروپ بنا لئے ہوں۔ ان کا ایک گروپ بلیک گھوسٹ پہاڑی کی طرف گیا ہو تا کہ ہم ان کی طرف متوجہ ہو جائیں اور دوسرا گروپ یہاں راستہ کلیئر دیکھ کر آ دھمکے اور فیکٹری تک پہنچ جائے۔ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ ہے جس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کب کیا کر جائیں۔ اس لئے میرا یہاں رہنا ضروری ہے اور سموئیل میرے ساتھ رہے گا۔ تمہارا الگ گروپ ہے۔ تم اپنے گروپ کے ساتھ جا کر ان افراد کا شکار کھیلو“...... کرنل الیگزینڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ جیسا آپ کا حکم“...... چارلس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ خیمے سے نکل کر باہر آیا اور تیز تیز چلتا ہوا ایک پہاڑی کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ پہاڑی کی طرف گھومتا ہوا دوسری جانب آ گیا۔ یہاں بھی چند خیمے نصب تھے اور یہاں مسلح افراد کی کثیر تعداد دکھائی دے رہی تھی۔ چارلس ان کے درمیان سے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

گزرتا ہوا ایک خیمے میں آ گیا جہاں اس کا ایک اسسٹنٹ روگرڈ اور اس کا ایک ساتھی موجود تھا۔ وہ ایک مستطیل شکل کی مشین کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ روگرڈ کے کانوں پر ہیڈ فون چڑھا ہوا تھا جبکہ دوسرا آدمی اس کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔ چارلس کو دیکھ کر وہ دونوں فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ روگرڈ نے کانوں سے ہیڈ فون ہٹا لیا۔

”روگرڈ تم اور کارل جیپ لے کر جاؤ اور جب کراڈ انہیں گرفتار کر لے تو انہیں حفاظت سے یہاں لے کر آؤ۔ میں ان لوگوں سے یہیں ملنا پسند کروں گا“...... چارلس نے اپنے دونوں ماتحتوں سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس باس“...... دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا اور تیزی سے پردہ ہٹا کر باہر نکل گئے۔ چارلس کرسی پر خاموش بیٹھ گیا۔

”اب میں دیکھوں گا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس طرح سے میرے ہاتھوں سے بچ کر نکلتے ہیں۔ میں نے چیف سے وعدہ کیا ہے میں چیف کے سامنے اب ان سب کی لاشیں ہی لے کر جاؤں گا“...... چارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد مشین سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلنے لگی تو اس نے آگے بڑھ کر ہیڈ فون کانوں پر چڑھایا اور مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔

”ہیلو ہیلو۔ کراڈ کالنگ۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر سے ایک آواز نکلنے لگی۔

”یس۔ چارلس اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور“...... چارلس نے بٹن آن کرتے ہوئے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

”باس۔ ان چاروں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ واقعی مقامی افراد ہیں۔ ان کے پاس اسمگلنگ کا سامان ہے۔ اوور“...... دوسری طرف سے کراڈ نے جواب دیا تو چارلس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”اسمگلنگ میں کون سا سامان ہے۔ منشیات یا اسلحہ۔ اوور“۔ چارلس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”نو باس۔ ان کے پاس اسلحہ نہیں ہے۔ عام سا سامان ہے۔ اوور“...... کراڈ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ کیا تم نے ان سب کے میک اپ چیک کئے ہیں۔ اوور“...... چارلس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

”یس باس۔ ہم نے ان کے میک اپ صاف کرنے کے لئے سپیشل میک اپ واشر کا استعمال کیا ہے لیکن میک اپ واشر نے بھی انہیں اوکے کر دیا ہے۔ اوور“...... کراڈ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ روگرڈ اور کارل کو میں نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ ان کے ساتھ انہیں یہاں میرے پاس بھجوا دو۔ میں خود چیکنگ کروں گا۔ اوور“...... چارلس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ اوور“...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”ان کا سامان بھی ساتھ ہی بھجوانا اور سنو۔ تم سب اسی طرح

نگرانی جاری رکھو اوور اینڈ آل''...... چارلس نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کر خیمے میں ہی ٹہلنے لگا۔ ان لوگوں کی اطلاع ملنے پر اس کے چہرے پر جو جوش وخروش پیدا ہوا تھا وہ کراڈ کی دوسری رپورٹ پر یکسر ختم ہو گیا تھا۔

''ان لوگوں کو اب تک یہاں پہنچ جانا چاہیے تھا یا پھر شاید میرا یہ سوچنا ہی غلط ثابت ہوا ہے۔ وہ لوگ اس طرف سے آئیں گے ہی نہیں''...... چارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت کافی ذہنی الجھن کا شکار ہو رہا ہے پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد اسے دور سے ایک جیپ کی آواز سنائی دی اور وہ چونک کر پہلے دروازے کی طرف بڑھا لیکن پھر اس نے باہر جانے کا ارادہ بدل دیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا۔ تھوڑی دیر بعد پردہ ہٹا اور سب سے پہلے اس کا ایک ماتحت اندر داخل ہوا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو کر کھڑا ہو گیا۔

دوسرے ہی لمحے خیمے میں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے چار افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے دو واقعی دیوہیکل سیاہ فام آدمی تھے۔ جبکہ باقی دو عام افراد تھے۔ ان کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور چہروں پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ ان کی داڑھیاں بڑھی ہوئی تھیں اور اس کے گندے اور میلے بال بری طرح الجھے ہوئے تھے۔ ان کے جسموں پر موٹے کپڑے کے

مخصوص لباس موجود تھے۔ لباس بھی کچھ زیادہ صاف نہ تھے۔ ان کے پیچھے اس کا دوسرا ماتحت تھا۔ جس نے انہیں ایک طرف کھڑے ہونے کا حکم دیا اور وہ چاروں ایک قطار کی صورت میں کھڑے ہو گئے۔

''ان کا سامان کہاں ہے''...... چارلس نے اپنے ماتحتوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''باہر موجود ہے باس''...... ایک نے جواب دیا۔

''اسے بھی اٹھا لاؤ''...... چارلس نے کہا اور دونوں ماتحت سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئے۔ چارلس نے اٹھ کر ان کی طرف بڑھا۔

''تو تم اسمگلر ہو۔ کیوں''...... چارلس نے ہونٹ چباتے ہوئے ان سب کو انتہائی غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں جناب۔ اگر ہم اسمگلنگ نہ کریں تو بھوکے مر جائیں۔ یہاں پہاڑیوں میں تو کوئی محنت مزدوری کا کام بھی نہیں ہے۔ یہاں تو سب یہی کام کرتے ہیں۔ آج سے نہیں صدیوں سے اور جناب یہاں کے سب حکام کو بھی معلوم ہے لیکن وہ صرف اسلحہ اور منشیات تو پکڑتے ہیں۔ دوسرے کسی سامان کو نہیں پکڑتے لیکن آج پہلی بار ہمیں باقاعدہ گرفتار کیا گیا ہے''...... ایک طرف کھڑے نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور چارلس اسے غور سے دیکھنے لگا۔

''مجھے تم کافی سمجھدار اور پڑھے لکھے لگتے ہو۔ کیا نام ہے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

تمہارا''...... چارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

''جی ہاں جناب۔ میں پڑھا لکھا ہوں۔ میں نے دس جماعتیں پاس کی ہوئی ہیں اور میرا نام مائیکل ہے''...... اس نوجوان نے جواب دیا۔

''یہ تینوں کون ہیں اور تمہارے کیا لگتے ہیں''...... چارلس نے تینوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہم سب ایک علاقے سے ہیں جناب لیکن ہم رشتہ دار نہیں ہیں''...... مائیکل نے جواب دیا۔ اسی لمحے پردہ ہٹا اور دونوں ماتحت ایک بڑی سی بوری کو گھسیٹتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

''کھولو اس بوری کو اور دیکھو کیا ہے اس میں''...... چارلس نے پوچھا۔

''کھانے پینے کا سامان۔ دو سستے سے ریڈیو اور دس پہاڑی اسٹکس ہیں اور لوہے کا کچھ سامان ہے۔ یہ سارا سامان لوکل ہے جناب''...... ایک ماتحت نے بوری کھول کر اس میں موجود سامان کو باہر نکالتے ہوئے جواب دیا۔ چارلس نے آگے بڑھ کر ریڈیو اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھنے لگا۔

اس کے ذہن میں فوراً خیال آیا تھا کہ کہیں یہ ریڈیو کوئی جدید قسم کا ٹرانسمیٹر تو نہیں پھر اس نے اس کو کھول کر اس کے اندرونی نظام کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن وہ واقعی ایک عام سا ریڈیو تھا۔ ریڈیو ایک طرف رکھ کر اس نے ایک اسٹک اٹھائی اور اسے غور سے

چیک کرنے لگا۔ لیکن باوجود انتہائی غور سے دیکھنے کے اس عام سی پہاڑی اسٹک میں بھی اسے کوئی غیر معمولی بات نظر نہ آئی۔ ان اسٹکس کی ان پہاڑی علاقوں میں بے حد مانگ رہتی تھی۔ کیونکہ پہاڑوں پر چڑھنے اور نیچے اترنے میں مدد دینے کے علاوہ اس سے کسی جانور کے حملے سے بھی دفاع کیا جا سکتا تھا۔ اس نے باری باری ساری اسٹکس کا جائزہ اور دوسرے سامان کا جائزہ لیا اور پھر اس نے غذا کے بند ڈبوں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن سب کچھ عام سا تھا۔ کسی چیز میں بھی کوئی غیر معمولی پن نہ تھا۔

''ہونہہ۔ یہ تو سارے کا سارا ناکارہ سامان ہے۔ تم کہاں جا رہے ہو''...... چارلس نے مڑ کر دوبارہ مائیکل سے پوچھا۔

''کوٹان قصبے میں۔ ہم وہیں رہتے ہیں''...... مائیکل نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کارل ان چاروں کو گولیوں سے اڑا دو اور لاشیں پہاڑیوں میں پھینک دو''...... چارلس نے پیچھے ہٹ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور کارل نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑی مشین گن کا رخ ان چاروں کی طرف کر دیا۔

''ارے ارے۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں جناب۔ ہمارا قصور کیا ہے کہ آپ ہمیں موت کی سزا دے رہے ہیں''...... مائیکل نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تم اب بھی ہمارے شک کے دائرے میں ہو اور ہمیں جس پر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

شک ہوتا ہے اسے ہر حال میں مرنا ہوتا ہے''...... چارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

''نہیں۔نہیں۔ہمیں معاف کر دیں۔آپ یہ سارا سامان اپنے پاس رکھ لیں۔ہم وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ ہم کسی قسم کی اسمگلنگ نہیں کریں گے اور ان علاقوں کی طرف پھٹکیں گے بھی نہیں۔ہمیں معاف کر دیں پلیز''...... مائیکل نے گڑگڑاتے ہوئے کہا تو چارلس ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تم علی عمران ہو''...... چارلس نے غراتے ہوئے کہا۔

''علی عمران۔کون علی عمران۔میں مائیکل ہوں۔اگر آپ کو یقین نہ آرہا ہو تو آپ ہمارے ساتھ چل کر اس بات کی تصدیق کر لیں''...... مائیکل نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تصدیق سے کیا ہو گا۔مائیکل واقعی اسمگلنگ کے سلسلے میں دوسری طرف گیا ہو گا اور تم نے اس کی جگہ لے لی۔اس میں تصدیق کا کیا تعلق''...... چارلس نے بھی منہ بنا کر کہا۔

''آخر آپ مجھے زبردستی وہ کیوں بنانا چاہتے ہیں جو میں نہیں ہوں۔آپ کو جس طرح یقین آتا ہو کر لیں جو تصدیق جو ضمانت آپ چاہئیں وہ لے لیں''...... مائیکل نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم شادی شدہ ہو''...... چارلس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''نہیں''...... مائیکل نے کہا۔

''یہ تمہارا دوسری ساتھی کون ہے اور اس کا کیا نام ہے''۔ چارلس نے کہا۔

''یہ میرا دوست ہے۔اس کا نام فلپ ہے۔اور یہ ہمارے ملازم ہیں۔ان میں سے ایک کا نام جیری ہے اور دوسرے کا نام ٹامبو ہے''...... مائیکل نے اپنے سارے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور چارلس نے ایک طویل سانس لیا۔اب اسے بھی یقین آگیا تھا کہ واقعی یہ لوگ مقامی افراد ہیں۔مائیکل کا بات کرنے کا انداز اور اس کا سہما پن اور اس کے ساتھیوں کے چہروں کا خوف اس بات کا ثبوت تھا کہ یہ کم از کم عمران اور اس کے ساتھی نہ ہو سکتے تھے۔اس لئے ذہنی طور پر اب انہیں چھوڑ دینے کا وہ فیصلہ کر چکا تھا۔

''ٹھیک ہے۔اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم لوگ وہ نہیں ہو جن کا ہم تم پر شک کر رہے تھے۔کارل ان کے ہاتھ کھول دو''۔ چارلس نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا اور کارل جو ابھی تک مشین گن کا رخ ان کی طرف کئے کھڑا تھا۔جلدی سے آگے بڑھا اس نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور ان کے عقب میں آ کر اس نے چاروں کی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑیاں کھول دی۔

''ٹھیک ہے۔تم جا سکتے ہو اور اپنا سامان بھی لے جاؤ''۔ ڈارسی نے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"شکریہ جناب۔ اور جناب اگر ناراض نہ ہوں تو میں بھی کچھ پوچھ لوں"...... مائیکل نے اس بار مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ کچھ مت پوچھو۔ بس تم جاؤ۔ تم لوگوں نے میرا موڈ آف کر دیا ہے"...... چارلس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی میں تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو ہمیں کوئی پرچہ دے دیں تاکہ آگے پھر ہمیں نہ پکڑ لیا جائے۔ آپ جیسے بڑے افسر کا پرچہ ہمارے لئے بڑے کام آئے گا جی"...... مائیکل نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اپنا ایک کارڈ دے دیتا ہوں۔ اس کارڈ کو دکھانے کے بعد کوئی تمہیں نہیں روکے گا"۔ چارلس نے کہا اور پھر اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک کارڈ نکالا اور اس پر کچھ لکھ کر دستخط کر دیئے۔

"جی بہت شکریہ جی۔ ویسے ہمارا خچر تو پہاڑیوں میں بھاگ گیا ہو گا۔ کاش ہمیں آپ جیپ میں پراگ ویلی میں پہنچا دیں۔ ورنہ تو یہ سارا سامان اٹھا کر ہم دس دن بھی پیدل چل کر وہاں نہ پہنچ سکیں گے"...... مائیکل نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم مجھے واقعی بے حد معصوم آدمی لگ رہے ہو۔ ٹھیک ہے میں تمہاری مدد کروں گا۔ کارل جاؤ۔ انہیں اپنی جیپ پر پراگ ویلی چھوڑ آؤ۔ جاؤ۔ واقعی میری وجہ سے انہیں بے حد پریشانی اٹھانی پڑی ہے"...... چارلس واقعی مکمل طور پر ہمدردی کے موڈ میں آ گیا

تھا۔

"جی بہت شکریہ۔ آپ بہت مہربان ہیں"...... مائیکل نے کہا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو سامان اٹھانے کا کہا اور اپنا سامان اٹھا کر وہ چارلس کو سلام کر کے خیمے سے باہر نکل گئے۔

"کاش یہ عمران اور اس کے ساتھی ہوتے تو چیف میری بہترین صلاحیتوں کا یقیناً آج معترف ہو جاتا"...... چارلس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بے زاری اور غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اس نے سامنے میز پر پڑی ہوئی ایک فائل اٹھائی جس پر پاکیشیا سیکرٹ سروس جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔ اس فائل میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وہ معلومات تھیں جو اس نے ذاتی طور پر پہلے سے ہی معلومات فروخت کرنے والی مختلف ایجنسیوں سے حاصل کر رکھی تھیں۔ اس نے فائل کھولی اور بے دلی سے اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

عمران اور اس کے ساتھی ڈارسی کے ہیلی کاپٹر میں موجود تھے اور ہیلی کاپٹر خاصی تیز رفتاری سے ٹراسکا کے انتہائی شمال میں واقع پہاڑی علاقے پر اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ان سب نے ایک بار پھر ایکریمین ماسک میک اپ کر لئے تھے۔

فراسگ اپنے چار ساتھیوں سمیت دو اسٹیشن ویگنوں میں اس پوائنٹ پر پہنچا تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ پھر فراسگ کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے فراسگ کو بے ہوش کر کے راڈز میں جکڑ دیا تھا۔ عمران نے فراسگ سے اس فیکٹری کے محل وقوع کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں لیکن وہ واقعی فیکٹری کے محل وقوع سے ناواقف تھا۔ وہ مشینری ایک مخصوص پوائنٹ پر پہنچا دیا کرتا تھا اور واپس چلا جایا کرتا تھا۔ جب عمران نے دیکھا کہ وہ واقعی فیکٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تو اس نے فراسگ کا خاتمہ کر دیا اور پھر وہ ڈارسی کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو

کر شہر کی طرف بڑھ گئے۔ راستے میں انہیں ٹرانسمیٹر پر براؤن کی کال موصول ہوئی تو عمران نے اسے بتا دیا کہ ڈارسی ماری جا چکی ہے۔

عمران نے شہر کے نواح میں ہیلی کاپٹر اتارا اور اس کے بعد وہ سب شہر پہنچ گئے۔ وہاں سے انہوں نے میک اپ کا سامان خریدا۔ اس کے ساتھ ہی اس علاقے کا تفصیلی نقشہ حاصل کرنے کے بعد عمران نے جی ٹی اے میں موجود ڈگلس سے رابطہ کیا اور پھر اس کی بتائی ہوئی وہ ایک سیف اور خالی کوٹھی میں خود ہی داخل ہو گئے۔ کوٹھی کے باہر برائے فروخت کا بورڈ موجود تھا۔ یہ کوٹھی بھی ہر لحاظ سے فرنشڈ تھی۔

عمران نے وہاں نقشے میں میکارنو کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کی مدد سے فیکٹری کا محل وقوع ٹریس کرنے کی کوشش کی اور اس کوشش کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ فیکٹری ٹراسکا کی بلیک گھوسٹ پہاڑی کے انتہائی عقب میں موجود انتہائی شمالی علاقے شوالا میں واقع ہے۔ ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کی وجہ سے یہ علاقہ عمران کے سامنے آیا تھا جس سے یہ ثابت ہو گیا تھا کہ اب تک اسے فیکٹری کے بارے میں جو معلومات ملی تھیں وہ صحیح نہیں تھیں۔ انہوں نے اسی کوٹھی میں نئے میک اپ کئے۔ شہر کی خصوصی مارکیٹ سے خاص قسم کا اسلحہ خریدا اور پھر اسی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر وہ اب شوالا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

”عمران صاحب۔ میرے خیال میں تو اب تک اس میکارنو کو الرٹ کر دیا گیا ہوگا“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ وہ اب ہمارا منتظر ہوگا“...... عمران نے جو پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”آپ اس سے ٹرانسمیٹر پر بات تو کریں شاید کوئی اشارہ مل جائے کہ یہ فیکٹری کہاں ہے“...... صفدر نے کہا۔

”ابھی نہیں۔ شوالا پہنچ کر کروں گا“...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں بلند و بالا پہاڑیوں کے اندر ایک خاصے بڑے رقبے پر پھیلے ہوئے شوالا قصبے کے آثار نظر آنے لگے تو عمران نے ہیلی کاپٹر کو ایک نوتعمیر شدہ کالونی کی ایک کوٹھی کے اندر اتار دیا۔ کوٹھی کے باہر برائے فروخت کا بورڈ موجود تھا۔ چنانچہ وہ اطمینان سے اس کوٹھی کے اندر داخل ہو گئے۔ کوٹھی فرنشڈ تھی۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک کمرے میں جا کر بیٹھ گئے تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر میکارنو کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اس نے اس ٹرانسمیٹر کے ساتھ اٹیچ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ براؤن کالنگ۔ اوور“...... عمران نے براؤن کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”کون براؤن۔ شناخت کراؤ۔ اوور“...... دوسری طرف سے

ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ میکارنو کی آواز پہچان گیا تھا۔

”میں ٹارج ایجنسی کا چیف ایجنٹ ہوں براؤن۔ ڈارسی میری منگیتر تھی جسے پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اوور“۔ عمران نے کہا لیکن اس کی نظریں اس آلے کے ڈائل پر جمی ہوئی تھیں جو اس نے ٹرانسمیٹر کے ساتھ اٹیچ کیا ہوا تھا جس پر بنے ہوئے دو مختلف لیکن چھوٹے ڈائلوں پر سوئیاں حرکت کر رہی تھیں۔

”اوہ اچھا۔ بولو۔ میں میکارنو ہوں کوبرا میزائل فیکٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر۔ اوور“...... اس بار میکارنو نے کہا۔

”مسٹر میکارنو۔ میں ڈارسی کی موت کا بدلہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے لینا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اب یہ پاکیشیائی ایجنٹ فیکٹری پر حملہ کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے لیکن مجھے اور نہ ہی چیف کو فیکٹری کے محل وقوع کا علم ہے۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ مجھے فیکٹری کا محل وقوع بتا دیں تو میں باہر سے چیکنگ کرلوں۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”سوری مسٹر براؤن۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ۔ میں یہ سیکرٹ آپ کو کسی بھی صورت میں نہیں بتا سکتا۔ ویسے آپ بے فکر رہیں۔ اول تو وہ یہاں تک کسی صورت پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر پہنچ بھی گئے تو صرف موت ہی ان کا مقدر ہوگی۔ وہ یہاں سے کسی طور پر زندہ واپس نہ جا سکیں گے۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔ اوور“۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

میکارنو نے کہا۔

’’وہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں مسٹر میکارنو۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ٹاپ سیکرٹس کو بڑی آسانی سے ٹریس کر لیا کرتے ہیں۔ اوور‘‘...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ ایک لحاظ سے عمران اپنی تعریف خود ہی کر رہا تھا۔

’’آپ ٹھیک کہہ رہے ہوں گے لیکن یہاں کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ کوبرا میزائل فیکٹری ناقابل تسخیر ہے۔ اوور‘‘...... میکارنو نے جواب دیا۔

’’اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ آپ ہماری مدد نہیں چاہتے تو نہ سہی۔ اوور اینڈ آل‘‘...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر جیب سے اس نے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے سامنے موجود میز پر پھیلا کر اس نے ایک کاغذ نکالا اور پھر جیب سے بال پوائنٹ نکال کر اس نے اس کاغذ پر باقاعدہ حساب کتاب شروع کر دیا۔ کافی دیر بعد اس نے نقشے پر ایک جگہ دائرہ ڈال دیا۔ جس جگہ دائرہ ڈالا گیا تھا وہ شوالا قصبے کا ہی ایریا تھا اور اس ایریئے کے اندر ٹرانگا کلب کا نام بھی نقشے میں درج تھا اور یہی ٹرانگا کلب ٹارگٹ میں آتا تھا۔

’’ٹرانگا کلب کا نام لکھا ہوا ہے اس نقشے میں۔ حیرت ہے۔ اس دور دراز پہاڑی علاقے میں بھی کلب موجود ہے‘‘...... عمران

نے نقشے کو غور سے پڑھتے ہوئے کہا۔

’’ہوسکتا ہے کہ وہاں حقیقتاً کوئی کلب نہ ہو بلکہ یہ اس علاقے کا نام ہو۔ بعض اوقات ایسے نام بھی نام رکھ دیئے جاتے ہیں‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’ہاں۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے‘‘...... عمران نے جواب دیا۔

’’عمران صاحب۔ آخر آپ نے اس قدر حتمی طور پر کیسے یہ معلوم کر لیا ہے۔ وہ آلہ جو آپ نے ٹرانسمیٹر سے اٹیچ کیا تھا کیا کوئی خاص چیز تھی‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

’’مطلب ہے کہ اب تم میرا مستقبل مکمل طور پر تاریک کر دینا چاہتے ہو۔ پہلے تم نے میری عام سوچ پر قبضہ کیا۔ اب اس طرف آ گئے ہو‘‘...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

’’ٹائیگر کو تو تم خود بیٹھ کر سمجھاتے ہو لیکن اور کوئی پوچھ لے تو تمہیں اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگ جاتا ہے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’کیا کروں۔ اب رقابت کی عادت ہوگئی ہے اس لئے ہر پہلو پر رقابت محسوس ہونے لگ جاتی ہے‘‘...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو ایک بار پھر کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

’’عمران صاحب۔ اب تو واقعی یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ کیپٹن شکیل کے سوال کو دانستہ ٹال رہے ہیں‘‘...... صفدر نے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

”نہیں۔ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ اس آلے سے مجھے آواز کی لہروں کی طاقت اور فاصلے کا علم ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ سمت بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ مطلب ہے کہ یہاں سے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی پر آواز کی لہروں کی طاقت اور فاصلے کا علم ہو گیا اور سمت بھی۔ باقی حساب کتاب نقشے پر ہوا اور نتیجہ سامنے آ گیا، بس اتنی سی تو بات ہے اور تم سب نجانے کیوں میرا کباڑا کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا یہ آلہ صرف اس وقت کام کرتا ہے جب زمین پر ہو۔ کیا فضا میں یہ کام نہیں ہوسکتا جو آپ نے ہیلی کاپٹر لینڈ کرنے کے بعد اسے استعمال کیا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ یہ زمین کی کشش ثقل کی بنیاد پر کام کرتا ہے“...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے ایسے انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

”اب یہاں بیٹھ کر باتیں کرنے کی بجائے اس ٹرانگا کلب میں چلو“...... تنویر نے قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ ایسے نہیں۔ کلب میں جانے سے پہلے ہمیں اس علاقے کا جائزہ لینا پڑے گا۔ پھر وہاں ریڈ کرنے کی پلاننگ ہوسکتی ہے کیونکہ ابھی تک حتمی طور پر اس بات کا پتہ نہیں چل سکا ہے کہ آخر یہ کوبرا فیکٹری ہے کہاں پر۔ ہمیں اب تک جو بتایا گیا ہے وہ اصل فیکٹری کی لوکیشن سے یکسر ہٹ کر ہے اور جوگرڈ اور براؤن نے مجھے

فیکٹری کے بارے میں جو تفصیلات مہیا کی تھیں یا پھر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں ہمیں جو کچھ دکھائی دیا تھا وہ سب فیک تھا یا پھر پلانٹڈ تاکہ ہم اسی طرف بھٹکتے رہ جائیں۔ اگر اس میکارنو کی ٹرانسمیٹر لوکیشن کا پتہ نہ چلتا تو واقعی ہم بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں ہی چکراتے رہ جاتے“...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”تو کیا یہ حتمی ہے کہ میکارنو نے جہاں سے کال کیا تھا وہیں ہے کوبرا میزائل فیکٹری“...... جولیا نے کہا۔

”ہونا تو ایسے ہی چاہئے لیکن میکارنو چیف سیکورٹی آفیسر ہے ہو سکتا ہے کہ اس نے فیکٹری سے ہٹ کر کسی الگ جگہ پر اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہو اور وہیں کی کال لوکیشن کا ہمیں علم ہوا ہو“...... عمران نے کہا۔

”اس نظریئے سے دیکھا جائے تو ابھی تک ہم اس فیکٹری سے کوسوں دور ہیں“...... صدیقی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ایک بار اصل لوکیشن کا پتہ چل جائے تو پھر ہم الگ الگ گروپس بنا کر فیکٹری کی طرف پیش قدمی کر سکتے ہیں ورنہ اسی طرح ایک ساتھ جڑے دوڑتے بھاگتے ہی رہ جائیں گے“۔ چوہان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”کچھ بھی ہے۔ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے تو بیٹھے نہیں ہیں۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کوشش تو کر رہے ہیں۔ اب ظاہر ہے کرانس کی ٹاپ سیکرٹ فیکٹری ہے اسے تلاش کرنا اور اس تک پہنچنا اس قدر آسان کیسے ہو سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے“...... خاور نے کہا۔

”اوکے۔ پھر تم لوگ یہیں ٹھہرو میں اور صفدر جا کر اس کلب کا جائزہ لے آتے ہیں“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیا ہم اس کوٹھی میں ہی رہیں گے۔ کسی بھی وقت یہاں کوئی آ سکتا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”کوئی آ جائے تو کوٹھی کی قیمت اسے دے کر خرید لینا۔ ہم چھٹیاں گزارنے یہاں آ جایا کریں گے“...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

”ٹھیک ہے۔ رقم کا بندوبست آپ کر دیں تو ہم کوٹھی خرید لیں گے“...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اگر رقم مجھے ہی دینی ہوتی تو میں تم کو کیوں کہتا“...... عمران نے کہا تو ہو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ وہ دونوں وہاں سے نکل گئے اور پھر دو گھنٹوں بعد وہ دونوں واپس کوٹھی پہنچ گئے۔ عمران کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کیا ہوا۔ تم بہت الجھے ہوئے نظر آ رہے ہو“...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ حساب کتاب کے لحاظ سے تو ہمارا ٹارگٹ اسی قصبے میں

ہونا چاہئے لیکن اس قصبے کا جائزہ لینے کے بعد ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی۔ عام سا قصبہ ہے جہاں چھوٹے موٹے کلب بھی موجود ہیں۔ ہوٹل بھی اور بار رومز بھی لیکن یہاں مزدور طبقہ بھرا ہوا ہے اور عام سے غنڈے وہاں کام کر رہے ہیں اور ہم نے میکارنو کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن یہاں میکارنو نام کے کسی آدمی کو کوئی نہیں جانتا“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ غنڈے ہماری اس طرح نگرانی کر رہے تھے جیسے انہیں خاص طور پر اس کی ہدایت دی گئی ہو۔ ان کا رویہ بھی ہمارے ساتھ نارمل نہیں تھا۔ مجھے تو بے حد غصہ آ رہا تھا لیکن مجھے آپ کی وجہ سے خاموش رہنا پڑا“۔ صفدر نے کہا۔

”ایسا ہونا عام نفسیات کے مطابق ہے۔ ظاہر ہے یہاں سیاح یا غیر ملکی تو نہیں آتے اور ہم اجنبی بھی تھے اس لئے ان کی حیرت بجا تھی اور یہی بات ظاہر کرتی ہے کہ وہ مشکوک نہیں ہیں“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر بتاؤ کہ اب کیا کرنا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ بس اب یہی صورت ہے کہ ہم واپس دارالحکومت جائیں اور وہاں کرانس کے چیف سیکرٹری سے رابطہ کر کے ان سے اس کوبرا میزائل فیکٹری کے بارے میں درست معلومات حاصل کریں“...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بعد کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہم نئے سرے سے کام کریں۔ اگر یہی کام کرنا تھا تو ہم پہلے ہی دارالحکومت چلے جاتے۔ خواہ مخواہ یہاں ٹراسکا میں خراب ہوتے رہے“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ایک صورت اور بھی ہے جس سے الجھے ہوئے معاملات یقیناً واضح ہو جائیں گے“...... عمران نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

”وہ کون سی صورت ہے“...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”اماں بی کا قول ہے کہ جب تم پر معاملات واضح نہ ہوں اور کوئی دنیاوی ترکیب بھی تمہاری عقل و سمجھ میں نہ آئے تو تم اللہ تعالیٰ سے رجوع کرو اور دو رکعت نفل پڑھ کر اس سے دعا کرو کہ وہ معاملات کو تم پر واضح کر دے“...... عمران نے کہا تو سب خاموش ہو گئے۔

”کس طرح معاملات واضح ہوں گے۔ کیا خواب میں ہو گا یہ سب کچھ“...... جولیا نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ کس طرح معاملات کو واضح کرے یا کوئی ایسا وسیلہ پیدا کر دے جس سے معاملات واضح ہو جائیں۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ ایسا ہو گا“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو سب چونک پڑے۔

”کیا ہوا“...... سب نے چونک کر پوچھا۔

”تم لوگ بات چیت کرو میں آ رہا ہوں“...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

”میں نے پہلی بار دیکھا ہے کہ عمران صاحب کا ذہن بھی ان کا ساتھ نہیں دے رہا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”وہ یقیناً اپنی اماں بی کے قول پر عمل کرنے گئے ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”یہ تو فرار کے راستے ہیں۔ جب خود کچھ سمجھ نہیں آیا تو اماں بی کا قول یاد آ گیا“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔

”صفدر عمران نے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی سے جو حساب کتاب لگایا تھا اس سے کوئی ایک خاص علاقے کا تو پتہ چلتا ہی ہو گا۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ خاص علاقہ یا جگہ کون سی ہے“...... جولیا نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”ہاں۔ حساب کتاب کے مطابق تو یہاں ایک کلب ہے ٹرانگا کلب۔ ہم نے وہاں بھی چھان بین کی ہے لیکن وہاں سے بھی کچھ ہاتھ نہیں آیا ہے حالانکہ یہ کلب یہاں موجود دوسرے کلبوں سے بڑا ہے اور یہاں اس کا خاصا نام بھی ہے“...... صفدر نے جواب دیا۔

”جب حساب کتاب سے یہ ٹرانگا کلب سامنے آتا ہے تو اس ٹرانگا کلب کے بارے میں کیوں نہ تفصیل سے چھان بین کی جائے“...... جولیا نے صفدر سے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

’’عمران صاحب اور میں نے خاصا وقت اس کلب میں گزارا ہے۔ اس کے منیجر سے بھی ملاقات کی ہے لیکن اس کلب کا ماحول مکمل طور پر عام سی سطح کے لوگوں کا ماحول ہے۔ وہاں جو لوگ کلب کی طرف سے سیکورٹی پر مامور ہیں وہ واقعی عام سطح کے غنڈے ہیں۔ اس کلب کا منیجر ایک نامی غنڈہ ہے جو کلب کا مالک بھی ہے اور یہ کلب اسی کے نام پر ہے۔ وہاں سب اسے ماسٹر ٹرانگا کہتے ہیں لیکن ہماری معلومات کے تحت یہ ماسٹر ٹرانگا بھی عام سا غنڈہ ہے۔ عمران صاحب نے ویٹروں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن مکمل طور پر ناکامی ہوئی حتیٰ کہ عمران صاحب نے پورے کلب میں گھوم پھر کر اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ شاید کہیں سے کوئی خفیہ راستہ ہو لیکن ایسے آثار بھی نظر نہ آئے۔ اس کے بعد میں نے اور عمران صاحب نے اس کلب کے چاروں طرف گھوم پھر کر بھی جائزہ لیا لیکن بے سود۔ ایک بوڑھے ویٹر کو عمران صاحب نے کافی رقم دے کر اس سے اس کلب کی تعمیر کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ کلب چار پانچ سال پہلے بنایا گیا ہے اور یہ بوڑھا اس کی تعمیر میں بھی بطور مزدور کام کرتا رہا ہے۔ یہ جگہ عام سی تھی اور اسے باقاعدہ حکومت سے خرید کر یہاں کلب تعمیر کیا گیا ہے اور اس میں کوئی تہہ خانہ تک نہیں ہے۔ عمران صاحب نے اس ویٹر سے اپنے مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کی لیکن کوئی معمولی سا کلیو بھی نہیں مل سکا‘‘...... صفدر نے

تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’اس لئے عمران صاحب الجھ گئے ہیں۔ ویسے صفدر تمہارا ذاتی خیال کیا ہے‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’میرا ذاتی خیال بھی یہی ہے کہ وہ فیکٹری یہاں اس کلب کے نیچے یا اس کے اردگرد نہیں ہے۔ شاید حساب کتاب میں کوئی غلطی ہو گئی ہے‘‘...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

’’پھر تو واقعی واپس ہی جانا پڑے گا‘‘...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔

کچھ دیر بعد عمران واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

’’کیا ہوا۔ کیا کوئی کلیو مل گیا ہے‘‘...... صفدر نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

’’تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں کوئی ولی اللہ ہوں کہ مجھ پر الہام ہو گا۔ بس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ وہ معاملات کو ہم پر واضح کر دے اور آ گیا ہوں۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مانگنے والے کو اپنے در سے خالی نہیں بھیجتا۔ وہ بے حد رحیم و کریم ہے۔ وہ یقیناً ہمارے لئے کوئی سبب کر دے گا۔ تم سب بھی دعا کرو بس‘‘...... عمران نے کہا۔

’’تو اب کب تک ہم اس انتظار میں یہاں ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھے رہیں گے دشمن کسی بھی وقت یہ جگہ ٹریس کر کے یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ کوئی بھی معاملہ ہو سکتا ہے‘‘...... تنویر نے کہا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

''میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ سے حساب کتاب میں ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے۔ آپ دوبارہ حساب کتاب کر کے دیکھ لیں''...... صفدر نے کہا۔

''حساب کتاب میں کوئی غلطی نہیں ہے کیونکہ میری عادت ہے کہ میں اسے دو تین بار چیک کرنے کے بعد حتمی بات کرتا ہوں۔ اس حساب کتاب کو بھی میں نے تین بار چیک کیا تھا اور سارا حساب درست تھا۔ اب تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ اس میکارنو نے یہاں ٹرانگا کلب میں آ کر کال کیا تھا اور پھر یہاں سے چلا گیا تھا۔ اس کی آخری کال لوکیشن یہی کلب ہی تھا''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر اب یہاں بیٹھ کر انتظار کرنے کا کیا فائدہ۔ ہمیں کچھ نہ کچھ تو بہرحال کرنا چاہئے''...... تنویر نے کہا۔

''کیا کریں۔ تم بتاؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واپس چلیں اور کیا کر سکتے ہیں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اطمینان سے بیٹھو۔ مجھے اللہ کی ذات پر پورا بھروسہ ہے۔ وہ ہماری رہنمائی ضرور کرے گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی چھت پر کودا ہو تو وہ سب بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میں دیکھتا ہوں''...... صفدر نے آہستہ سے کہا اور تیزی سے

دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ تنویر بھی اس کے پیچھے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر دونوں اندر داخل ہوئے تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ صفدر کے کاندھے پر ایک مقامی آدمی لدا ہوا تھا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔

''یہ آدمی چھت سے نیچے گرا ہے۔ چھت کی ایک منڈیر شاید کمزور تھی اور یہ زیادہ آگے آ گیا تھا اور اپنا توازن نہ سنبھال سکا اور نیچے گر گیا''...... صفدر نے اس آدمی کو فرش پر لٹاتے ہوئے کہا۔ اس آدمی کے سر پر زخم تھا جس میں سے خون رس رہا تھا۔

''اس کے پاس یہ آلہ تھا''...... تنویر نے ہاتھ آگے کیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مستطیل شکل کا آلہ تھا جس پر چھوٹی سی سکرین موجود تھی لیکن سکرین اس وقت تاریک تھی۔ آلے کا نچلا حصہ ٹوٹا ہوا تھا۔

''کیا تم نے چھت پر جا کر چیک کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ چھت پر اور کوئی نہیں ہے۔ یہاں کوٹھیوں کی چھتیں آپس میں ملی ہوئی ہیں یہ شاید چھتوں کے راستے آیا تھا''...... تنویر نے جواب دیا۔ عمران غور سے اس آلے کو دیکھ رہا تھا۔

''اوہ۔ تو اس آلے سے ہماری نگرانی ہو رہی تھی۔ یہ ٹرائیکل ایریو ہے۔ اس سے نکلنے والی ٹرپل ریز کی مدد سے کافی فاصلے تک اس سکرین پر لوگوں کی نقل و حرکت کو چیک کیا جا سکتا ہے''۔ عمران

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”کون ہوسکتا ہے یہ“...... صالحہ نے کہا۔

”جو بھی ہے۔ اب یہ خود بتائے گا۔ کوئی رسی ڈھونڈ کر لاؤ۔ اب اسے ہوش میں لانا پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ اس نگرانی سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ہم درست جگہ پر موجود ہیں“...... صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ اب اللہ تعالیٰ کا کرم ہونے لگا ہے۔ معاملات اب واضح ہونا شروع ہو گئے ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد رسی کی مدد سے اس آدمی کو کرسی پر باندھ دیا گیا۔ عمران کے کہنے پر ٹائیگر نے دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹا لئے۔

”سوائے جولیا کے باقی سب کوٹھی کو چاروں طرف سے چیک کرو۔ شاید اس کے ساتھی بھی موجود ہوں“...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔ البتہ جولیا وہیں موجود رہی۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ البتہ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

”کون ہو تم۔ اپنا نام بتاؤ“...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو اس آدمی نے اس طرح چونک کر عمران اور جولیا کی طرف دیکھا جیسے اسے اب احساس ہوا ہو کہ یہ دونوں بھی اس کے سامنے موجود ہیں۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ یہ کیا ہوا ہے“...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں تقریباً بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”تم اس کوٹھی کی چھت پر آنے کے لئے دیوار پر چڑھے تو دیوار کی منڈیر ٹوٹ کر گر گئی اور تم بھی نیچے آ گرے۔ تمہارے سر پر زخم آ گیا اور تم بے ہوش ہو گئے اور ہم تمہیں اٹھا لائے ہیں۔ تمہارے پاس یہ ٹرائیکل ایرو موجود تھا۔ اب باقی تم سب بتاؤ اور سنو۔ اگر تم نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا“...... عمران نے میز پر رکھے ہوئے آلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”میں ساتھ والی کوٹھی کا چوکیدار ہوں۔ یہ کوٹھی برائے فروخت تھی اس لئے خالی تھی۔ میں نے اچانک اس کوٹھی سے تمہاری آوازیں سنیں تو میں حیران رہ گیا اور میں اس کوٹھی پر آ کر معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن پھر اچانک گر گیا“...... اس آدمی نے کہا تو اس بار عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

”تو تم ہمیں چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم زخمی ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں مزید تکلیف ہو لیکن تم نے ہمیں شاید احمق سمجھ لیا ہے“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک خنجر نکالا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس آدمی کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

”مم مم۔ میں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں“...... اس آدمی نے کہا۔

”یہ آلہ بھی شاید چوکیدار کے پاس ہوتا ہے۔ کیوں“...... عمران نے کہا۔

”یہ تو مجھے چھت پر پڑا ہوا ملا تھا۔ مجھے تو نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے“...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔

عمران کا وہ ہاتھ جس میں خنجر تھا بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس آدمی کی ناک کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا لیکن ابھی اس کی چیخ کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار اس آدمی کے حلق سے نکلنے والی چیخ پہلے سے زیادہ کربناک تھی اور اب اس کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا اور اس کی پیشانی پر ایک موٹی سی رگ ابھر آئی تھی۔

”اب تم سب کچھ بتا دو گے لیکن تمہارا ذہن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا“...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”ررک۔ ررک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔

رک جاؤ۔ پلیز میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ مجھے مت مارو“...... اس آدمی نے تکلیف کی شدت سے دائیں بائیں سر مارتے ہوئے کہا۔

”ضرورت سے زیادہ بہادر اور چالاک بننے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے“...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”نن نن۔ نہیں۔ رک جاؤ۔ مت مارو۔ میں بتاتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں“...... اس آدمی نے کہا۔

”سب سے پہلے اپنا نام بتاؤ“...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”مم مم۔ میں رہوڈس ہوں۔ رہوڈس“...... اس آدمی نے کہا۔

”تم کب سے اور کس کے کہنے پر ہماری نگرانی کر رہے ہو۔ بولو ورنہ“...... عمران نے کہا۔

”میرا نام رہوڈس ہے۔ میرا تعلق سرکاری ایجنسی بلیک اسکائی سے ہے۔ ہمارا کام قصبے میں داخل ہونے والے ہر آدمی کی نگرانی کرنا ہے۔ جب تم لوگ قصبے میں داخل ہوئے تو ہم نے تمہاری نگرانی شروع کر دی تھی“...... اس آدمی نے کہا۔

”کیوں۔ یہاں ایسی کون سی خاص بات ہے جو تم اس طرح نگرانی کرتے ہو“...... عمران نے کہا۔

”یہاں سے ہمسایہ ملک کو راستے جاتے ہیں۔ ان راستوں سے منشیات اور اسلحے کی اسمگلنگ ہوتی ہے اور یہ قصبہ اسمگلروں کا گڑھ ہے اس لئے ہم خفیہ طور پر ہر ایک کی نگرانی کرتے ہیں“۔ رہوڈس

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

نے جواب دیا لیکن عمران اس کے جواب اور انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ نہیں بول رہا۔

"ہونہہ۔ تم اب بھی جھوٹ بول رہے ہو اور مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ کو ضرب لگا دی اور کمرہ رہوڈس کی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس ضرب سے اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔ چہرے پر پسینہ کسی آبشار کی طرح بہنے لگ گیا تھا اور اس کا جسم بری طرح سے کانپنے لگا۔

"بولو۔ سچ بولو۔ سب سچ۔ اپنا اصل نام بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"رہوڈس۔ میرا نام رہوڈس ہی ہے۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا ہوں"...... رہوڈس نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ میرا تعلق سرکاری ایجنسی بلیک اسکائی سے ہے"...... رہوڈس نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ رہوڈس انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے۔ اسے اس خوفناک ضرب کھا لینے کے باوجود اپنے اعصابی نظام پر ابھی تک مکمل کنٹرول حاصل تھا اور اس بار سوال کا جواب دیتے ہوئے اس کا لہجہ ایک بار پھر تبدیل ہو گیا تھا۔ چنانچہ عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس نے مڑی ہوئی انگلی کے ہک کی ایک اور زور دار

ضرب رہوڈس کی پیشانی پر لگائی رہوڈس کا پورا جسم بندھے ہونے کے باوجود اس طرح تڑپنے لگا جیسے پانی سے نکلنے والی مچھلی پھڑکتی ہے۔ اس کی حالت یکلخت انتہائی دگرگوں ہو رہی تھی۔ اب اس کے حلق سے پوری طرح چیخ بھی نکل رہی تھی۔

"اب بتاؤ کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"بلیک اسکائی سے۔ بلیک اسکائی سے"...... رہوڈس نے چیخ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بلیک اسکائی کیا ہے۔ کس کی تنظیم ہے۔ تفصیل بتاؤ مجھے۔ ساری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"بلیک اسکائی سرکاری تنظیم ہے۔ یہ معدنیات، اسلحہ اور منشیات کی اسمگلنگ روکنے کے لئے کام کرتی ہے"...... رہوڈس نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن اسے یقین آ گیا تھا کہ رہوڈس اب جھوٹ نہیں بول رہا۔

"اس تنظیم کا انچارج کون ہے اور کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں اس قصبے کا انچارج مورس ہے اور وہ کلاسک کلب کے عقب میں واقع رہائش گاہ میں رہتا ہے۔ وہیں اس کا آفس ہے"...... رہوڈس نے جواب دیا۔

"تمہارا کام کرنے کا کیا انداز ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں کی تمام اونچی عمارتوں پر ہم نے دور دور تک زمینی اور

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

فضائی نگرانی کرنے والے آلات نصب کئے ہوئے ہیں جن کا کنٹرول مورس کے پاس ہے۔ اس کی رہائش گاہ کے آپریشن روم میں چیکنگ ہوتی رہتی ہے“...... رہوڈس نے جواب دیا۔

”ہمیں کیسے چیک کیا گیا ہے اور کس کے کہنے پر“...... عمران نے پوچھا۔

”مورس کو معلوم ہوگا۔ میری ڈیوٹی اس علاقے میں ہے۔ مجھے اس نے حکم دیا تھا کہ دو عورتیں اور دس مرد ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچے ہیں اور اس کوٹھی میں بغیر کسی اجازت کے موجود ہیں۔ میں نے ان کی نگرانی کرنی ہے۔ صرف نگرانی اور وہ بھی ٹرائیکل ایرو سے اور خود کسی صورت سامنے نہیں آنا۔ جب یہ قصبے سے واپس چلے جائیں تو پھر میں نگرانی ختم کر دوں اور رپورٹ اسی صورت میں دوں جب یہ لوگ کوئی مشکوک حرکت کریں ورنہ رپورٹ کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ یہ لوگ مسلسل زیرو روم کی براہ راست نگرانی میں رہیں گے۔ ایک خصوصی آلے کے ذریعے ان کی تصویریں لے کر کمپیوٹر میں فیڈ کر دی گئی ہیں اس لئے اب یہ ان پہاڑیوں کے اندر جہاں بھی جائیں گے ان کی تصاویر آپریشن روم میں پہنچتی رہیں گی۔ چنانچہ میں ٹرائیکل ایرو لے کر ساتھ والی خالی کوٹھی میں بیٹھ گیا اور ٹرائیکل ایرو سے چیکنگ شروع کر دی۔ آپ میں سے دو آدمی کوٹھی سے چلے گئے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ دونوں ٹرانگا کلب گئے ہیں اور پھر یہ بھی واپس آ گئے ہیں۔ میں چیکنگ کر رہا تھا کہ اچانک تصویریں

مدہم آنا شروع ہو گئیں۔ میں نے سوچا کہ ٹرائیکل ایرو خراب ہو گیا ہے۔ چنانچہ میں قریب جا کر چیکنگ کروں اس لئے میں نے ملحقہ کوٹھی کی چھت سے نیچے اتر کر کسی خالی کمرے میں جانے کا سوچا اور پھر میں چھت کراس کر رہا تھا کہ چھت کا کنارہ ٹوٹ گیا اور میں باوجود کوشش کے سنبھل نہ سکا اور نیچے گرا اور بے ہوش ہو گیا“۔ رہوڈس نے اس بار تفصیل سے ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ کیا وہ لوگ تمہیں بھی چیک کر رہے ہوں گے اس وقت“...... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ کوٹھی کے اندر ٹرائیکل ایرو سے چیکنگ ہو سکتی ہے۔ البتہ کوٹھی کے باہر کھلے علاقے میں وہ چیکنگ کر سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اس ایریئے کو مسلسل اوپن رکھیں“...... رہوڈس نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر پوری قوت سے رہوڈس کی شہ رگ میں اتار دیا اور رہوڈس چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

”جولیا جا کر ساتھیوں کو بلا لاؤ۔ جلدی کرو۔ ہم سب انتہائی شدید خطرے میں ہیں“...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی کرسی سے اٹھی اور تیزی سے دوڑتی ہوئی باہر چلی گئی۔ عمران نے رہوڈس کی تلاشی لی تو اس کے کوٹ کی ایک جیب سے ایک چھوٹا سا فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے اسے غور سے دیکھا اور پھر اپنی جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی اندر آ گئے۔ انہیں جولیا نے شاید سب کچھ بتا دیا تھا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

''عمران صاحب۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچا لیا ورنہ ہم تو بے خبری میں مارے جاتے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ نجانے انہوں نے کیوں ہم پر حملہ نہیں کیا۔ بہرحال اب جلدی سے نئے میک اپ کر لو۔ ہم نے یہاں سے جلد از جلد نکلنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن یہاں سے نکل کر کہاں جائیں گے اور کیا کریں گے۔ یہ سرکاری ایجنسی ہمارے خلاف کیوں کام کر رہی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''اس ایجنسی کا انچارج مورس ہے اور یقیناً یہ مورس اس میکارتو سے ملا ہوا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ میں نے دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی تھی کہ وہ ہمارے لئے آسانی مہیا کر دے اور ہمیں کوئی راستہ مہیا کرے اور تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے واقعی کرم کیا اور ہمارے لئے راستہ کھول دیا ورنہ ہم مکمل طور پر اندھیرے میں گھر چکے تھے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی بزرگ ٹھیک کہتے ہیں کہ جب آدمی مکمل طور پر اپنی کوششیں کر لینے کے باوجود ناکام رہے تو اسے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنا چاہئے اور اس سے مدد مانگنی چاہئے وہ ضرور انسان کی مدد کرتا ہے۔ اب دیکھو یہ آدمی اچھا بھلا ساتھ والی کوٹھی میں موجود تھا اور ہمیں اس کے بارے میں معلوم نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت کی اور اس نے ہماری کوٹھی کی چھت پر آنے کا ارادہ کر لیا اور

نتیجہ سامنے ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اب تو مجھے بھی عمران کی اماں بی کے قول پر یقین آ گیا ہے''...... تنویر نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''اماں بی کا تو یہ بھی قول ہے کہ کسی کی راہ میں روڑے نہیں اٹکانے چاہئیں''...... عمران نے کہا۔

''روڑے۔ کیا مطلب۔ میں نے کس کی راہ میں روڑے اٹکائے ہیں''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''میرے اور جولیا کے درمیان تم ہی سب سے بڑے روڑے بنے ہوئے ہو جو اس بری طرح سے اٹکے ہوئے ہو کہ ہٹنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ کیوں صفدر''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

''اچھی بھلی بات کرتے ہوئے نجانے تم کیوں ٹریک سے اتر جاتے ہو''...... جولیا نے بھی منہ بنا کر کہا۔

''میں تو یہی کوشش کرتا ہوں کہ اپنا ٹریک بدل کر تمہارے ٹریک پر آ جاؤں لیکن کیا کروں۔ تمہارے ٹریک پر آتا ہوں تو تم اچھل کر دوسرے ٹریک پر چلی جاتی ہو اور ایسے ٹریک پر جہاں تنویر پہلے سے اٹینشن کھڑا ہوتا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو وہ سب ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''ٹائیگر، جوزف اور جوانا۔ تم پھر سے تیار ہو جاؤ۔ میں کسی اور

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

جگہ جانے سے پہلے ایک بار پھر بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کا جائزہ لینا چاہتا ہوں۔ وہاں جتنی نفری ہے اس حساب سے تو اب بھی مجھے یہی شک ہے کہ وہاں کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہم جسے ڈاجنگ پوائنٹ سمجھ رہے ہیں فیکٹری اسی علاقے میں موجود ہو“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ یہ خیال اچانک تمہیں کیوں آیا ہے“...... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

”خیالات اچانک ہی ذہن میں آتے ہیں۔ بلیک گھوسٹ پہاڑیاں اس علاقے سے زیادہ دور نہیں ہیں اور ہم یہاں سے گھوم کر اس طرف جا سکتے ہیں۔ ایک بار پھر انہیں چیک کر لیا جائے تو ہوسکتا ہے کہ کوئی مثبت بات معلوم ہو جائے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر ہم سب چلتے ہیں“...... جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ تم ایک بار پھر ڈگلس سے بات کرو۔ وہ تمہیں یقیناً نئی رہائش گاہ فراہم کر دے گا۔ بعد میں اس سے پتہ معلوم کر کے میں بھی پہنچ جاؤں گا۔ ایک بار اصل مقام کا پتہ چل جائے تب ہم سب ایک ساتھ ان ایکشن ہو جائیں گے“...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ہمیں جلد سے جلد ڈگلس سے رابطہ کر کے رہائش گاہ کا انتظام کر لینا چاہئے“...... صفدر نے کہا۔ وہ سب پیدل ہی چلتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

”میرا خیال اس بار ہمیں ڈگلس سے کہنا چاہئے کہ وہ ہمیں کوئی ایسی رہائش گاہ دے دے جس میں آمدورفت کے خفیہ راستے ہوں اور ہم رات کو باقاعدہ نگرانی بھی کریں“...... صفدر نے کہا۔

”میری تجویز یہ ہے کہ ہم رات کو کوٹھی جائیں ہی نہیں۔ ہم مختلف گروپوں میں تقسیم ہو کر نائٹ کلبوں میں گھس جائیں۔ آخر ہم سیاح ہیں۔ ہمیں نائٹ کلبوں میں ڈانس دیکھنے یا رات گزارنے سے تو کوئی منع نہیں کر سکتا۔ صبح کو یہاں سے خاموشی سے نکل جائیں گے“...... صدیقی نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ یہ اچھی تجویز ہے۔ اس طرح ہم سارے اکٹھے کسی خطرے سے دو چار ہونے سے بچ جائیں گے“۔ جولیا نے صدیقی

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن صبح کو تو ہمیں ہر صورت واپس جانا ہی پڑے گا۔ اگر اس ڈگلس سے رابطہ ہو جائے تو ہم صبح کو کسی اور جگہ اکٹھے ہو کر جانے کا پروگرام بنا سکتے ہیں اور پھر عمران صاحب بھی تو وہیں پہنچیں گے۔ ڈگلس انہیں اس جگہ کا پتہ بتا دے گا جہاں وہ ہمارے ٹھہرنے کا انتظام کرے گا"...... اس بار خاور نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

"یہ واقعی بہتر رہے گا۔ لیکن اس کا کوئی فون نمبر تو ہمارے پاس نہیں ہے۔ البتہ جی ٹی اے کے ہیڈ کوارٹر فون کر کے اسے ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں اس قدر تشویش کی بھی ضرورت نہیں ہے اگر بلیک اسکائی کا مورس کوئی حرکت کرے گا تو اس سے نپٹا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ہم کسی لمبے چکر میں پھنس گئے تو پھر آسانی سے نہ نکل سکیں گے اور اگر ہم اس مورس اور اس کے بلیک اسکائی ایجنسی سے الجھے تو اس کے ذریعے ٹارج ایجنسی کو بھی ہمارا پتہ چل سکتا ہے اور پھر ڈگلس نے بھی تو کہا تھا کہ وہ ٹارج ایجنسی والوں کی نگرانی میں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اس سے بات کریں اور پھنس جائیں۔ اس لئے نائٹ کلبوں میں رات گزارنے والا آئیڈیا درست ہے"...... صدیقی نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں صدیقی کی تجویز بہتر رہے گی۔ خواہ مخواہ کسی مسئلے میں الجھنے کی بجائے بہتر یہی ہے کہ خاموشی سے یہاں نکل جائیں۔ ڈگلس سے بات کر کے ہم کوٹھی کا بندوبست کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد ہم میں سے کوئی ایک جا کر اس کوٹھی کا جائزہ لے آئے گا اور سب کلیئر ہوا تو ہم سب وہاں پہنچ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"او کے۔ پھر دو گروپس بنا لیتے ہیں اور پھر صبح ڈگلس کی ہی بتائی ہوئی کوٹھی میں ہی واپسی ہو گی"...... تنویر نے جلدی سے کہا۔

"پہلے ڈگلس کو فون کر لیں۔ ادھر سامنے ایک چھوٹا کلب ہے۔ وہاں چلتے ہیں۔ میں وہاں سے فون کر کے بات کر لوں گا"۔ صفدر نے کہا اور سب سر ہلاتے ہوئے سڑک پار کر کے دوسری طرف موجود کلب کی طرف بڑھنے لگے۔ کلب میں کچھ زیادہ رش نہ تھا۔ اس لئے کافی کرسیاں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ وہ سب ایک بڑی میز کی طرف بڑھ گئے۔ جبکہ صفدر ایک سائیڈ پر موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"فرمائیں سر"...... کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے نوجوان نے مسکراتے ہوئے صفدر نے مخاطب ہو کر کہا۔ صفدر چونکہ غیر ملکی میک اپ میں تھا۔ اس لئے کاؤنٹر مین کچھ زیادہ ہی خوش اخلاق بن رہا تھا۔

"فون کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ایس ٹی ڈی یا نان ایس ٹی ڈی کرنا ہے"...... کاؤنٹر بوائے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

نے چونک کر پوچھا۔

"یہی دارالحکومت میں جی ٹی اے کے ہیڈ کوارٹر میں کرنا ہے"...... صفدر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔ میں ملا دیتا ہوں۔ مجھے ان کے نمبرز معلوم ہیں۔ وہاں سیکنڈ منیجر میرا بڑا بھائی ہے"...... کاؤنٹر بوائے نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کاؤنٹر بوائے نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یہ لیں۔ بات کریں"...... کاؤنٹر بوائے نے رسیور صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ میں جیرٹ بول رہا ہوں۔ آپ کے ایک ایجنٹ مسٹر ڈگلس سے ہمارا ٹریولنگ کنٹکٹ ہے ان سے بات کرنی ہے"۔ صفدر نے ایکریمیا کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ڈگلس۔ اوہ اچھا۔ ایک منٹ ہولڈ کریں پلیز۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی اور صفدر خاموش ہو کر ہال میں بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہیلو۔ ڈگلس بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں"...... چند لمحوں بعد ڈگلس کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"مسٹر ڈگلس۔ میں جیرٹ بول رہا ہوں مس جولین کا ساتھی۔ ہم لوگ اس وقت شوالا قصبے کے ایک کلب میں موجود ہیں اس

کلب کا نام کروش کلب ہے اور آپ سے فوری ملنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے آئندہ کا پروگرام تفصیل سے ڈسکس کر لیا جائے۔ کیا آپ یہاں پہنچ سکتے ہیں لیکن آنے سے پہلے یہ بتا دیں کہ کیا شوالا میں ہمارے رہنے کا کوئی انتظام ہو سکتا ہے یا نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"جی ہاں ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے آپ کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔ مجھے آپ تک پہنچنے میں تین سے چار گھنٹے لگ جائیں گے"...... دوسری طرف سے ڈگلس کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسی کلب میں آپ کا منتظر ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ میں پہنچ رہا ہوں"...... ڈگلس نے جواب دیا اور صفدر نے رسیور رکھ دیا۔

"شکریہ"...... صفدر نے کاؤنٹر بوائے سے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ میز پر باقی ساتھیوں کے لئے وسکی اور جولیا کے لئے شیمپین سرد ہو چکی تھی۔ چونکہ وہ غیر ملکی سیاحوں کے روپ میں تھے اور اس میک اپ میں ظاہر ہے شراب سے اجتناب کرنا اپنے آپ کو مشکوک بنانا تھا۔ اس لئے وہ سب ان گولیاں کی کافی مقدار ساتھ لے آئے تھے جو بظاہر تو کیلشیم کی گولیاں تھیں لیکن دراصل میں وہ گولیاں شراب کو بے ضرر کر کے عام مشروب بنا دیتی تھیں۔ اس لئے جیسے ہی جام بھر کر صفدر کے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

سامنے رکھ گیا صفدر کا ہاتھ جیب میں باہر آیا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے ہاتھ جام کے اوپر پھیلایا۔ اس کی ہتھیلی میں موجود گولی جب شراب میں غائب ہو گئی تو اس نے جام کو اٹھایا اور پھر واپس رکھ دیا۔

"اسے آنے میں تین سے چار گھنٹے لگیں گے"...... صفدر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ صفدر نے اب جام اٹھا کر اس کے گھونٹ لینے شروع کر دیئے۔ وہ سب آپس میں ہلکی پھلکی باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ چار گھنٹے انہوں نے کلب میں گزارے اور پھر ٹھیک چار گھنٹوں بعد ڈگلس دروازے پر نظر آیا۔ صفدر نے اسے مخصوص اشارہ کیا تو وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا اور ایک خالی کرسی لے کر بیٹھ گیا۔

"کیا پینا پسند کریں گے آپ مسٹر ڈگلس"...... جولیا نے مہذب انداز میں پوچھا۔

"سوری مس۔ میں شراب نہیں پیتا۔ صرف لائم جوس لوں گا"۔ ڈگلس نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مڑ کر قریب موجود ویٹر کو ایک لائم جوس لانے کے لئے کہہ دیا۔

"مسٹر ڈگلس۔ اس ملک کی ٹارج ایجنسی کو نجانے کیوں ہم پر کوئی شک پڑ گیا۔ ہم ہوٹل میں موجود تھے کہ ٹارج ایجنسی کے ارکان ہمیں ہیڈ کوارٹر لے گئے"...... جولیا نے بات کا آغاز کرتے

ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع مل گئی تھی مس اور میں نے محکمہ سیاحت کے ڈائریکٹر جنرل کے ذریعے وہاں بات کی تو چیف کرنل الیگزینڈر کے نمبر ٹو مارٹرس نے مجھے بتایا کہ شک کی بنا پر ایسا کیا گیا تھا لیکن شک دور ہونے پر آپ کو واپس بھیج دیا گیا ہے۔ میں نے کوٹھی فون کیا لیکن وہاں سے کسی نے فون نہ اٹھایا۔ میں انتظار کرتا رہا اور اب مسٹر جیرٹ کی کال آ گئی۔ بہرحال میں آپ سب کی خدمت کے لئے حاضر ہوں"...... ڈگلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ڈگلس۔ صرف ٹارج ایجنسی ہی نہیں یہاں شوالا میں بلیک اسکائی ایجنسی ہے جس کا چیف مورس ہے اور وہ بھی ہمارے پیچھے پڑ گیا ہے اس لئے ہم ایسا محفوظ ٹھکانہ چاہتے ہیں جہاں نہ بلیک اسکائی ایجنسی والے پہنچ سکیں اور نہ ٹارج ایجنسی کے ایجنٹ ہمیں ٹریس کر سکیں۔ کیا آپ ہمارے لئے کسی ایسی رہائش گاہ کا بندوبست کر سکتے ہیں جہاں ہم محفوظ رہیں اور اگر وہاں بھی خطرہ ہو تو ہم وہاں موجود کسی خفیہ راستے سے نکل سکیں"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے خود اس بات کا احساس ہے کہ آپ کو ٹارج ایجنسی کی وجہ سے بے حد ڈسٹربنس ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے آپ کی فوری روانگی کے انتظامات کر لئے ہیں۔ اگر آپ کی خواہش ہو تو ہم یہاں سے ایک اور خفیہ جگہ چلے جاتے ہیں اور جس جگہ میں آپ کو لے جاؤں گا وہ جگہ آپ کی مرضی کے عین مطابق ہو گی"...... ڈگلس

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں۔ لیکن ظاہر ہے یہاں بھی نگرانی ہو رہی ہو گی ہماری"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہاں بظاہر کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن میں احتیاطاً اپنے ساتھ کلرڈ شیشوں والی اسٹیشن ویگن لے آیا ہوں اگر آپ پسند کریں تو"...... ڈگلس نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ آپ واقعی اچھے ٹریولنگ ایجنٹ ثابت ہو رہے ہیں چلیں"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے ہینڈ بیگ کھول کر رقم نکالی اور پھر ویٹر کو بلا کر بل ادا کیا اور پھر وہ سب ایک ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ڈگلس بھی فوراً ہی ان کے پیچھے بار سے باہر آیا اور انہیں ایک کلرڈ شیشوں والی سٹیشن ویگن پر سوار کر کے وہ کلب کے کمپاؤنڈ سے باہر آ گیا۔ یہ عام سی ویگن تھی اس پر جی ٹی ایجنسی کا نام درج نہ تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ڈگلس نے جس سڑک پر ویگن موڑی۔ وہ شہر کے مضافات کی طرف جانے والی سنگل روڈ تھی جس پر ٹریفک قطعاً موجود نہ تھی اور پہلے تو اس سڑک کے اطراف میں کچے پکے مکان نظر آتے رہے۔ اس کے بعد کھیتوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔

سڑک آگے جا کر کچے راستے میں بدل گئی اور اسٹیشن ویگن اس کچے راستے پر ہچکولے کھاتی ہوئی کھیتوں کے درمیان چلتی ہوئی کافی

دور درختوں کے ایک وسیع جھنڈ کے اندر داخل ہو گئی۔ یہ درختوں کا ایک وسیع ذخیر تھا۔ سارے درخت باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت لگائے گئے تھے اور یہ سارے درخت عمارتی لکڑی والے تھے۔ اس ذخیرے کے عین درمیان میں ایک حویلی نما عمارت موجود تھی۔ جو رقبے کے لحاظ سے خاصی وسیع تھی لیکن تھی یک منزلہ۔ اس کا لکڑی کا بڑا سا پھاٹک بند تھا۔ ڈگلس نے اسٹیشن ویگن کو پھاٹک کے سامنے روک دیا اور پھر مخصوص انداز میں ہارن بجایا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ پھاٹک کھولنے والا ایک مقامی نوجوان تھا۔ جس کے جسم پر دیہاتی لباس تھا۔ ڈگلس اسٹیشن ویگن اندر لے گیا اور اندر داخل ہوتے ہی جولیا سمیت سارے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ عمارت کے وسیع کھلے حصے میں چار بڑے بڑے ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ چاروں ہیلی کاپٹر پر ایسے نشانات موجود تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ جی ٹی اے کے ذاتی ہیلی کاپٹر ہوں۔

"یہ ہیلی کاپٹر کیا کمپنی کی ملکیت ہیں"...... جولیا نے اسٹیشن ویگن سے نیچے اترتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ بین الاقوامی سروے ڈیپارٹمنٹ نے تین سال قبل کرانس کے پہاڑی علاقے کا سروے کیا تھا۔ جب سروے کا کام ختم ہو گیا تو انہوں نے یہ ہیلی کاپٹر فروخت کر دیئے اور ہمارے چیف نے انہیں خرید لیا۔ یہ کل چھ ہیلی کاپٹر تھے جس میں سے دو واقعی جی ٹی اے کے استعمال میں رہتے ہیں جبکہ یہ چار یہاں

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

موجود ہیں۔ انہیں ایمرجنسی میں استعمال کیا جاتا ہے“...... ڈگلس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ ڈگلس انہیں لے کر عمارت کے اندر پہنچا۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں صوفے اور کرسیاں موجود تھیں۔

”آپ یہاں تشریف رکھیں۔ میں آپ کے لئے ضروری سامان لے کر واپس آتا ہوں“...... ڈگلس نے کہا اور پھر جولیا کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا لیکن چند لمحے بعد وہ اسی نوجوان کے ساتھ دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔

”یہ کیرل ہے۔ میری واپسی تک یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ یہاں ہر چیز موجود ہے۔ کھانے پینے کا وافر سامان۔ حتیٰ کہ نیچے تہہ خانے میں جدید ترین اسلحہ بھی موجود ہے آپ جو چاہیں لے سکتے ہیں“...... اس نے کہا۔

”کافی مل جائے گی“...... اس بار صفدر نے کہا۔

”یس سر۔ میں لے آیا ہوں“...... کیرل نے کہا اور پھر وہ ڈگلس کے ساتھ ہی باہر چلا گیا۔

”ہیلی کاپٹر یہاں موجود ہونے سے ہمارے لئے واقعی سہولت ہو جائے گی۔ ان سروے کرنے والے ہیلی کاپٹروں سے ہم دور نزدیک کا آسانی سے سروے کر سکتے ہیں“...... خاور نے کہا۔

”ہاں۔ ہم سیاح ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ ہم لازماً کل ہی جائیں۔ پھر جی ٹی اے کے ہیلی کاپٹر پر ہم جائیں گے سیاحت

کرنے۔ ٹارج ایجنسی اس سے کیا ثابت کر سکے گی“...... صفدر نے جواب دیا۔

”وہ ہماری وہاں کڑی نگرانی شروع کر دے گی۔ اس طرح ہم کھل کر کام نہ کر سکیں گے“...... تنویر نے کہا۔

”وہاں کام عمران کے پہنچنے کے بعد ہی شروع ہوگا اور جہاں عمران ہو وہاں نگرانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو تنویر کے ہونٹ خود بخود بھینچ گئے۔

”اصل بات تو اس فیکٹری کو تلاش کرنا ہے۔ ایک بار فیکٹری کا پتہ چل جائے تو پھر ہمیں اسے ٹارگٹ کرنا ہے اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا“...... صدیقی نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چند لمحوں بعد کیرل ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے پر کافی کی نو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ادب سے ایک ایک پیالی سب کے ہاتھ میں دی اور ٹرے لے کر واپس کمرے سے باہر چلا گیا۔ وہ سب لطف لے کر کافی سپ کرنے لگے۔ لیکن ابھی کافی ختم ہی ہوئی تھی کہ یکلخت باہر سے ایک دردناک انسانی چیخ سنائی دی اور وہ ابھی یہ آواز سن کر چونکے ہی تھے کہ یکلخت دس مشین گنوں سے مسلح افراد دوڑتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوئے۔

”خبردار اگر کسی نے حرکت کی“...... ان میں سے ایک نے چیختے ہوئے کہا جبکہ باقی افراد بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے چاروں طرف پھیل کر کھڑے ہو گئے۔ البتہ ان کی مشین گنوں کا رخ جولیا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

اور اس کے ساتھیوں کی طرف ہی تھا۔ اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا نوجوان کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور تھا اور چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم اور یہ سب"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"میرا نام چارلس ہے اور میں ٹارج ایجنسی کے چیف کا نمبر ٹو ہوں۔ تم سمجھ رہے تھے کہ ٹارج ایجنسی سے بھاگ کر تم بچ جاؤ گے"...... چارلس نے انتہائی تحقیرانہ لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ تمہیں کس احمق نے ٹارج ایجنسی میں شامل کر دیا ہے۔ ہم سیاح ہیں جہاں چاہیں جائیں۔ تم کون ہو پوچھنے والے"...... اس کی بات سن کر جولیا نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سیاح۔ ہونہہ۔ تم سمجھتے تھے کہ سپیشل میک اپ کر کے تم اسی طرح سیاح بنے رہو گے۔ یہ دیکھو تمہاری اصل شکلوں کی تصویریں"...... چارلس نے اسی طرح طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس نے ہاتھ کو آگے کی طرف جھٹکا تو سفید رنگ کی ایک گیند جولیا اور اس کے ساتھیوں کے درمیان فرش پر گر کر پھٹی اور دوسرے لمحے کمرہ سفید رنگ کے تیز دھویں سے بھر گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ مل سکا اور ان کے

ذہن تاریک ہو گئے۔ پھر جب جولیا کو ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ ایک وسیع ہال نما کمرے میں لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے ساتھ ، کرسیوں پر اسی طرح جکڑے ہوئے تھے اور ایک آدمی باری باری سب کے بازو میں انجکشن لگاتا جا رہا تھا۔ آخری آدمی کو انجکشن لگا کر وہ تیزی سے مڑا اور ایک طرف دیوار میں موجود لوہے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ باہر جا کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"یہ ہم کہاں ہیں"...... اسی لمحے جولیا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے تنویر کی آواز سنائی دی اور جولیا نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔

"یقیناً ٹارج ایجنسی کے کسی اڈے میں ہیں۔ اوہ اوہ۔ یہ تو ڈگلس ہے۔ یہ بھی یہاں موجود ہے"...... جولیا نے آخر میں کرسی پر موجود بے ہوش ڈگلس کو دیکھتے ہوئے چونک کر کہا اور پھر ایک ایک منٹ کے وقفے سے سارے ہوش میں آتے گئے۔ سب سے آخر میں ڈگلس ہوش میں آیا۔ وہ بھی ہوش میں آنے کے بعد حیرت بھرے انداز میں سر گھما کر انہیں دیکھ رہا تھا۔

"ڈگلس تم کیسے ان کے ہاتھ چڑھ گئے"...... جولیا نے ڈگلس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں اسٹیشن ویگن پر واپس جب شہر پہنچا تو ایک جگہ پولیس

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

گاڑیوں کے کاغذات چیک کر رہی تھی۔ میرے کاغذات درست تھے اس لئے میں بے فکر تھا لیکن جیسے ہی میں کاغذات چیک کرانے کے لئے نیچے اترا۔ ایک پولیس مین نے میری ناک پر کوئی چیز ماری اور اس کے بعد مجھے یہاں ہوش آیا ہے''...... ڈگلس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ پلاننگ کے تحت ہمیں پکڑا گیا ہے۔ لیکن یہ لوگ اس جگہ تک کیسے پہنچ گئے''...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''یہ ٹارج ایجنسی کے لوگ ہیں عام لوگ نہیں ہیں اور پھر اپنے ملک میں ظاہر ہے ان کے ذرائع بھی زیادہ ہوں گے۔ اس لئے یہ بحث اب فضول ہے کہ کیا ہوا۔ بلکہ اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اب ہمارا اقدام کیا ہونا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ واقعی اس طرح ہم لوگ ان سے پیچھا نہ چھڑا سکیں گے۔ اس لئے میں نے دوسرا فیصلہ یہ کہ اب ہمارا اندر دفاعی نہیں ہوگا بلکہ جارحانہ ہوگا''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''ویری گڈ مس جولیا۔ اب لطف آئے گا کام کرنے کا۔ سیاح بن کر تو ہم بھیڑیں بن گئے تھے''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ لوہے کا دروازہ کھلا اور وہ سب کرنل الیگزینڈر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر

چونک پڑے کرنل الیگزینڈر کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ نمایاں تھی۔ اس کے پیچھے چارلس تھا اور ان دونوں کے عقب میں ایک مشین گن بردار تھا۔

''ویل ڈن چارلس۔ تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ساری ہی سیکرٹ سروس کو اکٹھا پکڑ لیا ہے۔ کاش وہ عمران بھی ان میں شامل ہوتا تو ان کی موت کا لطف دو بالا ہو جاتا''...... کرنل الیگزینڈر نے بڑے مسرت بھرے انداز میں ان سب کو دیکھتے ہوئے چارلس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''چیف۔ یہ اپنی طرف سے تو فرار ہو کر غائب ہو گئے تھے۔ پہاڑیوں میں رک کر انہیں تلاش کرنے سے بہتر تھا کہ میں باہر نکل کر انہیں تلاش کروں چنانچہ میں نے بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے گرد اپنی نفری بڑھا دی اور ہر طرف سخت چیکنگ کے احکامات دے دیئے۔ میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فائل دیکھ رہا تھا جس کے ساتھ مارٹرس کی بھی ایک رپورٹ تھی۔ میں نے اس رپورٹ کو دیکھا تو مجھے اس میں جی ٹی اے اور ڈگلس کے بارے میں علم ہوا۔ مارٹرس نے انہیں شک کی بنا پر گرفتار کیا تھا لیکن پھر ان سے پوچھ گچھ اور ان کے میک اپ چیک کرنے کے بعد انہیں کلیئر کر دیا تھا لیکن آپ کو سوئس نژاد لڑکی کی وجہ سے شک ہوا تھا کہ وہی لوگ ہیں اور آپ نے اس رہائش گاہ پر ریڈ بھی کیا تھا لیکن یہ لوگ وہاں پہنچے ہی نہیں تھے۔ ڈگلس کا نام سامنے آیا تو میں نے اس کے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر میں نے اس کی خفیہ نگرانی کرائی۔ اس کا فون ٹیپ کرایا۔ چند گھنٹے قبل ڈگلس کو شوالا سے ایک ن کیا گیا۔ جب میں نے فون کی ٹیپ سنی تو ڈگلس اور اس کے اتھ بات کرنے والے آدمی کی باتیں سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ وہی لوگ ہیں اور ایک بار پھر جی ٹی اے کی مدد لے رہے ہیں۔ لس کے سیل فون کی لوکیشن ٹریس کرنے میں دیر نہ لگی۔ اس لئے ں نے اپنے آدمیوں کو اس رہائش گاہ تک پہنچنے اور اسے گھیرنے کا م دے دیا اور دوسری طرف ڈگلس کو بھی قابو کرنے کے احکامات ے دیئے۔ ان کی رہائش گاہ پر میں نے اپنی نگرانی میں ریڈ کیا۔ ر ایک ہی آدمی تھا جسے سائیلنسر لگے ریوالور سے گولی مار دی گئی ہم نے انہیں گھیر لیا۔ چونکہ یہ خطرناک لوگ تھے اس لئے میں سانس روک کر ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا اٹیک کر یہ سب بے ہوش ہو گئے۔ چونکہ میرے ساتھی بھی ساتھ ہی ہوش ہو گئے تھے۔ اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر کال کر کے رے افراد منگوا لئے اور انہیں بے ہوشی کے عالم میں یہاں بلیک میں کرسیوں سے جکڑ دیا گیا۔ ہم نے ان کے میک اپ واش نے کی کوشش کی لیکن کوشش کے باوجود ہم ان کے میک اپ نہیں کر سکے ہیں لیکن اسکن چیکر مشین کے مطابق یہ بات طے لہ یہ میک اپ میں ہیں اور دوسری افسوس کی بات یہ ہے کہ بں سے چار افراد کم ہیں جن میں عمران، اس کا ایک ساتھی اور

دو سیاہ فام افراد شامل ہیں۔ بہرحال ان کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ ان سب کے ملتے ہی میں نے آپ کو رپورٹ دی اور پھر آپ کے پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی میں نے انہیں ہوش میں لانے کے انجکشن لگوا دیئے اور اب یہ اس بے بسی کے عالم میں آپ کے سامنے موجود ہیں“...... چارلس نے مکمل رپورٹ دیتے ہوئے کہا اور جولیا سمیت سب کے ہونٹ بھنچ گئے۔

”یہاں کی ٹارج ایجنسی میں سب احمقوں کو بھرتی کیا جاتا ہے پہلے ہمارے میک اپ چیک کئے گئے اور اب ہمیں یہاں لا کر قید کر دیا گیا۔ ہر بار یہی کہا جا رہا ہے کہ ہم مشکوک ہیں آخر آپ لوگوں کی تسلی کیسے ہو گی“...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”چارلس ابھی نیا آیا ہے ٹارج ایجنسی میں مس جولیانا فٹز واٹر۔ جبکہ مجھے تم لوگوں کے بارے میں ساری معلومات حاصل ہیں۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ اس عمران نے ایسا میک اپ ایجاد کر رکھا ہے جو کسی بھی کیمیکل سے صاف نہیں ہوتا صرف نمک ملے پانی سے صاف ہوتا ہے۔ چنانچہ فکر مت کرو۔ ابھی یہ چند لمحوں میں تم اصل شکلوں میں ہو گے“...... کرنل الیگزینڈر نے فاخرانہ لہجے میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

”نمک ملا پانی“...... چارلس نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ جاؤ۔ پانی میں نمک ملا کر اسے نیم گرم کرو اور تولیہ لے آؤ۔ پھر دیکھو ان کی اصل شکلیں“...... کرنل الیگزینڈر نے اسی طرح

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

فاخرانہ لہجے میں کہا اور چارلس سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ کرنل الیگزینڈر کی بات سن کر اس سب کے جسم بے اختیار کسمانے لگ گئے تھے۔ کیونکہ ظاہر ہے نمک ملے نیم گرم پانی سے ان کا میک اپ صاف ہو ہی جانا تھا اور اس کے بعد کرنل الیگزینڈر نے ان میں سے ایک ایک کے جسم میں مشین گن کے پورے برسٹ اتار دینے تھے لیکن کرسیوں کی گرفت کچھ اس قدر سخت تھی کہ سوائے کسمانے کے وہ کچھ اور کر بھی نہ سکتے تھے۔

"جناب۔ میرا کیا قصور ہے۔ مجھے کیوں پکڑا گیا ہے"۔ اچانک ڈگلس نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بھی ان کے ساتھی اور مددگار ہو۔ نانسنس"...... کرنل الیگزینڈر نے چونک کر ڈگلس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں ان کا ساتھی نہیں ہوں۔ میں تو جی ٹی اے کا ایجنٹ ہوں۔ میرا ان سے کیا تعلق۔ میری ایئر پورٹ پر ڈیوٹی تھی۔ یہ سیاح وہاں اترے تو میں نے انہیں کنکٹ کیا۔ یہ جی ٹی اے کی خدمات حاصل کرنے پر تیار ہو گئے۔ چنانچہ میں ان کی فرمائش پر انہیں کوٹھی میں چھوڑ گیا۔ میں نے ان کے کاغذات چیک کرائے اجازت نامہ حاصل کئے۔ اس کے بعد یہ غائب ہو گئے اور آج مجھے ان کا فون آیا اور انہوں نے کہا کہ میں ایک کلرڈ شیشوں والی ویگن لے کر شوالا میں آ جاؤں۔ چنانچہ میں وہاں آیا اور پھر

ویگن پر انہیں دوسری رہائش گاہ لے گیا۔ وہ رہائش گاہ بھی جی ٹی اے کی ملکیت ہے۔ وہاں جی ٹی اے کے ہیلی کاپٹر بھی موجود ہیں۔ انہیں وہیں چھوڑ کر میں انتظامات کرنے جا رہا تھا کہ پولیس نے مجھے بے ہوش کر دیا اور پھر میری آنکھ یہاں کھلی"...... ڈگلس نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ کرنل الیگزینڈر کوئی جواب دیتا۔ اسی لمحے چارلس ایک اور آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ دوسرے آدمی نے ایک بالٹی اٹھائی ہوئی تھی اور کاندھے پر تولیہ ڈالا ہوا تھا۔

"چارلس۔ اس جی ٹی اے ایجنٹ کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... کرنل الیگزینڈر نے چارلس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف۔ یہ جی ٹی اے کا ایجنٹ ہے۔ میں نے خود جی ٹی اے ہیڈ کوارٹر جا کر تحقیقات کی تو انہوں نے اسے اپنا باقاعدہ ایجنٹ تسلیم کیا ہے۔ میں تو اسے رہا کر دینا چاہتا تھا لیکن میں نے سوچا کہ آپ جو فیصلہ کریں"...... چارلس نے جواب دیا۔

"اس رہائشی جگہ کی تلاشی لی تھی جہاں یہ انہیں لے گیا تھا"۔ کرنل الیگزینڈر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ مگر وہاں سوائے کھانے پینے کے سامان اور جی ٹی اے کے ان ہیلی کاپٹروں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا وہ واقعی جی ٹی اے کا ہی پوائنٹ ہے انہوں نے اسے تسلیم کیا ہے"...... چارلس نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"اوکے۔ ان سب کا میک اپ صاف کراؤ"...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور چارلس کے کہنے پر بالٹی اٹھائے ہوئے آدمی تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس آدمی نے بالٹی نیچے رکھی اور پھر تولیہ اس کے اندر موجود نمک ملے پانی میں بھگویا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کے چہرے کو بھیگے ہوئے تولئے سے رگڑنا شروع کر دیا۔ جولیا نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"باس۔ یہ میک اپ میں نہیں ہے"...... چند لمحوں کے بعد اس آدمی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور جولیا نے نہ صرف چونک کر آنکھیں کھول دیں بلکہ دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر بھی قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ واقعی اس سپیشل میک اپ کو نمک ملے پانی سے فوراً صاف ہو جانا چاہتے تھا لیکن پانی سے بھیگے ہوئے تولئے کے رگڑنے کے باوجود جولیا کا چہرہ ویسے کا ویسا ہی تھا معمولی سا فرق بھی نہ پڑا تھا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ میک اپ کیوں صاف نہیں ہوا"۔ کرنل الیگزینڈر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میک اپ ہوتا تو صاف ہوتا۔ تم لوگ نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہو۔ ایک بات تم نے اپنے ذہن میں بٹھا لی ہے کہ ہم مشکوک ہیں اور ہمارے چہرے پر میک اپ ہے اور اب اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہو"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے دکھاؤ تولیہ۔ میں خود اس کا میک اپ صاف کرتا ہوں"...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے تولئے کو اچھی طرح پانی میں بھگویا اور جولیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے واقعی تنویر کے چہرے پر تولئے کو پوری قوت سے رگڑنا شروع کر دیا۔ لیکن نتیجہ وہی نکلا جو پہلے جولیا کے چہرے پر تولیہ رگڑنے سے نکلا تھا۔

تنویر کا چہرہ بھی ویسے کا ویسے ہی تھا اور کرنل الیگزینڈر نے انتہائی غصیلے انداز میں ہاتھ میں پکڑا ہوا تولیہ فرش پر دے مارا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ جھنجلاہٹ تھی۔ بالکل اس شکاری جیسی جھنجلاہٹ جسے بڑی مشکل سے شکار نظر آیا ہو مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے شکار کر سکے شکار غائب ہو جائے۔

"تم الو۔ احمق۔ نانسنس۔ ڈیم فول۔ تم ان غیر ملکی سیاحوں پر خواہ مخواہ شک کر بیٹھے۔ جب تم نے چیک کر ہی لیا تھا تو پھر دوبارہ کیوں انہیں پکڑا"...... کرنل الیگزینڈر یکلخت غصے سے چیختے ہوئے چارلس پر چڑھ دوڑا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ وہ۔ وہ"...... چارلس نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے کال ہی ایسے کی تھی جیسے تم نے کوئی بڑا تیر مار لیا ہے۔ ایک تو میں پہلے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی وجہ سے پریشان ہوں اور ادھر اب محکمہ سیاحت علیحدہ ہم پر چڑھ دوڑے گا۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔ نانسنس۔ انہیں آزاد کر کے واپس بھجوا دو۔ اس ٹریولنگ ایجنٹ کو بھی۔ میں واپس جا رہا ہوں''...... کرنل الیگزینڈر نے غصیلے لہجے میں چارلس سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جولیا اور ان کے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

''آئی ایم سوری۔ آپ لوگوں کو واقعی تکلیف اٹھانی پڑی لیکن جن لوگوں کا شک آپ پر کیا گیا تھا وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے ہمیں بار بار چیک کرنا پڑا۔ بہرحال اب آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بھی اسے بھول جائیں گے''...... کرنل الیگزینڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سب کچھ مجبوراً کر رہا ہے اگر جولیا اور اس کے ساتھی غیر ملکی سیاح نہ ہوتے تو یقیناً وہ معذرت کرنے کے بجائے انہیں بے گناہ سمجھنے کے باوجود گولیاں مار کر دفن کر دینے کا فیصلہ کرتا۔

''اب آپ نے معذرت کر لی ہے تو ٹھیک ہے ہم بھی کوئی شکایت نہ کریں گے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل الیگزینڈر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر واقعی غصے اور پریشانی کے تاثرات تھے۔

جیپ ہلکی رفتار سے پہاڑی راستوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر چارلس کا اسسٹنٹ کارل بیٹھا ہوا تھا۔ جبکہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر مائیکل اور عقبی سیٹوں پر اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

''یہ اتنی بڑی مسلح فوج آخر ان ویران پہاڑیوں پر کیوں آ بیٹھی ہے۔ ان پہاڑیوں میں تو مجھے ایسی کوئی بات نہیں نظر آتی کہ یہاں اتنی فوج تعینات کی جائے۔ نہ ہی یہاں کوئی بیس کیمپ نظر آ رہا ہے''...... مائیکل نے مسکراتے ہوئے کارل سے پوچھا۔

''تم نہیں سمجھو گے۔ کچھ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ لوگ ادھر آنے والے ہیں ان کی چیکنگ ہو رہی ہے۔ تم خوش قسمت ہو کہ باس کو تم پر رحم آ گیا ورنہ تمہاری لاش یہیں پہاڑیوں میں پڑی رہ جاتی۔ باس بے حد سخت ہیں۔ آدمی کو تو اس طرح مار دیتا ہے جیسے مچھروں کو مسل دیا جاتا

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہے''...... کارل نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ۔ ویسے تو وہ بہت رحم دل نظر آ رہا ہے۔ اب دیکھو۔ اس نے ہم پر رحم کرتے ہوئے ہمیں اس جیپ میں بھجوایا ہے۔ لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا یہاں کیا کام''...... مائیکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ کرانس کی ایک خفیہ فیکٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ مسلح افراد اس فیکٹری کو بچانے اور ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کے لئے موجود ہیں''...... کارل نے کہا۔

''ایک عام سی فیکٹری کو بھلا پاکیشیائی ایجنٹ کیوں تباہ کریں گے۔ ان سے ان کا کیا مفاد ہو سکتا ہے اور میں تو ان علاقوں کا کیڑا ہوں۔ یہاں کہاں سے آ گئی کوئی فیکٹری۔ میں نے تو آج تک نہیں دیکھی یہاں کوئی فیکٹری''...... مائیکل نے کہا۔

''تم احمق انسان۔ تم ان باتوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ یہ کوبرا میزائل فیکٹری ہے۔ یہاں میزائل بنتے ہیں اور تمہیں کہاں سے نظر آ جائے گا زمین کے اندر ہوتی ہے اور اس کو انتہائی خفیہ رکھا جاتا ہے''...... کارل نے منہ بنا کر کہا۔

''تو کیا آپ جانتے ہیں کہ فیکٹری کہاں ہے''...... مائیکل نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے خود معلوم نہیں کہ کہاں ہے''...... کارل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''فیکٹری زمین کے اندر اپنے آپ تو نہ بن جاتی ہو گی۔ آخر اس کے لئے مشینیں آتی ہوں گی کام ہوتا ہو گا ہم تو یہیں رہتے ہیں۔ ہمیں تو آج تک کوئی مشین کام کرتے نظر نہیں آئی پھر ان ایجنٹوں کو کیسے نظر آ جائے گی یہ کوبرا میزائل فیکٹری۔ کیا انہوں نے آنکھوں میں جادوئی عینکیں لگا رکھی ہوتی ہیں کہ زمین کے اندر کے چیزیں انہیں نظر آنے لگ جاتی ہیں''...... مائیکل کے لہجے میں شدید حیرت تھی اور کارل ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''تم سیدھے سادے لوگ ہو۔ تمہیں کیا پتہ۔ بہرحال کوبرا میزائل فیکٹری یہیں ہے پراگ ویلی کے قریب اور تم جس آدمی کے سامنے تھے وہ کوئی معمولی آدمی نہیں تھا۔ کرانس کی ٹاپ ایجنسی کا چیف تھا۔ کبھی نام سنا ہے ٹارج ایجنسی کا۔ یہ اسی ایجنسی کا سیکنڈ چیف ہے اور چیف تو تمہیں دیکھتے ہی گولی مار دینے کا کہہ رہا تھا۔ مگر باس نے تمہیں گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ اس پر چیف ناراض ہو کر پراگ ویلی واپس چلا گیا۔ وہ باس سے بھی زیادہ سخت ہے اور اس نے نجانے تم لوگوں کی جان کیوں بخش دی ہے ورنہ وہ ایسا انسان نہیں ہے کہ کسی پر رحم کرے۔ وہ شک کی بنیاد پر ہی گولی مار دینے کا عادی ہے''...... کارل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو اب بھی اس بات پر یقین نہیں آ رہا ہے کہ ان پہاڑیوں میں کوئی کوبرا میزائل فیکٹری ہے جہاں میزائل بن رہے ہوں''...... مائیکل نے کہا تو کارل ہنس پڑا۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

"یہ حکومتوں کے خفیہ کام ہوتے ہیں مائیکل۔ مجھے پورا تو معلوم نہیں البتہ چیف کہہ رہا تھا کہ بلیک گھوسٹ کی کسی پہاڑی کے نیچے ہے کوبرا میزائل فیکٹری۔ اب پتہ نہیں پہاڑی کون سی ہے یہاں سے سب پہاڑیاں ایک جیسی خشک اور بنجر ہیں"...... کارل نے کہا۔

"بہرحال ہمیں کیا۔ ویسے جب تک یہ ایجنٹ پکڑے نہ گئے۔ ہمارے کاروبار کے لئے بڑا مسئلہ بن جائے گا"...... مائیکل نے کہا۔

"تم یہ چیف والا کارڈ سنبھال کر رکھنا یہ تمہارے بے حد کام آئے گا"...... کارل نے ہنستے ہوئے کہا اور مائیکل نے سر ہلا دیا پھر تقریباً دو گھنٹے تک جیپ مختلف پہاڑی راستوں پر کبھی اوپر جاتی اور کبھی نیچے اترتی ہوئی آخر کار ایک پہاڑی کے دامن میں موجود ایک چھوٹے سے قصبے میں داخل ہو گئی۔

"بس یہیں اتار دو ہمیں۔ بہت بہت شکریہ۔ ویسے اگر پینے پلانے کا شوق ہو تو آ جاؤ"...... مائیکل نے کہا۔

"شکریہ۔ باس وہاں میرا انتظار کر رہا ہو گا اس لئے مجھے فوراً واپس جانا ہے"...... کارل نے کہا اور مائیکل اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔ جب جیپ چلی گئی تو وہ لوگ بستی کے درمیان بنے ہوئے ایک بڑے مکان کی طرف بڑھنے لگے۔ مکان کا دروازہ بند تھا۔ مائیکل نے دستک دی تو دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔

"اوہ۔ مائیکل تم۔ آ جاؤ اندر"...... دروازے کھولنے والے نے

چونک کر کہا اور مائیکل سر ہلاتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اندر پہنچ گئے۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں زمین پر چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ فرنیچر ٹائپ کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔

"چیف ایجنٹ ریڈ کارٹر کہاں ہے"...... مائیکل نے وہیں چٹائی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی اطلاع دیتا ہوں"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے ایک اور دروازہ کھول کر غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ افراد اندر داخل ہوا۔

"آپ بخیریت پہنچ گئے۔ شکر ہے۔ ورنہ مجھے اچانک کیمپ میں طلب کیا گیا تو میں بے حد پریشان ہوا تھا عمران صاحب"۔ آنے والے نے وہیں چٹائی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو جواب میں مائیکل مسکرا دیا جو دراصل عمران تھا۔

"نقشہ تو ہو گا یہاں کا تمہارے پاس"...... عمران نے پوچھا اور ریڈ کارٹر سر ہلاتے ہوئے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے تم لوگ اس طرح بیٹھے ہو جیسے ابھی یہاں سے دارلافانی کی طرف کوچ کرنے کا ارادہ ہو۔ بھائی آرام سے بیٹھو۔ اب چارلس نے تو ہمیں کلیئر کر ہی دیا ہے۔ اب کس بات کی فکر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب مسکرا کر ذرا سے پھیل کر بیٹھ گئے۔

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

"ماسٹر۔ جب اس نے گولی مارنے کا حکم دیا تھا تو میں تو حملہ کرنے ہی لگا تھا"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چارلس پر حملہ کرنا ہوتا تو میں بھی کر سکتا تھا لیکن ایسا ہوتا تو ہمارا وہاں سے نکلنا مشکل ہو جاتا"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چارلس پر نہیں ماسٹر۔ اس کارل پر جس نے مشن گن تانی تھی"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر تم حملہ کر دیتے تو ہم یہاں اطمینان سے نہ بیٹھے ہوتے بھاگ دوڑ شروع ہو جاتی۔ جوزف کیا بات ہے۔ تم بوڑھے بکرے کی طرح تھوتھنی لٹکائے رہتے ہو۔ نہ چمک نہ بھڑک۔ نہ بول نہ چال۔ اس طرح تو لدی آماشی کی جھیل میں تمہاری لاش تیرنے لگ جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس نجانے کیا بات ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے میں واقعی بے کار ہو گیا ہوں۔ بس بھاگ دوڑ ہی ہو رہی ہے اور ہمیں کوئی ایکشن کرنے کا موقع ہی نہیں مل رہا"...... جوزف نے بڑے اداس سے لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہو۔ اس کا بھی موقع آئے گا"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو الفاظ جوانا کو کہنے چاہئیں تھے وہ تم کہہ رہے ہو۔ مار دھاڑ اور لاشیں گرانے کا کام تو جوانا کا ہے۔ تمہارے اندر لاشیں گرانے

کا احساس کیسے جاگ اٹھا ہے۔ تم تو بے حد شانت رہنے والے آدمی تھے۔ آدمی نہیں شانت ہاتھی"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میری طاقت ہی میرے لئے سب کچھ ہے اور تم نہیں جانتے وچ ڈاکٹر ڈوشو۔ واقعی گریٹ تھا۔ وہ مجھے کہتا تھا پرنس جوزف ایک وقت آئے گا کہ تم دیوتا مانکو کی معبد کے اداس الو بن جاؤ گے۔ پھر تم میرے پاس آنا میں تمہیں دوبارہ پرنس بنا دوں گا لیکن اس سے ایک بارکتانی جھیل پر رہنے والے کالے سانپ کی شان میں گستاخی ہو گئی اور کالے سانپ نے اسے پھونک مار کر جلا دیا"...... جوزف نے بڑے اداس سے لہجے میں کہا۔

"تم اب واقعی دیوتا مانکو کے معبد کے اداس الو بن گئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا جبکہ ٹائیگر اور جوانا دونوں مسکرا رہے تھے۔

"ہاں باس۔ اب میں واقعی اداس الو بن چکا ہوں۔ اب میں پرنس جوزف دی گریٹ نہیں رہا۔ وہ جوزف دی گریٹ جس کا نام سن کر خونخوار شیر اپنی دمیں دبا لیتے تھے۔ اب تو میں جھیل آماشی کی جھاڑیوں میں رینگنے والا وہ کیڑا ہوں جسے سرخ چیل بھی نہیں کھاتی"...... جوزف پر واقعی اداسی کا شدید دورہ پڑا ہوا تھا۔

"تو فکر نہ کرو۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو کی روح پرسوں مجھ سے ملاقات کے لئے آئی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ دیوتا مانکو کے معبد کے الوؤں نے بطور احتجاج ہڑتال کر دی ہے۔ اس لئے جوزف کو

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

دوبارہ گریٹ بننا چاہئے۔ اس نے مجھے نسخہ دیا ہے“...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اچھا پھر تو باس تم ضرور وہ نسخہ مجھے بتاؤ“...... جوزف نے منہ کرتے ہوئے کہا۔

”بس ایک شرط پوری کرنی پڑے گی اور کچھ نہیں۔ یہ بھی گریٹ وچ ڈاکٹر کی بتائی ہوئی شرط ہے“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”شرط۔ کون سی شرط“...... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

”شرط یہ ہے کہ روزانہ ایک ہزار ڈنڈ نکالنے پڑیں گے بغیر کسی وقفے کے“...... عمران نے کہا۔

”منظور ہے“...... جوزف نے فوراً ہی حامی بھر لی۔

”ایک ہزار ڈنڈ روزانہ۔ باس کیا یہ شرط زیادہ سخت نہیں ہے“...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو کی روح کی شرط ہے۔ کیوں جوزف۔ کیا تم گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو کے حکم سے انکار کر سکتے ہو“۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ نو باس۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو کے حکم سے انکار کا مطلب خوفناک اور عبرتناک موت ہوتا ہے باس“...... جوزف نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”بس تو پھر یاد رکھو۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو کی روح نے مجھے

بتایا ہے کہ اب پرنس کے دوبارہ عظیم بننے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اسے ڈنڈ پرنس بنا دیا جائے اور چونکہ گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو کو پرنس جوزف سے بے حد محبت ہے لہٰذا اس نے حکم دیا ہے کہ اب جوزف ڈنڈ پرنس کہلائے گا اور بنے گا۔ چنانچہ اس کی روح نے مجھے جو شرط بتائی اس پر تمہیں عمل کرنا ہے اور یہی نہیں۔ تم پر جب بھی اداسی غالب آئے گی تم اسی وقت ڈنڈ نکالنا شروع کر دینا۔ یہ الگ سے سو ڈنڈ ہیں“...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اوہ باس۔ تھینک گاڈ۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ڈوشو نے میری مدد کر دی مجھے دوبارہ پرنس بنا دیا۔ ڈنڈ پرنس ہی سہی بہرحال میں دوبارہ پرنس بن گیا۔ تھینک گاڈ“...... جوزف نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

”ایک ہزار ڈنڈ ہر حال میں ایک بھی کم ہوا تو سزا“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ وہ تو میں پہلے قبول کر چکا ہوں“...... جوزف نے جواب دیا۔

”سوچ لو۔ دو گواہ بھی موجود ہیں۔ یہ نہ ہو کہ تم بعد میں نکاح سے ہی مکر جاؤ“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نکاح۔ کیسا نکاح“...... جوزف نکاح کے لفظ پر بے اختیار اچھل پڑا۔

”ڈنڈ کا ماننے کے لئے نکاح میں تین بار ہاں کرنے جیسا تم

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

بھی تین بار قبول ہے منظور ہے کہہ چکے ہو۔ دو گواہوں کے سامنے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یس باس''...... جوزف نے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے آثار چھا گئے تھے۔ جوانا اور ٹائیگر دونوں اس کے اس انداز پر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے۔ اب چونکہ تم قبول کر چکے ہو اس لئے ابھی سے شروع ہو جاؤ ڈنڈ نکالنا اور اس وقت تک نہ رکنا جب تک ایک ہزار ڈنڈ پورے نہ ہو جائیں۔ گنتی تو آتی ہے ناتمہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے کہا۔

''گڈ۔ اگر بھول جاؤ تو پھر تمہیں نئے سرے سے ڈنڈ نکالنے پڑیں گے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن اگر میں ایک ہزار کے قریب پہنچ کر گنتی بھول گیا تو''...... جوزف نے خوف بھرے لہجے میں کہا تو جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ عمران بھی ہنس پڑا۔

''تو پھر سے ایک ہزار ڈنڈ۔ جتنی بار بھولو گے اتنی بار ہی نئے سرے سے شروع کرنا پڑے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف کا رنگ بدل گیا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور ایک طرف ہٹ کر اس نے تیزی سے ڈنڈ نکالنے شروع کر دیئے۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور ریڈ کارٹر اندر داخل ہوا۔ وہ اس وقت

دوسرے میک اپ میں تھا۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا۔ وہ دونوں حیرت سے جوزف کو ڈنڈ نکالتے دیکھ کر ٹھٹھک گئے۔

''مجھ سے بات کرو۔ یہ ڈنڈ پرنس بننے کی کوشش کر رہا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریڈ کارٹر چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''ڈنڈ پرنس''...... ریڈ کارٹر کے منہ نکلا۔

''ہاں۔ ایک ہزار ڈنڈ نکالنے والا ڈنڈ پرنس بلکہ ڈنڈ کنگ ہوتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ہنس پڑے۔

''یہ کون ہے''...... عمران نے دوسرے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ میرا خاص ساتھی ہے۔ اس کا نام ڈگلر ہے۔ اس کا بے شمار آدمیوں کا گروپ ہے جو آپ کی پوری مدد کرے گا اور چونکہ مجھے ایک ضروری کام کے سلسلے میں فوراً واپس دارالحکومت پہنچنا ہے اس لئے ڈگلر یہاں آپ کا ہر طرح سے خیال رکھے گا''...... ریڈ کارٹر نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

''ڈگلر کی جگہ ہم اسے برگر کہہ لیں تو اسے کوئی اعتراض تو نہ ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ہنس پڑے۔

''آپ مجھے جس نام سے چاہیں پکار سکتے ہیں عمران صاحب۔ مجھے ریڈ کارٹر نے تفصیل بتا دی ہے۔ میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو یہاں خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

آپ کے اشارے پر میں تو میں ہمارا پورا گروپ آپ کے لئے گردنیں کٹوا سکتا ہے''...... ڈگلر نے انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا۔

''شکریہ ڈگلر۔ ٹھیک ہے ریڈ کارٹر۔ تم جاؤ۔ وہ نقشہ''...... عمران نے کہا اور ریڈ کارٹر نے چونک کر جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ ریڈ کارٹر سلام کر کے تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

''بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کے بارے میں تمہارے پاس کیا معلومات ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ساری پہاڑیاں میری دیکھی بھالی ہیں اور شاید ہی ایسی کوئی پہاڑی ہو جس کے بارے میں مجھے معلومات نہ ہوں''...... ڈگلر نے کہا تو عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''پھر تو تمہیں ریڈ کارٹر نے اس فیکٹری کے بارے میں ضرور بتایا ہو گا جس کے خلاف ہم یہاں کام کرنے آئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ آپ کوبرا میزائل فیکٹری اور اس کے ساتھ بننے والے میزائل اسٹیشن کا کہہ رہے ہیں نا''...... ڈگلر نے کہا۔

''ہاں۔ کیا جانتے ہو۔ ان پہاڑیوں میں کہاں ہو سکتی ہے یہ فیکٹری اور میزائل اسٹیشن''...... عمران نے پوچھا۔

''دو سال قبل تک یہاں پوری پہاڑیاں خالی اور غیر آباد تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ یہاں فوج اور ایجنسیوں نے کنٹرول سنبھال

لیا اور بلیک گھوسٹ پہاڑیوں کی چند پہاڑیوں کے گرد ریڈ سرکل بنا دیا گیا جہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس ریڈ سرکل میں آٹھ سے دس پہاڑیاں آتی ہیں۔ اگر واقعی یہاں میزائل فیکٹری ہے تو پھر وہ ان میں سے ہی کسی پہاڑی کے نیچے ہو سکتی ہے''...... ڈگلر نے کہا۔

''ویری گڈ۔ اگر ان پہاڑیوں کے بارے میں جانتے ہو تو مجھے ان کی تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا تو ڈگلر اسے پہاڑیوں کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔ ان میں چند پہاڑیاں دشوار گزار راستوں سے گزر کر آتی تھیں اور یہ ساری پہاڑیاں انتہائی چٹیل اور سیاہ رنگ کی تھیں۔

''اب اگر میں تمہیں غور کرنے کے لئے کہوں تو کیا تم بتا سکتے ہو کہ دس پہاڑیوں میں ایسی کون سی پہاڑی ہو سکتی ہے جس کے اندر یا اس کے نیچے میزائل فیکٹری بنائی جا سکتی ہے''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں ان پہاڑیوں کے درمیان میں ایک بڑی پہاڑی ہے۔ اگر واقعی یہاں میزائل بنانے والی فیکٹری بنائی گئی ہے تو یہی ایک پہاڑی ہے جس کے نیچے یا پھر اس کے اندر فیکٹری بنانے کی گنجائش ہے۔ دوسری پہاڑیوں کے اردگرد تو کھائیاں ہیں اور ان کا پھیلاؤ بھی کافی کم ہے''...... ڈگلر نے کہا۔

''اس پہاڑی کا نام کیا ہے''...... عمران نے آنکھیں چمکاتے

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

ہوئے کہا۔

”چونکہ یہ پہاڑی بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں سب سے بڑی اور زیادہ پھیلاؤ والی ہے اس لئے اسے ہی بگ بلیک گھوسٹ کہا جاتا ہے“...... ڈگلر نے جواب دیا۔

”بتاؤ اس پہاڑی کے بارے میں جو بھی جانتے ہو“...... عمران نے نقشہ کھول کر چٹائی پر بچھاتے ہوئے کہا۔

”جناب بگ بلیک گھوسٹ پہاڑی بہت بڑی ہے۔ فوج نے آدھی پہاڑی بارود کے دھماکوں سے اڑا دی اور وہاں خاصی بڑی جگہ صاف کر لی۔ اسی صاف جگہ پر انہوں نے ایک اڈہ بنا لیا۔ باقی آدھی پہاڑی کے اوپر انہوں نے چیکنگ مرکز بنا لیا۔ ایک لفٹ اڈے سے اوپر چوٹی تک جاتی ہے۔ اوپر انہوں نے ایسی بڑی بڑی لائٹیں بھی فٹ کی ہوئی ہیں جو رات کو اڈے اور اس کے اردگرد کے علاقے پر اس قدر تیز روشنی ڈالتی ہیں کہ زمین پر پڑی ہوئی سوئی بھی نظر آنے لگ جائے۔ چوٹی پر انہوں نے کوئی بہت بڑا گھومنے والا چکر لگایا ہوا ہے۔ ادھر کوئی نہیں جا سکتا۔ اڈے کے گرد انہوں نے باقاعدہ پتھروں سے اونچی چار دیواری بنائی ہوئی ہے۔ جس میں بڑا سا گیٹ نصب ہے۔ مجھے یوں یہ ساری تفصیل معلوم ہے جناب کہ میرے گروپ کے بے شمار افراد وہاں محنت مزدوری کرتے رہے ہیں“...... ڈگلر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”نقشہ سمجھتے ہو“...... عمران نے نقشے کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے پوچھا۔

”جی ہاں“...... ڈگلر نے کہا اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

”اچھا دیکھو اور بتاؤ ہم جہاں موجود ہیں۔ یہ مشرق ہے یہ مغرب یہ شمال اور یہ جنوب اب بتاؤ کہ اس علاقے سے بلیک گھوسٹ پہاڑی یا ان اڈہ کس طرف ہے“...... عمران نے اسے نقشے کی سمتیں دکھاتے ہوئے کہا اور ڈگلر کچھ دیر غور سے نقشے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک اور نشان پر انگلی رکھ دی۔

”یہ علاقے سے شمال کی طرف جناب اور یہ دیکھیں۔ یہ ہے بلیک گھوسٹ پہاڑی“...... ڈگلر نے کہا اور عمران اس نشان پر جھک گیا۔ کافی دیر تک وہ اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے سر اٹھایا۔

”اس جگہ سے اس کا فاصلہ کتنا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”دس کلو میٹر کا راستہ ہے جناب۔ کافی دور ہے۔ یہ راستہ اس پہاڑی کے قریب سے ہو کر کراچ علاقہ کی طرف جاتا ہے۔ لیکن راستے میں آج کل فوجیوں نے باقاعدہ پڑتال شروع کر رکھی ہے۔ ہر آدمی کی پوری تلاشی لی جاتی ہے۔ سامان کی پڑتال کرتے ہیں پوچھ گچھ کرتے ہیں پھر آگے جانے دیتے ہیں“...... ڈگلر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو ٹھیک ہے“...... عمران نے کہا اور جوزف کی طرف دیکھنے لگا جو مسلسل ڈنڈ لگانے میں مصروف تھا۔ اس کا پورا لباس

WAQAR AZEEM
pakistanipoint.com

پسینے میں بھیگ گیا تھا۔ چہرہ بھی پسینے میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ ساتھ ساتھ گنتی بھی کر رہا تھا اور ابھی وہ سات سو تک پہنچا تھا۔

"ماسٹر۔ بس کریں جوزف کی حالت دیکھ رہے ہیں آپ"۔ جوانا نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ شرط پوری ہونا ضروری ہے۔ اب یہ تو وچ ڈاکٹر کی مرضی تھی۔ آخر یہ دوبارہ پرنس بن رہا ہے تو کچھ خون تو گرم ہونا ہی چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ جوزف کی حالت واقعی خاصی خراب نظر آ رہی تھی۔ وہ ہانپ رہا تھا اور چہرہ بھی مسلسل مشقت سے بگڑ سا گیا تھا لیکن وہ مسلسل ڈنڈ نکالے چلا جا رہا تھا۔ عمران پھر نقشے پر جھک گیا۔

"اسے چیک کرنا پڑے گا۔ اس اڈے کے نیچے کوبرا میزائل فیکٹری ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"سر پہلے تو اس چوٹی پر موجود نگران چوکی کو اڑانا پڑے گا۔ ورنہ تو ہم اڈے میں داخل بھی نہ ہو سکیں گے۔ انہوں نے سرچ لائٹیں لگائی ہیں تو لازماً بھاری مشین گنیں اور راکٹ گنیں بھی فٹ کی ہوئی ہوں گی"...... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"صرف چیک کرنے سے بات نہیں بنے گی۔ ہمیں پوری تیاری سے وہاں جانا ہو گا۔ ایک پارٹی نگران چوکی کو تباہ کرے گی دوسری اڈے میں داخل ہو گی اور پھر کوبرا میزائل فیکٹری کے اندر جو حفاظتی

انتظامات ہوں گے وہ ختم کرنے پڑیں گے۔ ورنہ تو اگر صرف چوکی ختم ہوئی تو پورے کرانس کی فوج اس پہاڑی کے گرد گھیرا ڈال لے گی"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ ویسے ہمیں وہاں جا کر جائزہ تو لینا چاہئے"...... جوانا نے کہا۔

"کتنی بار تو لے چکے ہیں لیکن ان درمیانی پہاڑیوں کی طرف واقعی ہم ابھی تک نہیں گئے ہیں۔ اب اس طرف جانا ہی پڑے گا۔ ویسے وہ لوگ بے حد چوکنا ہیں اس لئے اگر وہ مشکوک ہو گئے تو پھر پوری علاقہ کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیں گے۔ ابھی کرنل الیگزینڈر یہاں موجود ہیں ہے ورنہ شاید ہم اتنے اطمینان سے یہاں نہ بیٹھے ہوتے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے جوزف کے منہ سے بھی ایک ہزار کا لفظ نکلا اور اس کے ساتھ ہی جوزف ہانپتا ہوا بیٹھ گیا۔

"ارے اتنے جلدی کیسے ایک ہزار ہو گئے۔ کیا شارٹ ہینڈ کی طرح شارٹ گنتی تو نہیں ایجاد کر لی تم نے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ پورے ایک ہزار گنے ہیں"...... جوزف نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"ایک ہزار ڈنڈ نکالنے سے اگر تمہاری یہ حالت ہو گئی ہے اگر یہ دو ہزار ہوتے اور ان میں سے ایک بھی کم ہوتا تو میں تمہیں لازماً سرخ گدھوں کے سامنے ڈال دیتا تاکہ وہ تمہاری بوٹیاں نوچ کر

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

تمہاری ہڈیاں بھی چبا ڈالتے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں اور ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سس۔ سوری۔ بب۔ بب باس۔ آئندہ نہیں ہانپوں گا۔ بب۔ باس"...... جوزف نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ اب تم واقعی ڈنڈ پرنس بن گئے ہو۔ مبارک ہو"...... عمران نے کہا اور جوزف نے مسرت بھرے انداز میں مسکرانا شروع کر دیا۔

"اب کیا کرنا ہے باس"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میں الجھن میں ہوں ٹائیگر۔ ایک طرف یہ شوالا کا علاقہ ہے جہاں میکارنو موجود ہے جو فیکٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر ہے اور دوسری طرف بلیک گھوسٹ پہاڑیاں۔ دونوں طرف سے ملنے والے ثبوت یہی بتا رہے ہیں کہ یہاں ایک نہیں بلکہ دو فیکٹریاں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک نقلی فیکٹری ہو سکتی ہے جو ظاہر ہے غیر ملکی ایجنٹوں کو ڈاج دینے کے لئے بنائی گئی ہے اور دوسری اصل والی فیکٹری لیکن مجھے ابھی تک ایسا کلیو نہیں مل رہا ہے جس سے پتہ چل سکے کہ نقلی فیکٹری کہاں ہے اور اصل کہاں ہے"...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی تو ممکن ہے باس کہ یہاں واقعی کوبرا میزائل بنانے کے لئے دو فیکٹریاں لگائی گئی ہوں۔ ایک طرف میزائل کے کھانچے تیار کئے جا رہے ہوں اور دوسری لیبارٹری میں اس کا باقی میٹریل بنایا جا

رہا ہو یا پھر ان میں سے ایک فیکٹری ہو اور دوسرا میزائل اسٹیشن۔ فیکٹری تو شوالا جیسے علاقے میں ہی موجود ہو سکتی ہے لیکن میزائل اسٹیشن یقیناً ان پہاڑیوں میں ہی ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ان دونوں علاقوں کو ہی ٹارگٹ کرنا پڑے گا۔ اگر دو فیکٹریاں ہیں تو دونوں کو تباہ کرنا ہو گا اور اگر ان میں ایک فیکٹری ہے اور دوسرا میزائل اسٹیشن تو بھی ہمیں دونوں کو ٹارگٹ کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا چاہتے ہیں آپ۔ کیا ہم دو گروپس بنا لیں تا کہ ایک شوالا میں کام کر سکے اور دوسرا گروپ بلیک گھوسٹ پہاڑیوں میں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارے مقابلے پر دو بڑی ایجنسیاں کام کر رہی ہیں۔ ایک ٹارج ایجنسی اور یہاں مورس کی بلیک اسکائی ایجنسی کا نام بھی سامنے آ رہا ہے اور یہ بلیک اسکائی ایجنسی بھی چھوٹی موٹی یا عام سی ایجنسی نہیں ہے۔ یہ بھی ٹارج ایجنسی کی طرح انتہائی طاقتور اور فعال ایجنسی ہے۔ ہمیں جو بھی کرنا ہے مل کر کرنا ہے تب ہی ہم ان دونوں ٹارگٹس کو ہٹ کر سکیں گے۔ ورنہ نہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں واپس اپنے ساتھیوں کے پاس جانا چاہئے۔ ان سے صلاح مشورے کے بعد ہی اس مسئلے کا حل نکالا جا سکتا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہی کرنا پڑے گا۔ ٹھیک ہے میں ڈگلس کو کال کر

کے اس سے نئی رہائش گاہ کا پتہ کرتا ہوں تو پھر ہم وہیں چلتے ہیں اور پھر وہیں جا کر پلاننگ کریں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ڈگلس کا نمبر پریس کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کا ڈگلس سے رابطہ ہو گیا۔ عمران نے اس سے کوڈ ورڈ میں بات کی تھی۔ ڈگلس نے اسے خود پر اور اس کے ساتھیوں پر ہونے والی ٹارج ایجنسی کی کارروائی کے بارے میں بتایا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ڈگلس کے کہنے کے مطابق اس نے ایک بار پھر ان سب کو نئے میک کے ساتھ دوسری جگہ منتقل کر دیا تھا۔ نئی جگہ بھی شوالا کے نواح میں تھی۔ عمران نے اس سے پتہ پوچھا اور پھر اس نے فون بند کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ہمراہ ریڈ کارٹر کے ٹھکانے میں موجود ایک کار میں سوار شوالا کے نواح کی طرف اُڑے جا رہے تھے جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

فائنل گیم
حصہ دوم

کیا — عمران اور اس کے ساتھی کوبرا میزائل فیکٹری کو تلاش کر سکے ——؟
کیا — عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹارج ایجنسی نے ٹریس کر لیا تھا ——؟
وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوٹھی سمیت میزائلوں سے اُڑا دیا گیا
عمران اور اس کے ساتھی — جو مسلسل بھاگ دوڑ کر رہے تھے لیکن انہیں مشن مکمل کرنے کا کوئی موقع نہ دیا جا رہا تھا۔
کیا — عمران اور اس کے ساتھیوں نے کوبرا میزائل فیکٹری تباہ کرنے کے لئے ایک ساتھ کام کیا یا الگ الگ گروپس میں ——؟
وہ لمحہ — جب شوالا کی لیبارٹری تباہ ہو گئی لیکن اس کے باوجود دو مشن باقی تھے
کیا — عمران اور اس کے ساتھی کوبرا میزائل فیکٹری اور میزائل اسٹیشن تباہ کر سکے
وہ لمحہ — جب کرنل الیگزینڈر کے ایک ساتھی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریپ کرنے کے لئے فائنل گیم کھیلی اور عمران اور اس کے ساتھی آسانی سے اس کے جال میں پھنستے چلے گئے۔ اور پھر ——؟

شائع ہو چکی ہے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
333-6106573
336-3644440
336-3644441
'h 061-4018666

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com

عمران سیریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول

مکمل ناول

مصنف

ٹاپ سیکشن

مظہر کلیم ایم اے

ٹاپ سیکشن ❋ کافرستان کا ایک نیا سیکشن جو سپیشل ایجنسی میں بنایا گیا تھا۔

ٹاپ سیکشن ❋ جس میں سات ٹاپ ایجنٹوں کو شامل کیا گیا تھا۔

ٹاپ سیکشن ❋ جس کے ایجنٹ سیون نے پاکیشیا میں ایک مشن مکمل کیا تھا۔

ایجنٹ سیون ❋ جس نے خاموشی سے اپنا مشن مکمل کیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی ہوا بھی نہ لگنے دی۔

ٹاپ سیکشن ❋ جس کا مقصد پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو کافرستان داخل ہونے اور سپیشل ایجنسی کے خلاف کام کرنے سے روکنا تھا۔

کیا ❋ ٹاپ سیکشن عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان داخل ہونے اور سپیشل ایجنسی کے خلاف کام کرنے سے روک سکا۔ یا ——؟

کیا ❋ عمران اور اس کے ساتھی کافرستان پہنچ کر ٹاپ سیکشن کا مقابلہ کر سکے۔ یا ——؟

سسپنس، ایکشن اور دلچسپ واقعات پر مبنی یادگار ناول

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

WAQAR AZEEM pakistanipoint.com